رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرۃ آمنہ

کی غیر شرعی اور خفیہ منتقلی

اور

مزارِ اقدس کی بیدردی

سے پامالی

سانحہ

ماہِ رمضان ۱۹۹۹ء

3838

Marfat.com

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
جو 2001ء میں میاں صاحب نے
پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE
CLASS NO.................
BOOK NO.................
S-369—Punjab University Press—10,000—29-1-2003

محترم قارئین!
وقت کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کی طباعت جلد از جلد کرائی گئی ہے، لہذا اگر اس میں کہیں کوئی کتابت کی غلطی نظر آجائے تو اس سے صرفِ نظر کرکے اسے اپنے طور پر درست فرمالیں۔

e.mail: arfeen @ cyber.net.pk

Marfat.com

3838
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
ذخیرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت آمنہ

کی غیر شرعی اور خفیہ منتقلی

اور

مزارِ اقدس کی بیدردی

سے پامالی

سانحہ

ماہِ رمضان ۱۹۹۹ء

Marfat.com

87088

اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کی اجازت
صرف اس شرط پر دی جاتی ہے کہ اس میں
کوئی رَدّوبَدل نہ ہو اور اس کی تقسیم بلامعاوضہ
کی جائے۔

نیز اس کتاب کو خود پڑھنے کے بعد دوست
احباب کو پڑھنے کے لئے دے کر کارِ خیر
میں حِصّہ لیجئے۔

اشاعت اوّل	۲۰ مارچ ۱۹۹۹ء
تعداد	۵۰۰۰
پرنٹرز	الافضل گرافکس، کراچی
اہتمام اور ترتیب	سیّد محمّد اخلاق
ملنے کا پتہ	معرفت طارق اکرام

۶۷/۶۸، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی،
بلاک نمبر ۷، شہیدِ ملت روڈ۔ کراچی
ٹیلیفون: ۰۰۹۲-۲۱-۴۵۲۰۲۹۹
فیکس: ۰۰۹۲-۲۱-۴۵۴۱۸۴۹

Marfat.com

3838

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

سیدۃ النساء ؓ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ النبی محمد وآلہ الکریم

ربِ ذوالجلال والاکرام کی حمد وثناء اور پاکی بیان کرتے ہوئے اپنے سر کو اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز کر کے ' زبان پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

بی بی آمنہ کے پھول پہ لاکھوں سلام

کے ترانے اپنے ہونٹوں پہ سجائے ۔ لرزتی روح ۔ تڑپتے دل ۔ کانپتے ہاتھوں سے ڈرتے ڈرتے اپنے ربِ کریم سے ہمت وتوفیق کی دعا طلب فرماتے ہوئے تبرکاً ایک عظیم و اعلیٰ شان حدیث نبوی پیش خدمت ہے ۔

سرکار دوعالم ؐ رحمت اللعالمین کا ارشاد ہے :-

" جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے "

ساقی کوثر ۔ مالک جنت ۔ باعث وجہہ کائنات ؐ نے اس حدیث پاک کی روشنی میں تمام عالمین کو ماں کی عظمت اور مرتبے سے روشناس فرما دیا ۔ دل و دماغ روح کی گہرائیوں سے یہ اسرار معلوم ہوا کہ ماں اللہ تعالیٰ کی شان عطا کا کیا ہی نرالا جلوہ ہے

اسی حدیث پاک کو مدِنظر رکھتے ہوئے غور طلب بات یہ ہے کہ جس جلیل القدر عظیم وعالی شان ماں سیدہ ۔ طیبہ ۔ طاہرہ ۔ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقدس ترین ۔ افضل ترین بطن مبارک' مشرق اعظم سے آسمان نورِ نبوت کا بے مثل آفتاب نورِ مصطفےٰ جناب محمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن کر تمام عالموں پر رحمت اللعالمین کا تاج سر پر پہنے اس جہان میں تشریف لائے اور تمام عالموں کو اپنے نور سے منور کیا ۔ تو اس عظیم وعالی شان ہستی سیدہ ۔ طیبہ ۔ طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت وشان رتبہ و مرتبہ کا کیا عالم ہو گا ۔ واللہ علم بالصواب ہ

آپ کی ہم ثنا کریں کیا

آپ کا ہے ثنا خواں اللہ ؕ

آمین ثم آمین

Marfat.com

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	حرف اول	۱
۲	تصاویر: مزار انور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا	۳
۳	چشم دید بیان ۱۹۹۹	۱۴
۴	چشم دید بیان ۱۹۹۷ء	۱۸
۵	چشم دید بیان ۱۹۹۲ء	۲۱
۶	چشم دید بیان ۱۹۷۴ء	۲۸
۷	اقتباسات: ۱۹۲۶ء	۳۱
۸	اقتباسات: آثار نبویہ کی حفاظت کے بارے میں ملک فہد بن عبد العزیز کا موقف	۳۲
[illegible]	اقتباسات: عالم اسلام پر سامراجیت---	۳۳
[illegible]	فتویٰ: از [illegible] مطبوعہ (عربی)	۳۴
۱۱	فتویٰ: [illegible] فتویٰ کی تردید (عربی)	۳۵
۱۲	فتویٰ: سعودی فتویٰ کی تردید (اردو)	۳۷
۱۳	اقتباسات: وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان کا بیان	۴۲
۱۴	قرارداد: جماعت اہلسنت پاکستان کراچی	۴۵
۱۵	قرارداد: صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری، کنویز عالمی تنظیم اہلسنت	۴۶
۱۶	اظہار رائے: سجادہ نشین حضور داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ	۴۷
۱۷	اظہار رائے: فقیر ابوالحسان حکیم محمد رمضان علی قادری	۴۸
۱۸	اظہار رائے: حکیم محمد موسیٰ	۵۲
۱۹	اظہار رائے: عبد الواحد قادری	۵۵
۲۰	اظہار رائے: مولانا محمد منشا تابش قصوری	۶۴
۲۱	اظہار رائے: سید منور حسین جماعتی	۶۶
۲۲	اظہار رائے: قاضی علیم اللہ عارفی	۶۷
۲۳	اظہار رائے: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	۷۰
۲۴	اظہار رائے: مفتی محمد عبد اللطیف	۷۲
۲۵	اظہار رائے: محمد بیگ بلوچ	۷۴
۲۶	اظہار رائے: شفقت حسین خادم	۷۷
۲۷	اظہار رائے: عبد التواب صدیقی	۸۲
۲۸	اظہار رائے: نوازش تشنہ	۸۳
۲۹	اظہار رائے: عبد الرزاق، جامعہ رضویہ، ضیاء العلوم	۸۶
۳۰	فتویٰ: مفتی غلام حسن قادری، دار العلوم حزب الاحناف	۹۶
۳۱	فتویٰ: محمد خان قادری، شیخ الجامعہ، جامعہ اسلامیہ	۹۸
۳۲	فتویٰ: خالد محمود، معارف القران، کشمیر کالونی	۹۹
۳۳	فتویٰ: محمد اشرف جلالی، دار العلوم جلالیہ رضویہ مظہر السلام	۱۰۲
۳۴	فتویٰ: مفتی شاہ حسین گردیزی، دار العلوم مہریہ،	۱۰۶
۳۵	فتویٰ: مفتی محمد رفیق الحسنی، جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم	۱۰۷
۳۶	فتویٰ: مفتی شاہ محمد تفضل علی، دار العلوم فاروق اعظم	۱۰۹
۳۷	فتویٰ: مولانا محمد یوسف النورستانی، الجامعہ فاروقیہ،	۱۱۰
۳۸	فتویٰ: مولانا حبیب اللہ، جامعہ اسلامیہ	۱۱۱
۳۹	فتویٰ: مفتی عبد اللہ مسعود، جامعہ حمادیہ	۱۱۲
۴۰	فتویٰ: شیخ الحدیث عبد الرشید نعمانی	۱۱۳
۴۱	فتویٰ: مولانا محمود حسن خان ٹونکی	۱۱۴
۴۲	فتویٰ: علامہ سید ریاض حسین نقوی، تحریک اتحاد اسلامی	۱۱۶
۴۳	مقالہ: مولانا سید محمد وقاص ہاشمی، قادری، رضوی	۱۱۷

Marfat.com

حرفِ اوّل

3838

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزان من!

زیر نظر کتابچہ کے ذریعہ بڑی دل سوزی کے ساتھ جس اہم مسئلہ کی جانب توجہ مبذول کرائی گئی ہے ،وہ ایک ایسا سنگین مسئلہ ہے جو عام طور پر مسلمانان عالم کے لئے اور خاص طور پر علمائے کرام ،مشائخ عظام اور مسلمان حکمرانوں کے لئے فوری توجہ کا مستحق ہے

اس حقیقت سے ہر اہل ایمان آگاہ رہے کہ امام الانبیاء ،آقائے نامدار ،تاجدار مدینہ ،حضور احمد مجتبیٰ ،حضرت محمد ﷺ ،توحید کے بعد ایمان کی پہلی منزل اور مسلمان بننے کی شرط اول ہیں۔

بعد از خدا توئی ، قصہ مختصر

یہ اس لئے کہ رسالت پر ایمان لائے بغیر کسی کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا اور نا ہی اس شرط اول کو پورا کئے بغیر کوئی دائرہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے ،کیونکہ اسلام صرف توحید کا نام نہیں- توحید کا عقیدہ تو کئی دیگر مذاہب میں بھی موجود ہے- اسلام مجموعہ ہے توحید اور رسالت کا- یعنی انسان توحید ورسالت پر ایمان لا کر ہی اہل ایمان ،مومن اور مسلمان بنتا ہے۔

ایمان وعقیدہ کو دو چیزیں مضبوط بناتی ہیں.... ایک احترام اور دوسری محبت- چنانچہ جب کسی اہل ایمان کے دل میں یہ دونوں چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں ،تو شیطان اور روئے زمین پر موجود اس کے چیلے اور ایجنٹ پریشان ہو کر فوری طور پر سرگرم عمل ہو جاتے ہیں- اسلام کے دور اول سے لے کر آج تک اسلام دشمن عناصر کی یہی کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے دل سے ان کے رسول مکرم ﷺ کا احترام اور ان کی محبت کو ختم کر دیا جائے کیونکہ جب کسی مسلمان کے دل سے اللہ کے حبیب ﷺ کی حرمت ومحبت ختم ہو جائے تو وہ محض نام کا مسلمان بن کر رہ جاتا ہے- اور نام کا مسلمان بن کے رہ جانے سے نہ تو وہ اپنے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کر سکتا ہے اور نا ہی اجتماعی طور پر اسلام کے استحکام اور دفاع کا باعث بن سکتا ہے

مسلمانوں کی تاریخ پر گہری نگاہ ڈالئے تو معلوم ہو گا کہ مسلمان زیادہ تر فرقہ بندی کے باعث کمزور اور منتشر ہوا ہے- ماضی بعید اور خاص طور پر ماضی قریب میں مسلمانوں کے جتنے فرقے بنے ہیں یا ان میں جتنے فتنے اٹھے ہیں ،کم وبیش ان سب کی بنیاد ذات اقدس ﷺ کی حرمت ومحبت کو کم یا ختم کرنے کی سازش پر رہے اور موجودہ دور میں رسول اکرم ﷺ کی حرمت ومحبت کو مسلمانوں کے دلوں سے ختم کرنے کا بیڑا منظم طریقے سے جس فرقے نے اٹھایا ہوا ہے وہ نجدیت یا وہابیت ہے ،جس کا سرخیل سعودی عرب سرکار ہے۔

سعودی عرب میں خاندان سعود کے برسر اقتدار آنے کے روز اول سے لے کر آج تک اس شاہی حکومت نے مسلک اہل سنت والجماعت کو جو نقصان پہنچایا ہے اور شعائر اسلام ،یعنی اسلام کی مقدس نشانیوں کی جس طرح بے حرمتی کی ہے ،وہ کسی سے پوشیدہ نہیں- لیکن مقام افسوس ہے کہ سعودی حکومت کے ان ظالمانہ اقدامات کے خلاف کسی مسلمان ملک نے احتجاج نہیں کیا ہے- یہی وجہ ہے کہ سعودی حکومت کے حوصلے اتنے بڑھ گئے ہیں کہ وہ اب شعائر اسلام کو مٹانے اور اہل سنت والجماعت کے عقائد کے برخلاف بلا روک ٹوک اور بڑی دیدہ دلیری سے مصروف کار ہے- صرف یہی نہیں بلکہ اب تو وہ اپنے بے انداز [illegible] مالی وسائل کی بدولت اپنی سرحدوں سے باہر دیگر مسلمان ملکوں میں بھی اپنے فاسد عقائد کو پھیلا رہی ہے

شعائر اسلام کی بے حرمتی اور ان کے نام ونشان کو مٹانے کی تازہ ترین واردات حبیب خدا ﷺ کی والدہ ماجدہ وطاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرقد مقدس یعنی آخری آرام گاہ کو ابواء کے مقام سے نکال کر کسی نامعلوم جگہ منتقل اور گم کرنے کا سعودی اقدام ہے۔

اللہ جل شانہ نے اپنے 'قدرت کن' سے جو پہلی شے تخلیق فرمائی وہ ختمی مرتبت ،حضور سرکار دوعالم ﷺ کا نور تھا ،جو اصل میں اللہ تعالیٰ کے ازلی نور کا پرتو تھا- یہی نور حضرت آدم علیہ السلام سے ،پشتہاپشت ،انبیاء ومرسلین علیہم السلام میں منتقل ہوتا ہوا حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں بشری تقاضوں کے مطابق نو ماہ تک قیام پذیر رہا.... اور بالآخر میلاد مبارک کے وقت دنیائے رنگ وبو میں بصورت ختمی مرتبت ﷺ جلوہ گر ہوا- دوسرے معنوں میں

Marfat.com

حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا وہ عظیم خاتون ہیں کہ جن کو آج امام الانبیاء ہونے والی ہستی کی ماں ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور یقیناً" یہ خدا کا فیصلہ ہے اور خدا کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے کیونکہ اس میں اس کی مشیعت اور بے پایاں حکمت شامل ہوتی ہے

قرآن مجید میں ایک اور ماں کا بھی تذکرہ آیا ہے کہ جس نے اپنے پیارے بیٹے کے لئے ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک پریشانی کے عالم میں دوڑ لگائی تھی ان پہاڑیوں کے ذرات نے اس ماں کے مقدس تلوؤں کے صرف بوسے لئے تھے، لیکن اسی نسبت پر بارگاہ ایزدی میں خواستگار ہوئے کہ اے مولی، ہمیں اور تو کوئی شرف حاصل نہیں سوائے اس کے کہ ہم نے نبی زادے کی ماں کے تلوؤں کے بوسے لئے ہیں۔ تو رب العزت نے فرمایا کہ تم کیا جانو کہ یہ شرف کتنا بڑا اشرف ہے۔ چنانچہ کلام پاک میں ارشاد ہوا۔

'بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں'

تو جب زمین کے ایک ٹکڑے کو نبی کی ماں کے مقدس تلوؤں کی برکت سی یہ اعلی مقام و مرتبہ عطا ہوا کہ وہ اللہ کی نشانی کہلایا، تو اس عظیم ماں، یعنی بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کا کیا مقام و مرتبہ ہوگا جس نے خاتم الانبیاء کو جنم دیا ہے۔ یقیناً ان کا مرتبہ و مقام روئے زمین کی تمام ماؤں سے افضل و اعلی ترین ہے۔

اور جہاں تک ام رسول کی قبر مبارک کی حرمت کا تعلق ہے، تو اس کی حرمت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ اس پر فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس اعتبار سے یہ قبر مبارک نہ صرف اسلام کی ایک مقدس نشانی ہے، بلکہ اس پر حاضری دینا سنت نبوی بھی ہے۔ اور اس نشانی کو اپنی اصلی جگہ سے ہٹانا، اس کا چھپانا یا مٹا دینا حضور کی سنت کو مٹا دینے کے برابر ہے

حضور علیہ الصلواۃ والسلام سے محبت اور ان کا امتی ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان حضور کے والدین سے اسی طرح محبت کریں جس طرح وہ فرمایا کرتے تھے۔ لیکن اس کے برعکس یہ کیسے مسلمان ہیں جو محبت کرنے کے بجائے حضور سے دشمنی کر رہے ہیں۔ کیونکہ حضور کی والدہ گرامی قدر کے مرقد پاک کی بے حرمتی خود حضور کی شان میں بے حرمتی اور آپ سے دشمنی کے برابر ہے۔ یعنی سیدھی سی بات ہے کہ دوست کا دوست، دوست ہوتا ہے، اور دوست کا دشمن، دشمن ہوتا ہے۔

اب جبکہ ہمیں آقائے دو جہاں ﷺ کی والدہ محترمہ کے مرقد پاک کے ہٹائے جانے اور خدانخواستہ اس کے نقوش کو مٹائے جانے کے ناپاک اقدام کا علم ہو گیا ہے، تو ہم حضور کے امتی کی حیثیت سے اور ان سے محبت کا دعوی کرنے کے ناطے کس منہ سے عمرہ کرنے جائیں گے۔ کیا منہ لے کر مدینہ منورہ کی حاضری دیں گے، کیا جواب دیں گے اپنے آقائے نامدار کو کہ بد عقیدہ اور بد بخت لوگوں نے آپ کی والدہ محترمہ کی قبر شریف کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے

کوئی اگر ہمارے والدین کی قبروں کی بے حرمتی کرے یا ان کے نام و نشان کو مٹانے کی جسارت کرے تو ہم اسے قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کریں، لیکن محبوب خدا کی والدہ محترمہ کے مرقد پاک کی بے حرمتی کا پیش آجائے تو ہم خاموش اور بے عمل رہیں۔ کیا یہ دوغلہ پن اور ظلم نہیں ہے۔ کیا مسلمان اتنا بے حس اور مردہ ضمیر ہو چکا ہے کہ اتنا بڑا سانحہ ہو جانے کے باوجود اس کی زبان سے ایک لفظ بھی صدائے احتجاج کے طور پر نہیں نکلتا۔ کیا اس کی زبان گنگ، ضمیر مردہ، اور غیرت وحمیت ختم ہو چکی ہیں۔

اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہمیں خدشہ ہے کہ اگر اس طوفان بد تمیزی کو نہیں روکا گیا۔ اگر شعائر اسلام کی بے حرمتی کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اور اس کے آگے بند نہیں باندھا گیا، تو وہ دن دور نہیں جب خدانخواستہ روئے زمین پر اور خاص طور پر اسلامی ملکوں میں اسلام کی نشانیاں رفتہ رفتہ مٹادی جائیں گی اور مسلمان دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔

لہذا اہل ایمان کے لئے وقت کا اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ وہ معاملہ کی سنگینی کا فوری نوٹس لیتے ہوئی انفرادی اور اجتماعی طور پر یک زبان اور یک مشت ہو کر شعائر اسلام کی اس بے حرمتی کے خلاف زبانی اور قلمی جہاد کا آغاز کریں۔ ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس مہم کو مستعد اور فعال بنانے کی خاطر اپنا کردار ادا کرے تاکہ سعودی حکومت یا دنیا کی کوئی اور اسلام دشمن طاقت آئندہ اس قسم کے اقدام کی جرات نہ کر سکے۔

فقط

محافظانِ شعائر اسلام

کراچی

۱۴ مارچ ۱۹۹۹ء

مطابق ۲۵ ذیقعد ۱۴۱۹ھ

Marfat.com

مقام ابوا شریف اور مزار انور حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

(اس پرانی تصویر میں یہ بات نمایاں نظر آتی ہے کہ آپ کے مزار شریف کے گرد پتھروں کی حفاظتی دیوار تھی جس کے اندر داخل ہونے کے بعد احاطہ مزار میں رسائی ہوتی تھی۔ ابتدائی جسارت کے طور پر پہلے اس دیوار کو بلاجواز ہٹایا گیا۔

Marfat.com

دیوار ہٹائے جانے کے بعد کا ایک تقریباً دس سال پرانا منظر جس میں عقیدت مندوں نے پتھروں پر ہرا رنگ کر کے مزار کی نشان دہی کی ہے۔

Marfat.com

عقید تمند عاشقوں کا یہ معمول تھا کہ بار بار مزار شریف کی حرمت اور عظمت کی برقراری کیلئے توجہ دیتے رہتے تھے۔

Marfat.com

Marfat.com

حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف کو پہنچنے کیلئے راستہ سامنے والے میدان میں کیکر کے درختوں کے بیچ سفید سی پٹی سے ظاہر ہوتا ہے۔
گذشتہ سال اس پر ڈامر ڈال کر ابوا گاؤں تک پکا کر دیا گیا ہے۔ پکے روڈ سے اب ۱۵ منٹ کا پیدل سفر مزار اقدس تک ہوتا ہے۔

Marfat.com

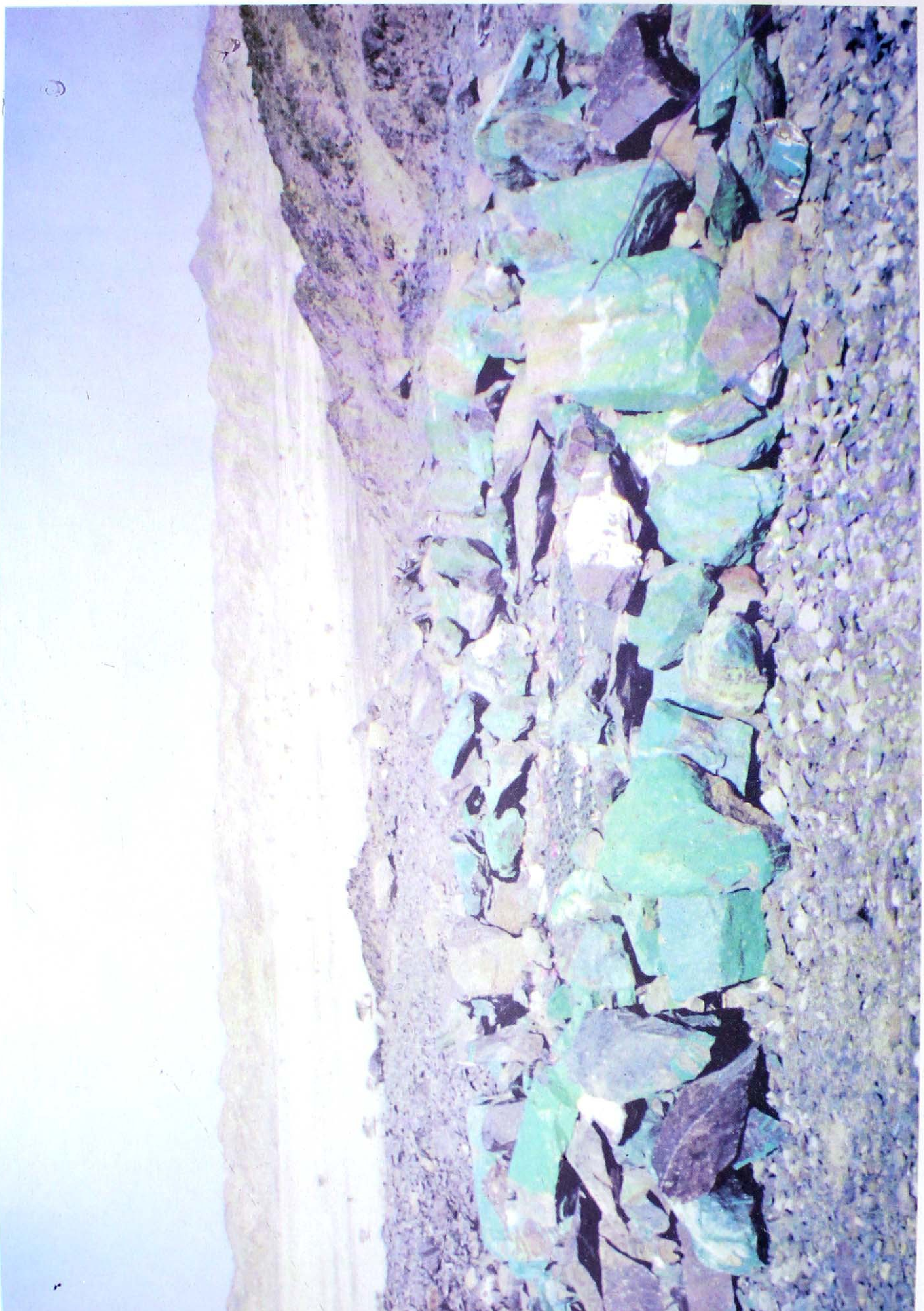

Marfat.com

Marfat.com

اس تصویر کی مدد سے تین نکات زیر بیان ہیں :
۱۔ وہ بند جس پر زائرین کھڑے ہیں یہ گذشتہ سال بلڈوزر کی مدد سے بطور رکاوٹ گیا بنایا۔
۲۔ تصویر کے وسط میں چھوٹی سی سفید پٹی مزار شریف کے لئے چڑھائی کا راستہ ہے۔ جہاں یہ راستہ آسمان سے ملتا ہے وہاں پر پچھلے
سمت سے بلڈوزر چڑھایا گیا جس سے پھر مزار شریف کی پامالی کی گئی (اس جگہ پر غلاظت بھی ڈالی گئی تھی اور شیشہ بکھیر اگیا تھا)
۳۔ چڑھائی کی دائیں جانب جو پہلا ٹیلا نظر آتا ہے اسی پر مزار شریف موجود تھا جس کو بلڈوزر کی مدد سے منہدم اور
پامال کر کے اسی چوٹی کے پہلو میں دھکیل کر گرا دیا گیا ہے۔

Marfat.com

پچھلے سال جو عقید تمندوں کا آخری امتحان لیا گیا یعنی تمام مزار شریف کے پتھروں کو تتر بتر کر دیا گیا اور گند اپر انا بسوں اور ٹرکوں کا انجن آئل بہایا گیا۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ اس وحشتناک اور دل آزار عمل کے باوجود مسلمانوں کی طرف سے احتجاج تو کیا اظہار دکھ بھی نہیں ہوا تو پھر انہوں نے ہمت پکڑ کر نیت کی کہ (استغفر اللہ) مسلمانوں کے ضمیر مر چکے ہیں تو ہم انکی اس (عظیم ترماں) کی نشانی کو بھی کیوں نہ مٹادیں۔ اس گندے ناپاک ارادے کو بالا خر انہوں نے پورا کر دکھایا۔ جو منظر اب دیکھنے میں آیا وہ نہ کسی کیمرے کی نہ کسی آنکھ کی برداشت کے قابل ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

چشم دید بیان :

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس کی بیدردی سے پامالی اور غیر شرعی و خفیہ منتقلی کے سانحہ کے بارے میں چشم دید بیان۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ہ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ ہ

سانحہ ۱۸ رمضان ۱۴۱۹ھ ، ۷ جنوری ۱۹۹۹ء

محترمی و مکرّمی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی خدمت میں یہ معروضات اس امید سے پیش کئے جارہے ہیں کہ آپ عاشقانِ رسولِ مقبول آقائے نامدار شفیع المذنبین سید الاولین و آخرین آقا محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفِ اوّل کے علم بردار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مراتب و احترام سے بخوبی واقف ہیں۔

امر واقع یہ ہے کہ یہ حقیر راقم الحروف سید محمد اخلاق اپنے محترم المقام پیر بھائیوں جناب طارق اکرام صاحب اور جناب محمد رحمت اللہ صاحب کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا۔ اس رمضان المبارک میں جب ہم تینوں ہمسفر مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی جانب براستہ مقامِ بدر، ابواشریف کے نزدیک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے پہنچے تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ:۔

۱۔ مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف BULLDOZER سے منہدم کیا جاچکا تھا بلکہ

۲۔ EXCAVATOR استعمال کرکے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کر دیا گیا تھا

۳۔ پہاڑ کی وہ چوٹی جس پر یہ مزار شریف واقع تھا اسے BULLDOZER سے کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب دھکیل کر گرا دیا گیا تھا۔

Marfat.com

۴۔ مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں
زائرین نے نشان دہی کی نیت سے سبز رنگ
کر دیا تھا، ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر پڑے
ہوئے تھے اور کچھ پہاڑ سے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیری
کی شکل میں پڑے تھے۔

مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابل برداشت گستاخانہ
افعال کے علاوہ :-

۵۔ مزار شریف کی نزدیکی چڑھائی کے راستہ میں شیشے
توڑ کر ڈال دیئے گئے ہیں اور غلاظت کے ڈھیر
لگا دیئے گئے ہیں۔

اس حالت کو دیکھ کر انتہائی اذیت، کرب اور پریشانی
کے عالم میں مختصر قیام کر کے فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم جوں ہی پہاڑی
سے نیچے اترے تو ایک سعودی حکومتی اہل کار نے ہم سے سخت کلامی
کی اور اپنے ساتھ تھانے چلنے کو مجبور کیا۔ یہ موقعہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے
ہمیں اصل صورت حال سے آگاہ فرمانے کا سبب یوں فرمایا کہ معمول کے
خلاف تھانہ ہی بند تھا۔ اس پر وہ اہلکار ہمیں مقامی مطوّع (حکومتی
مذہبی افسر) کے پاس لے گیا اور اس کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگا کہ
" اگر مجھے عمرہ کے لئے مکۃ مکرمہ نہ جانا ہوتا تو میں خود ان کو اچھی طرح
سبق سکھاتا۔" یہ کہہ کر وہ روانہ ہوگیا اور جو مطوّع تھا اس نے تقریباً آدھ
گھنٹہ تک وہابیہ مذہب پر ہمیں لیکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ تم ہند و پاکستان
کے رہنے والے

۔ قبروں پر چادریں چڑھاتے ہو اور خوشبوئیں ڈالتے ہو اور یہ کہ تم
ہند و پاکستان کے رہنے والے بدعقیدہ، شرک کرتے ہو اور ہمارے
مذہب وہابیہ کا مذاق اڑاتے ہو جبکہ سچا مذہب تو ہمارا
وہابیہ ہی ہے جس کے بانی محمد بن عبدالوہاب ہیں جو بہت
عظیم تھے۔

Marfat.com

اپنی بکواس کو جاری رکھتے ہوئے اس نے مزید یہ کہا کہ تم (نعوذ باللہ) کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ فوتحہ پڑھنے آتے ہو وہاں تو اب کچھ بھی نہیں ہے اسے تو ہم کہیں اور لے جا چکے ہیں۔ اور ہمیں وہابیہ مذہب پر کتابچے دیکر یہ اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے چھوڑ دیا کہ "مصیبت یہ ہے کہ اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کہیں تم لوگ اس واقعہ کو اخباروں میں نشر کرو گے اور اگر تم نے تصاویر لی ہیں تو وہ بھی شائع کرو گے۔ بس آئندہ اس طرف رُخ مت کرنا" یہ کہتے ہوئے ہمیں جانے دیا۔

مطوّع (مذہبی اہلکار) کی تمام بکواس سُننے کے بعد ہم سکتہ میں آ گئے اور فوراً ہمارے دماغ میں پہاڑی کا منظر دوبارہ اُمڈ آیا اور وہ خدشہ جو ہمیں وہاں محسوس ہوا تھا کہ جب پہاڑ کی چوٹی تین سے چار فٹ گہرائی تک تلپٹ ہو چکی ہے تو لحد مبارک پر کیا بیتی ہوگی یعنی منتقلی یا جسدی نقصان، دونوں میں سے کس اذیّت کی جُراٴت انہوں نے کی ہوگی۔ یہ امر اس کی باتوں سے واضح ہوگیا۔

اس دل آزار واقعہ کو من وعن آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ سے التماس ہے کہ علمِ شریعتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلّم کی رُو سے اپنی مذہبی اور علمی بصیرت سے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر قرآن وَحدیث کے ساتھ روشنی ڈالئے۔

۱۔ ہر مسلمان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے والدین کریمین کے صاحب ایمان ہونے کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہیئے۔

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی والدہ ماجدہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک کی پامالی اور بے حُرمتی اور نامعلوم جگہ پر بے دردی سے تبدیلی کا کوئی شرعی جواز نہیں اور یہ کسی طور جائز نہیں۔

۳۔ اس گستاخانہ فعل کے کرنے والے افراد یا ایسا فعل کرنے والے صاحب اقتدار یا اس افسوسناک فعل میں کسی طرح بھی ملوّث افراد شریعت کے لحاظ سے نہ صرف قابل مذمّت ہیں بلکہ قابل سزا بھی ہیں۔ اور ان سے دوستی رکھنا قطعی جائز نہیں۔

Marfat.com

۴۔ سیّد الشہدا، جنت البقیع شریف، جنت مُعلّیٰ شریف اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے والد ماجد اور دیگر کئی حضرات کے مزارات، موجودہ حکمران اور مذہبی اہلکاروں کے حُکم سے شہید کئے جا چکے تھے۔ اب کہ انہوں نے والیٔ کائنات کی والدہ ماجدہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک کو بھی بے حُرمتی سے شہید کر دیا ہے تو اُن سے اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ کہیں یہ عناصر حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے روضۂ پُرنور کی بھی بے حرمتی نہ کر بیٹھیں (جیسا کہ وہابی مذہب کا بانی اپنی کتابوں میں اس بات کا اظہار کر چُکا ہے) اس واقعہ کے بعد عالمِ اسلام اور سربراہانِ عالمِ اسلام علماءِ کرام مشائخ عظام، دانشوروں، ادیبوں اور عام مسلمانوں کو فوری حفاظتی اقدامات کرنے لازم ہیں۔

خُدارا واقعہ کی نزاکت اور اہمیت کے پیشِ نظر اپنی تمام تر مصروفیات کو ترک فرما کر بلا تاخیر مندرجہ بالا پہلوؤں کی تصدیق کرتے ہوئے مزید وضاحت فرمائیں اور عملی اقدامات کے لئے راہنمائی فرمائیں۔

خیر اندیش

سید محمّد اخلاق

معرفت

محترم طارق اکرام صاحب

۶۷-۶۸، اُدوُر سیز ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک ۷/۸

شہیدِ ملّت روڈ۔ کراچی۔ فون ۴۵۲۰۲۹۹ فیکس ۴۵۴۱۸۴۹

Marfat.com

چشم دید بیان :

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس پر حاضری۔ رمضان ۱۹۹۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

ایک نایاب زیارت

الحمدللہ ہر سال ماہ رمضان المبارک میں ہم دونوں دوست حاضریٔ حرمین شریفین کیلئے جا رہے ہیں۔ گذشتہ چند سالوں سے تو زیارات مقامات مقدسہ عراق، شام اور اردن سے بھی مستفید ہو رہے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ادائیگیٔ عمرہ کے بعد ہم جدہ سے فروری ۱۹۹۶ء کو بغرض حاضریٔ اُم النبی حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا، ابواء شریف اپنے رفقاء حاجی غلام محمد علی اور محمد عمران عاشق کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ ان دنوں ابواء شریف کی جانب کوئی قابلِ ذکر پکی سڑک نہ تھی اور نہ ہی کوئی بورڈ وغیرہ لگے تھے مستورہ پہنچنے پر ہم نے ایک ڈرائیور سے ابواء شریف کا راستہ معلوم کیا اس نے صحرا میں جانے کا اشارہ کیا۔ چونکہ یہ پہلی دفعہ ہم سب کی ابواء شریف حاضری کی سعادت تھی اور پھر وہاں کے لق و دق صحرا میں بغیر کسی نشان کے راستہ کا تعین کرنا بھی سخت دشوار تھا اسلیئے سخت پریشانی و فکر دامن گیر تھی لیکن بغداد شریف، شام اور اُردن زیارات کے دوران ہم سب کے دل میں ایک تمنّا یہ بھی تھی کہ اس دفعہ حضرت سیّدہ طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس پر حاضر ہونا ہے۔

موجودہ صورتِ حال میں یہ خواہش ناممکن نظر آتی تھی لیکن اس موقع پر یہ غیبی تائید تھی کہ ہم بفضلہ تعالیٰ نصف گھنٹہ بذریعہ گاڑی (GMC) مسافت کے بعد ایسے نامعلوم مقام پر جا پہنچے جہاں سے آگے جانے کیلئے کوئی خاص سمت نظر نہ آئی۔ چنانچہ وہیں رُکنا پڑا اور ہم سب ساتھی ادھر اُدھر نظر اٹھا کر دیکھنے لگے کہ کسی سے کوئی راہنمائی مل جائے ابھی اسی پریشانی میں گم تھے کہ اچانک ایک پرانی گاڑی نمودار ہوئی ہم بلا سوچے سمجھے اس کی طرف چل دیئے جب انہوں نے ہمیں آتے دیکھا تو رک گئے۔ اس گاڑی میں دو عربی نوجوان تھے۔ ہمارے کہنے پر ڈرائیور نے ان میں سے ایک کو پوچھا کہ یہاں "والدۂ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کہاں ہے تو اس نے جواب دیا کونسی زیارت یہاں کوئی زیارت نہیں ہے۔ انہوں نے کچھ حیل و حجت کی پھر ہم نے واضح طور پر عرض کیا کہ ہم اُمّ النبی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار شریف پر حاضر ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس پر وہ مسکرا دیئے اور ہمیں اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔

Marfat.com

چار، پانچ منٹ کی مسافت کے بعد ہم اس مقدس پہاڑی پر پہنچے تو سامنے والی کائنات کی عظیم والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس کو انوار و تجلیات سے بھرپور پایا۔ دونوں نوجوان ایک طرف سمٹ گئے اور ہم نظریں اور دل جھکائے مزار شریف کی طرف بڑھنے لگے۔ واللہ ناقابل بیان کیفیات میں حاضری نصیب ہوئی۔ قبر انور کا روح پرور منظر کچھ یوں تھا کہ

"قبر مبارک کے اطراف میں سبز رنگ میں ملبوس پتھروں کے کنکر تھے اور جائے قبر یعنی تعویذ مبارک پر سبز سبز ہریالی تھی اور تازہ گلاب کے پھولوں کے ہار پڑے ہوئے تھے اور پورا پاکیزہ ماحول مشکِ جاں بنا ہوا تھا جبکہ اسوقت کوئی زائر موجود نہ تھا۔ ہم نے ہدیہ سلام و فاتحہ عرض کیا اور مل کر درود و سلام پڑھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ قیام کے دوران جو کیفیات اور احساسات دل میں محسوس ہوئے انہیں لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ابھی کچھ ہی دیر پہلے انہیں لحد مبارک میں اُتارا گیا ہو۔ چودہ سو سال کے فاصلے چند لمحوں میں سمٹ گئے۔

شدید گرمی کے باوجود اس مقام پر ایسی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جیسے جنت کا دریچہ کھلا ہے۔ حاضری کے بعد ہم واپس چل دیئے وہ دونوں نوجوان ہمارے ساتھ اس مقام تک آئے جہاں سے ہم ان کے ساتھ چلے تھے۔ اس کے بعد وہ کہاں چل دیئے یہ اللہ ہی جانے!

حقیقت ہے کہ اللہ پاک کی طرف سے یہ ہماری راہنمائی کیلئے بھیجے گئے تھے ورنہ کوئی ایسی صورت نہ تھی کہ ہم حاضری دے سکتے۔ ہماری یہ تمنا جو پوری ہوئی کہ پہلے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ مطہرہ کریمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور ان کے توسط و وسیلہ سے سرکار ِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنے گناہوں کی معافی کے طلبگار ہوں گے۔

یہ بے ربط و بے کیف مختصر سا تذکرہ تھا ہماری ابواء شریف کی پہلی حاضری کا۔ اسکے بعد ہم مزید دو مرتبہ حاضری سے مشرف ہوئے ہر دفعہ بے شمار کیفیات، فیوض و برکات سے نوازے گئے جن کو احاطہ تحریر میں لانے کیلئے ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جو کما حقہ اظہار کر سکے۔

اس سال ہمارے دوست جناب طارق اکرام صاحب اپنے پیر بھائیوں جناب سید محمد اخلاق صاحب

Marfat.com

اور جناب رحمت اللہ صاحب کے ہمراہ الواء شریف حاضری دے کر آئے ہیں۔ موجودہ صورت حال

سن کر اس قدر غم واندوہ کی کیفیت ہے کہ بس نہیں چلتا کہ ملوثین کو کونسی کڑی

سے کڑی سزا دی جائے۔ مزار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی شہادت اور بے حرمتی کا آنکھوں

دیکھا حال اور کانوں سنا المناک واقعہ جو انہوں نے بیان کیا ہے وہ ناقابل برداشت

اور انتہائی افسوسناک ہے۔ جس سے اسلام اور عالم اسلام کو عظیم دھچکا لگا ہے

ایمان اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا یہ ہے کہ نجدیوں کی اس بدعملی کی جتنی

بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

خدارا! مسلمانوں اب جاگ اٹھو۔ اب کس مقدس بارگاہ کی بے حرمتی کے

انتظار میں ہو؟

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم رحمت عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی پیاری والدہ ماجدہ

کے وسیلۂ جلیلہ سے حرمین شریفین کو غاصبین کے قبضے سے نجات دے اور

تمام مقامات مقدسہ کو عزت واحترام سے قائم ودائم رکھے اور اس پاکیزہ مشن

کے ہر طرح کے قلمی، لسانی، مالی معاون کو ہمت وطاقت عطا فرمائے آمین!

غمزدہ ودل گرفتہ

غلام اویس قرنی عفی عنہ — محمد فیاض احمد عفی عنہ

۱۲/۳/۹۹ء

۲۳- ذیقعد ۱۴۱۹ھ

Marfat.com

حمد و نعت ①

RAJA RASHEED MAHMOOD
EDITOR MONTHLY 'NAAT'
AZHAR MANZIL, NEW SHALAMAR COLONY,
MULTAN ROAD, LAHORE - 25
فون: 7463684

۱۱ / ۳ / ۹۹ ء

گرامی منزلت طارق اکرام صاحب

سلام و رحمت

حافظ لدھیانوی (مشہور نعت گو شاعر، فیصل آباد) کے سفرنامۂ حجاز "منزل سعادت" میں ابواء شریف کی حاضری کی کیفیات، فوٹو سٹیٹ کی شکل میں بھیج رہا ہوں۔ میرا ایک سفرنامہ ماہنامہ نعت کے اگست ۱۹۹۸ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا، وہ رسالہ بھی حاضر ہے، اس کے صفحہ ۱۶ تا ۲۴ پر ابواء شریف حاضری کا ذکر ہے۔

ملنے والوں تک بات پہنچائی جا رہی ہے۔

"ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایکشن کمیٹی" کا اجلاس پرسوں ۱۳ مارچ کو بلوایا ہے۔ اس کمیٹی کے سربراہ نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ ہیں۔

محمد طفیل بھٹی صاحب بھی سرگرم کار ہیں۔

ماہنامہ نعت کے آئندہ شمارہ (اپریل ۱۹۹۹) میں ان شاء اللہ اس موضوع پر تحریر بھی ہوگی

کل کی ڈاک سے ایک خوبصورت کتاب "حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا" ملی ہے

محمد رحیم دہلوی اپنے خاص پیار بھرے انداز میں لکھتے رہتے ہیں۔ ان کا پتا یہ ہے

"محمد رحیم دہلوی۔ مکتبہ رضیہ، رضیہ محل۔ جمیل پارک
طارق روڈ۔ ڈی۔۱۲۔۲۳، بلاک ۲۔ پی ای سی ایچ سوسائٹی
کراچی۔ فون 4538764۔
" 4520376

میرے لائق جو خدمت ہو فرمائیے۔

محترم حافظ فیاض احمد صاحب سے مستقلاً رابطہ ہے۔ والسلام

Marfat.com

RAJA RASHEED MAHMOOD

EDITOR MONTHLY 'NAAT'
AZHAR MANZIL, NEW SHALAMAR COLONY,
MULTAN ROAD, LAHORE - 25
فون: 7463684

احقر نے ۱۹۹۱ میں اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ بہت کوشش کی کہ ابواء شریف میں حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ کی والدۂ معظمہ سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں حاضری ہو جائے، مگر کامیابی نہ ہوئی۔

۱۹۹۲ کے وسط میں میری کتاب "سیرتِ منظوم بصورتِ قطعات" شائع ہوئی تو میں نے اس کا انتساب یوں کیا: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مادرِ محترم سیّدہ آمنہ (سلام اللہ علیہا) کے نام — اس منّت کے ساتھ کہ اب کے ابواء شریف میں حاضری سے محروم نہ رہوں"۔

اور دسمبر ۱۹۹۲ میں اپنے دو احباب کے ساتھ مجھے یہ سعادت نصیب ہو گئی۔

احساس یہ تھا کہ یہاں تو جہانوں کے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء بھی تشریف لا کر حاضری دیتے تھے — یہاں تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی محبت بھرے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتے رہے۔ آج کے بعد جتنی بار حضور سیّد الابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں حاضری ہوگی، یہ اعزاز و افتخار ہمیشہ ملازم ہوگا کہ مجھے ان کی والدہ مکرمہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف مل چکا ہے۔ اب تو میں جو گزارش چاہوں گا، اس حوالے سے منوا لیا کروں گا۔ اور سچ یہی ہے کہ ۱۹۹۲ میں اور اس کے بعد اس حوالے سے میری ہر عرضداشت کو پذیرائی و سفارش کی کیفیت ہی حاصل رہی ہے۔

ابواء شریف میں ہماری حاضری رات کے وقت ہوئی۔ چھوٹی پہاڑی کے اوپر، سادگی کے ساتھ واحد قبر کے نشانات موجود تھے۔ آس پاس پتھروں کا ایک حلقہ تھا جن کے باہر سبز رنگ کر دیا گیا تھا۔ لیکن یہ صورتِ حال تو ان تصویروں نے بعد میں دکھائی جو ہمارے ایک ساتھی نے لی تھیں۔ مجھے تو آنکھوں کی موسلا دھار بارش نے کچھ دیکھنے ہی نہ دیا۔ کچھ مانگنے کی خواہشیں بھی دل کی دل ہی میں رہ گئیں۔ اپنی خوش بختی کے اس احساس نے ارزاں رکھا تھا کہ جس ہستی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے قدموں کی برکت سے ~~[illegible]~~ انسانوں کو جنّت ملتی ہے، ان کی جنّت ابواء شریف میں آرام فرما ہے۔ مجھ سے تو وہاں نہ کوئی دعا مانگی جا سکی نہ کوئی دل کی بات کہی جا سکی۔ صرف اشکوں کی برسات نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں پر عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ مگر عقیدت کے ان پھولوں نے میری زندگی کو اب رنگِ گلزار بنا رکھا ہے۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابواء شریف میں جمعرات کو جاتے تھے۔ ہمیں بھی یہ سعادت جمعرات کو نصیب ہوئی تھی۔

راجا رشید محمود

Marfat.com

چشم دید بیان :

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس پر حاضری۔ اپریل ۱۹۹۲ء

مدینہ پہلے، مکّہ بعد میں

۱۹۸۹ اور ۱۹۹۱ میں پہلے مَیں مکّہ مکرمہ حاضر ہوا اور پھر مدینۂ طیّبہ میں حاضری کی سعادت حاصل کی لیکن اِس بار ہم نے یہ طے کیا کہ پہلے مدینہ طیّبہ جائیں گے۔ نو احباب کے اس گروپ میں سے سید شمس الحق شاہ کچھ عرصہ وہاں ملازمت کے سلسلے میں رہ چکے تھے۔ اور میں دو بار عُمرے کے سلسلے میں حاضری کی سعادت سے بہرہ یاب ہُوا تھا۔ باقی سات احباب پہلی بار یہ شرف حاصل کر رہے تھے۔ اس لئے شمس الحق شاہ اور راقم الحروف کی بات کو دوسرے احباب تسلیم کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے۔ میں نے ان سے یہ گزارش کی کہ ۱۹۹۱ میں ہم نے بہت کوشش کی تھی کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مادرِ محترم سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں حاضری ہو جائے، ہم کسی طرح ابواء شریف پہنچ جائیں لیکن ہماری قسمت نے یاوری نہ کی تھی۔ ہم نے ایک ٹیکسی والے صاحب سے یہ تک عرض کردی کہ وہ پہلے ہمیں مکہ مکرمہ لے جا کر، یا پھر اس سے بھی دور کسی جگہ لے جا کر، وہاں سے ابواء شریف پہنچا سکتے ہوں تو بھی ہم اس کے لئے تیار ہیں اور وہ جتنا کرایہ مناسب خیال کریں گے" ہم ان کی خدمت میں پیش کر دیں گے" وہ کسی طرح ہمیں ابواء شریف پہنچا دیں۔ انہوں نے ہم سے تیسرے دن ملنے کا وعدہ کیا اور کہا تھا کہ وہ پوری معلومات حاصل کر کے ہمیں ملیں گے۔ تیسرے دن وہ حسبِ وعدہ ہم سے ملے لیکن معذرت کرلی کہ عُمرے کے ویزے پر آئے ہوئے زائرین جدّہ، مکہ مکرمہ اور مدینۂ طیّبہ کے علاوہ کہیں اور نہیں جا سکتے۔ اس لئے اگر وہ ہمیں اپنی ٹیکسی میں لے کر وہاں گئے تو ہمارا تو شاید کچھ نہ بگڑے لیکن ان پر بڑی مصیبت آ جائے گی۔ اس طرح ۹۱ میں ہم یہ سعادت حاصل نہ کر سکے اور محرومی سے ہمکنار رہے۔ ۱۹۹۲ میں مدینۂ طیّبہ پہلے جانے کا ایک مقصد یہ تھا کہ مدینہ کریمہ میں رہنے والے اہلِ محبت ہماری ابواء شریف حاضری کی کوئی صورت نکال دیں اور کسی طرح ہم وہاں حاضری کے شرف سے بہرہ ور ہو سکیں۔ میں نے مارچ، اپریل ۱۹۹۲ میں سیرتِ منظوم لکھی تھی، اور بعد میں جب یہ کتابی شکل میں شائع ہوئی تو اس کا انتساب یہ تھا "حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مادرِ محترم سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے نام اِس منت کے ساتھ کہ اب کے ابواء شریف میں حاضری سے محروم نہ رہوں"۔

مایوسی اور آس

ہم مدینۂ طیّبہ پہنچے تو بہت کوشش کے باوجود وہاں کے اربابِ محبت نے ہماری اس انداز میں رہنمائی نہ کی یا رہنمائی نہ کر سکے کہ ہم سیدہ آمنہؓ کی بارگاہِ مقدس میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ میں تو خیر مایوس نہیں تھا۔ احباب حالات کے پیشِ نظر مایوس ہوتے جا رہے تھے۔ ہمارے امیر سید شمس الحق شاہ نے ایک بار کہا کہ راجا صاحب! ہمارا کام تو کوشش کرنا ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ شاہ صاحب! آئندہ ایسی بات

Marfat.com

نہ کہیں۔ کوشش تو میں پچھلے برس کر چکا اور اس میں ناکامی سے ہمکنار ہُوا۔ اِس بار کوشش نہیں ہوگی، اِس بار حاضری ہوگی اور ضرور ہوگی۔ میں نے ان سے یہ بھی گزارش کی کہ جب آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب اختیار رکھتے ہیں اور ہم مانگنے میں کوتاہی کے مرتکب نہیں ہو رہے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم پر ضرور کرم فرمائیں گے اور ہمیں ابواء شریف کی حاضری سے اس بار محرومی نہیں ہوگی۔ اِن شاء اللہ۔

جدّہ سے ملنے والی نوید

پھر مدینۂ کریمہ میں رہنے والی ایک بہت محترم ہستی سے میں نے ہاتھ باندھ کر گزارش کی کہ وہ ابواء شریف میں ہماری حاضری کے سلسلے میں کوئی اہتمام فرمائیں۔ تسنیم الدین احمد فریدی قریب بیٹھے تھے۔ انہوں نے اس محترم ہستی سے کہا کہ میں پچھلے کئی برس سے راجا صاحب کو جانتا ہوں، یہ کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں جوڑ سکتے۔ اب آپ کے سامنے ہاتھ جوڑ رہے ہیں تو اِسی سے اِن کی وارفتگی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ خدا کے لئے آپ کوئی انتظام فرمائیں۔ پھر تیسرے دن اُن بزرگ نے ہمیں اطلاع دی کہ جمعرات کے دن جدّہ سے چند دوست ابواء شریف حاضری کے لئے جا رہے ہیں اور انھوں نے ان سے گزارش کی ہے کہ وہ نو مزید شائقین زیارت کی حاضری کا اہتمام کریں۔ پھر ہم جدہ میں ان سے رابطہ کرتے رہے۔ انہوں نے کوئی حتمی بات تو نہ کی، کوشش کرنے کا وعدہ فرماتے رہے۔ ہم مدینۂ طیبّہ سے مکہ مکرمہ اور مکہ مکرمہ سے جمعرات کے دن جدّہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ جو دوست ابواء شریف جانے والے تھے، خود انہی کا کوئی بندوبست نہیں ہو سکا۔ وہ ہمارے لئے کیا کرتے۔

آخرِ کار

مایوسی کے اس عالم میں تسنیم صاحب نے مجھے تسلّی دی اور کہا کہ اٹھئے۔ ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ اگر کوئی سواری ہمیں مستورہ تک پہنچا دے تو ہم وہاں پہنچ جائیں۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو ابواء شریف تک جانے کی کوئی سبیل بھی نکل آئے گی۔ ہم نے جدہ کے ایک دوست کو ساتھ لیا اور کئی گھنٹے اس تگ و دو میں صَرف کئے کہ کوئی شخص ہمیں وہاں لے جانے پر آمادہ ہو جائے۔ اس بھاگ دوڑ میں ایک فائدہ تو یہ ہوا کہ ہمیں حضرت حوّا علیہا السلام کی بارگاہ میں زیارت اور سلام پیش کرنے کی سعادت مل گئی۔ لیکن اصل کام کے سلسلے میں جگہ جگہ مایوسیاں ہمارا استقبال کرتی رہیں۔ آخرِ کار پیلی ٹیکسیوں کے ایک اڈے پر ہمیں منزلِ مراد ملتی نظر آئی۔

ابواء شریف کی راہ نظر آئی

اڈے کے انچارج سے ہمارے اُن دوست نے جو عربی میں بآسانی گفتگو کر سکتے تھے، بات کی تو وہ ہمیں ابواء شریف پہنچانے پر آمادہ نظر آئے۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ یہ کہیں ابواء شریف کے بجائے کہیں اور نہ پہنچا دیں، اس لئے ان سے پوچھیں کہ ابواء شریف کیوں مشہور ہے؟ وہاں کیا چیز ہے؟ ٹیکسی اڈے کے انچارج نے فوراً" کہا۔ اُمّ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔ میں نے ان سے کہا کہ اُمّ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بارگاہ میں ہمیں پہنچا دیں، اس کے لئے جتنا کرایہ چاہیں ہم سے لے لیں۔ انہوں نے پہلے ہم سے جتنے کرائے کی بات کی، ہماری خواہش کی شدت کے پیشِ نظر اس میں ایک سو ریال کا اضافہ کر دیا۔ بعد میں جب وہ ہمیں وہاں سے واپس جدہ لائے تو مزید ایک

Marfat.com

سو ریال ہم سے لے لیا۔ لیکن ان کی یہ وعدہ خلافی ہمارے لئے کسی پریشانی کا باعث یوں نہ بنی کہ ایک مدت سے جس خواہش کے زیرِ اثر ہم پریشان ہو رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے وہ پوری کر دی تھی۔

جب ان سے بات ہو گئی تو انہوں نے ہمیں گاڑی اور ڈرائیور مہیا کر دیا۔ گاڑی میں آٹھ سیٹیں تھیں' ہم نو آدمی تھے۔ وہاں میں نے ساتھیوں سے کہا کہ ہم نو کے بجائے دس آدمی جائیں گے۔ ہمارے ساتھ ایک آدمی عربی بولنے والا ضرور ہونا چاہیے تاکہ ہم کسی پریشانی میں نہ پڑیں۔ جب اس ڈرائیور سے بات کی گئی تو اس نے کہا کہ تم ایک دوسرے کے سر پر بیٹھ جانا' میرے پاس تو یہی جگہ ہے۔ ہم اپنی قیام گاہ پر آئے' وہاں سے اپنے باقی ساتھیوں کو لیا اور عازمِ ابواء شریف ہوئے۔ ہم میں سے دو احباب ڈکی میں بیٹھ گئے۔ راستے میں میں نے احباب سے یہ کہا کہ ابواء شریف حاضری کے سلسلے میں تگ و دو کرتے ہوئے ہمیں بہت دیر ہو گئی ہے' اب وہاں پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے گی اس لئے ہمیں راستے سے ایک ٹارچ خرید لینا چاہئے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا تھا کہ اتنی مشکل کے بعد جب ہمیں ایک گاڑی وہاں لے جانے کے لئے ملی تو ہم اسے کسی طور دوسرے دن یا کسی اور وقت کے لئے موخر کر دیتے۔

براستہ رابغ و مستورہ

ٹیکسی اڈے کے انچارج نے جب ہمیں ابواء شریف پہنچانے کی حامی بھری تو ہمیں بتایا کہ یہاں سے گاڑی رابغ تک جائے گی۔ وہاں سے اور بندوبست کیا جائے گا۔ اور اس دوسرے بندوبست کے لئے ڈیڑھ سو ریال ہمیں اور دینا ہوں گے۔ میں اس سے بحثنے لگ پڑا کہ رابغ سے کوئی راستہ ابواء شریف کو نہیں جاتا۔ وہ اس پر مُصِر تھا کہ راستہ رابغ ہی سے جاتا ہے۔ میں نے جتنی معلومات کتابوں سے حاصل کی تھیں' ان سے یہ بات واضح ہو جاتی تھی کہ راستہ تو خیر کہیں سے بھی نہیں جاتا' لیکن اس سڑک پر رابغ سے آگے مستورہ ہے اور مستورہ سے سڑک سے ہٹ کر صحرا میں بغیر کسی راستے کے جانا ہوتا ہے۔ راہ میں صرف ریت ہوتی ہے اور کوئی راستہ یا سڑک نہیں۔ لیکن وہ ٹیکسی اڈے کے انچارج صاحب اِسی پر مُصِر رہے کہ راستہ رابغ سے جاتا ہے۔ اسی کے بعد میں نے ان سے یہ پچھوایا تھا کہ ابواء کی خصوصیت کیا ہے' وہاں کون سی ہستی قیام فرما ہے تو اس نے کہا تھا "اُمّ النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم"۔

پھر میں نے یہ سوچ کر کہ اگر یہ ہمیں سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں رابغ ہی سے ہٹ کر کہیں پہنچا دیتا ہے تو بھی ٹھیک ہے' اس سے بات کر لی۔ بعد میں جب ڈرائیور صاحب ہمیں لے کر رابغ پہنچے تو معلوم ہوا کہ رابغ کا نام ٹیکسی سٹینڈ کے انچارج اس لئے لیتے تھے کہ وہاں ان ڈرائیور صاحب کو یہ گاڑی چھوڑ دینا تھی اور بڑی گاڑی جو فور وہیل ڈرائیو ہے' اس پر ہمیں صحرا میں لے جانا تھا۔ جانا بہرحال رابغ سے مستورہ ہی تھا اور مستورہ سے پھر صحرا میں اترنا تھا۔

بہرحال ہم مغرب کے وقت مستورہ پہنچے۔ ڈرائیور صاحب ہمیں اس گاڑی میں چھوڑ کر سامنے ایک ہوٹل میں گئے اور وہاں سے ایک بدو کو گائیڈ کے طور پر ساتھ لائے۔ مستورہ میں ہم نے نمازِ مغرب ادا کی اور وہیں محمد رفیق نے احمد شاہ صاحب کے کیمرے اور محمد اظہر کے کیمرے کی ریلیں ریوائنڈ کر دیں۔ اس سے پہلے وہ مدینۂ طیبّہ میں ہی میرے کیمرے کا بیڑا پار کر چکے تھا۔ ہم نے مدینۂ کریمہ میں کیمرہ ٹھیک کرانے کی کوشش کی لیکن ہمیں بتایا گیا تھا کہ یہ کیمرہ جدّہ ہی میں ٹھیک ہو سکتا ہے۔ میں نے اسے بند کر کے اٹیچی میں رکھ دیا کہ پھر اب لاہور چل کر ہی اسے ٹھیک کرائیں گے۔ لیکن مستورہ میں جن دو دوستوں کے دونوں کیمروں کی ریلیں رفیق صاحب نے ریوائنڈ کر دی تھیں' وہ بہت پریشان ہوئے۔ اگرچہ پریشانی زیادہ عرصہ تک یوں نہ رہی کہ وہاں سے ہمیں ریلیں مل گئیں اور کیمرے دوبارہ لوڈ ہو گئے۔

Marfat.com

صحرا کا سفر

یہ گاڑی جو رابغ سے تبدیل کی گئی تھی، بڑی گاڑی تھی اور شاید اس میں چودہ سواریوں کی گنجائش موجود تھی۔ گائیڈ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گئے۔ رات ہو رہی تھی۔ گائیڈ نے اپنی نگاہیں ونڈ سکرین کے ساتھ ٹکا دیں۔ راستے میں ہمیں تو صرف ریت ہی نظر آتی تھی لیکن غور کرنے سے محسوس ہوا کہ گائیڈ صاحب کبھی کسی جھاڑی سے، کبھی ایک آدھ پتھر سے اندازہ کرتے تھے کہ اب انہیں دائیں طرف مڑنا ہے یا سیدھے چلنا ہے یا بائیں طرف مڑنا ہے۔ ڈرائیور نے بڑی مہارت دکھائی۔ یوں، کہ اس سے پہلے جو لوگ ابواء شریف حاضری کا شرف حاصل کر چکے تھے، انہوں نے یہی لکھا اور یہی کہا کہ ہر گاڑی جو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی لحد مبارک پر حاضری کے لئے روانہ ہوتی ہے، وہ آتے ہوئے یا جاتے ہوئے ریت میں ضرور پھنستی ہے۔ لیکن ہمارے ڈرائیور نے وہاں تک جاتے ہوئے اور وہاں سے واپس مستورہ آتے ہوئے یہ ساٹھ ستر میل کا ریتلا علاقہ اس طرح عبور کیا کہ کہیں ایک بار بھی گاڑی ریت میں نہیں پھنسی۔ میں نے محسوس کیا کہ ڈرائیور نے اپنا پاؤں بریک پر آنے ہی نہیں دیا۔ وہ گائیڈ کے اشارے پر اسی سپیڈ سے گاڑی کو اس طرف موڑ لیتا تھا، جدھر جانا مطلوب ہوتا تھا۔

منزلِ مقصود

ہم سات بجے رات اس پہاڑی کے دامن میں پہنچے جس کے اوپر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدۂ محترمہ (رضی اللہ عنہا) قیام فرما ہیں۔ ہمارے پاس ٹارچ تھی۔ ہم ڈرائیور اور گائیڈ کے پیچھے پیچھے اوپر چڑھے۔ پہاڑی زیادہ اونچی نہ تھی اور ہم ایک لگن میں مگن تھے، فوراً اوپر پہنچ گئے۔ اوپر پہاڑی پر سادگی کے ساتھ ایک قبر کے نشانات موجود ہیں۔ آس پاس پتھروں کا ایک حلقہ ہے۔ جن کے باہر سبز رنگ کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ باتیں جب معلوم ہوئیں جب محمد اظہر کے کیمرے سے کھینچی ہوئی تصویریں ہمارے سامنے آئیں۔ وہاں پہنچ کر میں اپنی بات کروں تو آنکھوں کی موسلادھار بارش نے کچھ دیکھنے ہی نہیں دیا۔ کچھ مانگنے کی خواہشیں بھی دل کی دل ہی میں رہ گئیں۔ وہاں ہم بہت کم عرصے کے لئے حاضر رہے۔ کیونکہ ٹارچ جلانے اور کیمرے کی فلش لائٹس کی وجہ سے ڈرائیور اور گائیڈ نے چیخم دھاڑ مچا دی کہ دوسری طرف موجود قصبہ ابواء سے پولیس یہاں پہنچ جائے گی اور ہمارے لئے بھی پریشانی پیدا ہو جائے گی۔ ہم وہاں جتنی دیر کھڑے رہے، صرف اشکوں ہی کی زبان میں بات کی جا سکی۔

آنسوؤں کا نذرانہ

یہ جمعرات کا دن تھا، جس دن میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی والدۂ محترمہ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ یہ وہی مقام تھا جہاں چھ سال کی عمر میں میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی والدۂ مکرمہ کو یہاں دفن کیا اور اپنی منہ بولی ماں حضرت اُمِ ایمن برکہؓ کے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ یہ وہی مقام تھا کہ جب یہاں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آتے تھے، ان کے آنسو نہیں تھمتے تھے۔ جہاں میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاک آنسو گرے، وہاں ہم معصیت کاروں کے آنسوؤں نے بھی اپنے آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقلید کی۔ وہ وقفہ بہت مختصر تھا کہ نہ دل کی بات کہی جا سکی، نہ کوئی دعا مانگی جا سکی۔ صرف اشکوں کی برسات نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ گائیڈ اور ڈرائیور کے شور مچانے پر ہم واپس مُڑے۔ ہمارے سب ساتھی کچھ نیچے چلے گئے تو مجھے اور تسنیم الدین احمد کو بھی اپنے آپے میں آنا پڑا اور ہم بھی واپس ہو لئے۔

مشہور ہے کہ رات کو ایک ستارہ اس بارگاہ میں اپنی روشنی نچھاور کرتا ہے۔ جن صاحب کے ہاتھ میں ٹارچ تھی، انہوں نے ٹارچ بند کی تو واقعی عجیب منظر پیش نظر تھا۔ بہت دھیمی دھیمی روشنی ایک ستارہ اس پہاڑی پر گراتا تھا۔ اور اس روشنی میں اُمِّ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ عجیب منظر پیش کرتی تھی۔

Marfat.com

دل ہمارے سینوں میں شدت سے دھڑکتے ہوئے باہرنکلنے کے لئے کوشاں دکھائی دیتے تھے۔ چلتے چلتے میں نے بارگاہِ سیدہؓ سے پتھر کا ایک ٹکڑا اٹھا لیا۔ بس اسی قدر ہوش میرا ساتھ دے رہا تھا۔ پہاڑی سے نیچے آکر ہم لوگ گاڑی میں بیٹھے اور گاڑی چل دی۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ میرے اور تسنیم الدین احمد کے آنسو رکنے کی کیفیت میں نظر نہیں آتے تھے۔ مستورہ چند کلومیٹر رہ گیا ہو گا تو میں نے محسوس کیا کہ میں کچھ باتیں کئے جا رہا تھا' کچھ دعائیں مانگ رہا تھا۔ میرے پیچھے بیٹھے ہوئے محمد اظہر نے مجھے اپنے لئے ایک آدھ دعا مانگنے کو کہا۔ میں اسی کیفیت میں روتا' بلکتا ہوا وہ دعائیں بھی مانگنے لگا۔ پھر دوسرے دوست بھی میری اس کیفیت یوں کیئے کہ فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے دعاؤں کے لئے کہتے گئے۔ دعائیں پتا نہیں کس کیفیت میں اور کیا کیا دعائیں ہوئیں۔ لیکن اس سے میں ہوش میں آگیا۔ ہوش' بے ہوشی اور نیم بے ہوشی کی یہ کیفیت مجھے بھی مزا دے گئی اور میرے ساتھیوں کو بھی۔ ہوش میں آتے ہی میرے آنسو تھمے' میرا بلکنا کم ہوا۔ لیکن تسنیم الدین احمد ابھی بحال نہیں ہو رہے تھے۔ وہ میرے ساتھ بیٹھے تھے۔ اور میں نے بہت کوشش سے مستورہ پہنچتے پہنچتے انہیں بحال کرنے کے لئے کچھ باتیں کیں' کچھ گزارشات کیں اور بالآخر وہ بھی ہوش کی دنیا میں واپس آگئے۔

درودِ پاک کی برکت

ڈرائیور نے گائیڈ کو مستورہ چھوڑا اور ہمیں اسی گاڑی میں جدّہ پہنچا دیا۔ ہم سات بجے بارگاہِ سیّدہ سلام اللہ علیہا میں پہنچے تھے اور دس بجے جدہ واپس پہنچ گئے۔ لیکن اس سفر کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب ہم جدہ سے رابغ کی طرف جا رہے تھے تو رستے میں ایک جگہ تحریر تھا "چیک پوسٹ دو ہزار میٹر" پھر آگے ایک ہزار اور پانچ سو لکھا تھا۔ ہم میں سے بیشتر لوگ پہلے ہی درودِ پاک پڑھ رہے تھے۔ لیکن چیک پوسٹ کے اتنے قریب آنے کی خبر پاتے ہی تسنیم صاحب نے سب دوستوں کو بلند آواز سے کہا کہ درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیں۔ صورت یہ ہوتی ہے کہ چیک پوسٹ پر مسافروں کو دیکھ کر کہ یہ عمرہ کے لئے آئے ہوئے ہیں، ان کے کاغذات چیک کر کے انہیں واپس بھیج دیا جاتا ہے کہ وہ اس راستے پر فلاں فلاں جگہ نہیں جا سکتے۔ ہم درودِ پاک پڑھ رہے تھے۔ گاڑی کے ڈرائیور نے بریک لگائی۔ کانسٹیبل ایک اور گاڑی والے سے بات کر رہا تھا۔ اس نے مڑ کر ہماری گاڑی کی طرف دیکھا اور ہاتھ سے جانے کا اشارہ کر دیا۔ یوں چیک پوسٹ پر ہمارے لئے درودِ پاک کی برکت سے کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا اور ہم نو افراد ابواء شریف میں آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدۂ محترمہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضری کے شرف سے بہرہ ور ہو گئے۔

Marfat.com

اقتسابات از چشم دید بیان :

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس پر ۱۹۷۴ میں حافظ لدھیانوی کی حاضری کا 'منزل سعادت' میں شائع کردہ چشم دید بیان

ابواشریف کی جانب سفر

مدت سے اس مقدس آرزو نے قلب و نظر کو بے تاب کر رکھا تھا کہ سرور کائنات ﷺ کی والدہ ماجد سیدہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کی جائے۔ گزشتہ حجاز مقدس کے سفر میں کوئی صورت نہ بنی۔ اب ایک ایسا رفیق ساتھ تھا جس کا خلوص، جس کی بے پناہ محبت اس آرزو کو پورا کر سکتی تھی۔

جناب سرور کائنات ﷺ کی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک مقام ابوا میں ہے۔ یہی وہ مقام شریفہ ہے جس کی زیارت کے لئے ہر شخص بیتاب رہتا ہے۔ ابوا مستورہ سے کچھ ایسا دور نہیں۔ مگر کوئی راستہ نہیں۔ کوئی جادہ نہیں، سڑک سے ہٹ کر یہ ۲۵ کلومیٹر کا فاصلہ سینہ صحرا پر طے کرنا پڑتا ہے۔ یہ سفر وادی مقدس کی طرف تھا۔ یہ سفر کائنات کی سب سے مقدس ماں کی طرف تھا جسے محبوب خدا ﷺ کی والدہ ماجدہ ہونے کا شرف حاصل تھا جو سب فضیلتوں کا سرچشمہ تھا، تمام برکات کا مصدر، رحمت تمام کا پیکر عظیم تھا

بے سمت کے راستے کا سفر پہلی بار کیا تھا۔ اس میں ایک اپنا حسن ہے اپنا کیف ہے۔ اس سفر میں خداوند کریم پر سہارا اس کے مسبب ہونے کا یقین اس کی بے پایاں رحمت پر بھروسہ اور زیادہ ہو جاتا ہے

جس مقدس ہستی کی قبر مبارکہ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے صدقے ہمیں منزل مقصود تک ضرور پہنچائے گا اور غیب سے امداد فرمائے گا

مستورہ سے جب ہم نے سفر کا آغاز کیا تھا تو آسمان پر بادل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا دیکھا تھا۔ بادل کے اس ٹکڑے نے کار پر سایہ کیا۔ ہم نے اسے امر اتفاقی جانا مگر یہ سایہ برابر کار کے ساتھ رہا۔ ایسے محسوس ہوا کہ ایر کنڈیشنڈ میں سفر ہو رہا ہے جس طرف کار مڑتی یہ سایہ بھی کار کے ساتھ ہی اس طرف ہو جاتا۔ کار کے دونوں طرف تیز دھوپ تھی۔ سامنے وہی سراب تھا جس کا ہم مشاہدہ کر چکے تھے۔ مگر یہ ابر کرم یہ سایہ لطف ربانی یہ نشان انعام الٰہی کار کے ساتھ ساتھ چلتا رہا رفیق ایک دوسرے کو تعجب آمیز مسرت سے دیکھ رہے تھے۔ کار سے باہر آسمان پر نظر ڈالی تو اس چھوٹے سے ٹکڑے کے سوا آسمان صاف تھا۔ سامنے لق ودق صحرا تھا اور ابر رحمت ہمیں ڈھانپے ہوئے تھا۔ ہم نے اس کرم خاص کو اس مقدس ہستی رحمت کونین ﷺ کی والدہ ماجدہ کی برکت سمجھا جس کی زیارت کے لئے ہم سفر کر رہے تھے۔ زندگی میں کرم کی یہ گھڑیاں، سعادت کے یہ لمحات اس انداز سے نہ دیکھے تھے۔ ہماری زبانیں اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی حمد کے ترانے گانے لگیں اے خالق کائنات اے مالک بحر وبر تیرے سحاب کرم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے

'تو جو چاہے تو اٹھے سینہ صحرا سے حباب'

دھوپ کی تیزی اور بڑھ گئی۔ مگر اس ابر کرم کے سائے نے ہمیں دھوپ کی تمازت سے بچائے رکھا۔ حد نظر تک جلتا ہوا صحرا چمکتی ہوئی ریت اور وسیع منظر تھا۔ میلوں دور چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے نشانات نظر آتے تھے

یا اللہ رستہ کیسے ملے منزل کا تعین کس طرح ہو مگر اس حالت بھی دل مطمئن تھا۔ کسی پر خوف وہراس کا سایہ تک نہ تھا۔ سب درود شریف پڑھ رہے تھے اور اس بے آب وگیاہ صحرا سے درود وسلام کے گجرے سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں بھیج رہے تھے۔ یہ سفر محبوب کائنات ﷺ کی والدہ ماجدہ کی آخری آرام گاہ کی زیارت کی غرض سے کیا تھا۔ جو مقصود کائنات ہے جو باعث تخلیق کائنات ہے۔ جو سراپا رحمت ہے۔ جو دنیا کو غم واندوہ سے نجات دلانے گمراہوں کو صراط مستقیم دکھانے کے لئے آیا تھا جس نے جہنم کے گڑھے تک پہنچنے والوں کو جنت کا وارث بنا دیا جس کے دم سے خزاں آشنا دنیا میں بہار جاودانی آ گئی جس کی ذات اقدس سے عظمت انسانی وابستہ ہو گئی۔ اگر ابر کرم کا ہم پر سایہ رہا تو حیرانی کی کوئی بات نہ تھی یہ تو رحمت عالم کی رحمت کا ایک کرشمہ تھا۔ تھوڑی دور ایک مختصر سی آبادی کے نشانات ظاہر ہوئے۔ ہم نے کار کا رخ اس طرف کر دیا۔

Marfat.com

ساکنانِ صحرا کی مہمان نوازی

ابھی ہماری کاران مکانوں تک نہ پہنچی تھی کہ ایک نوجوان استقبال کے لئے ہماری طرف بڑھا۔ اس نے انتہائی گرمجوشی اور خندہ پیشانی سے ہمارا استقبال کیا۔ اس استقبال کے انداز سے صحرائی قبیلوں کی مہمان نوازی اور دلکشائی کے سینکڑوں انداز نظر سے گزر گئے

چھوٹے چھوٹے بچے نہایت سلیقے سے فنجانوں میں قہوہ انڈیل رہے تھے اور نہایت ادب سے مہمانوں کو پیش کر رہے تھے ابھی فنجان ختم ہوا ہی تھا کہ وہ بچے اسے دوبارہ بھرنے کے لئے بڑھے ہم نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فنجان الٹا کر دیا۔ عرب مہمانوں نے کئی فنجان پئے۔ قہوہ پی کر ہم نرم نرم گدوں پر لیٹ گئے۔ رات بھی کم سوئے تھے اب صبح سے سفر میں تھے۔ ایک گھنٹہ نہ گزرا ہوگا کہ کھانا آگیا

کھانے سے جب فارغ ہوئے تو بچوں نے ہاتھ دھلائے۔ پھر قہوہ کا دور ہوا۔ منزل مقصود پر پہنچنے کی جلدی تھی۔ دل قبر مبارک کی زیارت کے لئے بیتاب تھا۔ ایک لمحہ اضطراب میں گزر رہا تھا۔ ہم نے اپنے میزبان کا شکریہ ادا کیا یہ مختصر سا قیام حسین یادگار بن گیا۔

ام محبوب خدا ﷺ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی آرام گاہ پر حاضری

ایک عرب نے اپنی گاڑی نکالی منزل مقصود تک ہماری رہنمائی کی۔ جب ہم منزل مقصود کے قریب پہنچے تو اس عرب نے پہاڑ پر ایک سفید نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ سفید نشان سیدہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کا نشان ہے۔ یہ کہہ کر وہ عرب دوسری طرف چلا گیا۔ دل مسرت کا پیمانہ بن گیا۔ کامرانی نے دامن چوم لیا۔ شادمانی اشکوں میں ڈھل گئی۔ ایک عمر کی تمنا کا حاصل۔ ایک عمر کی آرزوؤں کا مرکز نگاہوں کے سامنے تھا۔ ہم برکتوں کے خزانے تک آگئے تھے جو ہر ایک کا مقسوم نہیں۔ ہم اس ہستی کی آرام گاہ پر حاضر ہو گئے تھے۔ جس کو محبوب خدا ﷺ کی والدہ ماجدہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ہم اس وادی کے ذرے ذرے کو محبت و عقیدت سے دیکھ رہے تھے۔ اس احساس نے طبیعت میں ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی کہ بچپن میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ اسی وادی میں آئے تھے۔ پیغمبرؐ کے معصوم قدم نے اس وادی کو مہکایا۔ یہیں حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ کا وصال ہوا۔ ہم نے کار کو پہاڑ کے دامن میں روکا۔ پہاڑ زیادہ اونچا نہ تھا۔ ہم آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے احترام و عقیدت کے ساتھ قبر مبارک پر حاضر ہو گئے۔ ہمارے دلوں کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی۔ فرط مسرت سے آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے

آج کا دن ہمارے لئے میلاد کا دن تھا۔ نزول رحمت باری کا دن تھا۔ خورشید ہدایت طلوع ہونے کا منظر سامنے آگیا۔ یہ دن ہماری خوش بختی کی معراج تھا .... معلوم ہوتا تھا کہ زمانے سے اندھیرا چھٹ گیا ہے۔ نور کی کرنوں نے چار دانگ عالم کو منور کر دیا ہے۔ ملائکہ پرے باندھے سیدہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر نزول کر رہے ہیں۔ مبارکبادی کے ترانوں سے فضا معمور ہو گئی ہے۔ یہ جشن ساری کائنات نے منایا۔ آج رحمت عالم کا ظہور ہوا۔ آج محبوبؐ عالم اس عالم آب و گل میں تشریف لائے

مبارک ہو کہ ختم المرسلینؐ تشریف لے آئے
جناب رحمۃ للعلمینؐ تشریف لے آئے

(حفیظ جالندھری)

میں تصور کی نگاہوں سے اس بیت مکرم کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں سرور کونینؐ کی ولادت ہوئی تھی۔ جناب آمنہؓ @ کے کانوں میں فرشتوں کی مبارکبادی کے ترانے گونجنے لگے

بصد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی
میں بن کر امانت آمنہؓ کی گود میں آئی

(حفیظ جالندھری)

آسماں کا نور اس بیت مکرم میں سمٹ آیا۔ بہاروں کی شادابیاں بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے قدم چومنے لگیں۔ فرشتوں کی جماعت سیدہ طاہرہ حضرت آمنہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر محبوب رب العلمین ﷺ کے حضور سلام پیش کرنے لگی

سلام آے آمنہؓ کے لال اے محبوبؐ سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی

Marfat.com

آج ہماری خوش قسمتی کی معراج تھی۔ ہم بصد عجز و نیاز حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں سلام پیش کر رہے تھے۔ ان پتھروں کی خوش قسمتی پر رشک کر رہے تھے۔ جنہیں قبر مبارک کا حصہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان ریت کے ذروں کو دیکھ رہے تھے۔ جنہوں نے اس وجود مطہرہ واطہر کو چھپا رکھا تھا ۔فرط عقیدت وارادت میں ہم نے قدموں کی طرف پڑے ہوئے پتھروں کو چوما..... ہم حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ کے قدموں میں حاضر تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ والدہ کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ یہ مقدس ہستی تو روح دو عالم ﷺ کی والدہ تھیں ہمیں وہ راحت نصیب تھی جو ماں کی گود میں معصوم بچے کو میسر آتی ہے۔ اس بابرکت ہستی کی شفقت تو ابر کرم بن کر ہمارے ساتھ رہی تھی وہ تو آغاز سفر سے ہی ہمیں مژدہ راحت سناتی رہی..... ہماری ساری تھکن دور ہوگئی۔ ایک عجیب شادمانی ایک عجیب مسرت قلب و نظر کو گھیرے ہوئے تھی۔ عقیدت اشک بن کر ڈھلک پڑی..... ہماری روح بھی مشکور ہوئی۔ ہماری محنت ٹھکانے لگی۔ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے دھوپ کی تمازت میں میلوں چلنے والے ، صحرا میں بھٹکنے والے مسافر کو تشنہ لب راہی کو سرد و شیریں پانی کا چشمہ میسر آجائے۔ ہم خاموش باادب دیر تک قبر مبارک پر کھڑے رہے اور سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں درود و سلام بھیجتے رہے۔ یہ دن زندگی کے چند بابرکت دنوں میں سے ایک تھا۔ یہ لمحے زندگی کے چند تابناک لمحوں میں سے تھے۔ یہ گھڑیاں دامن میں سعادت کے گہرہائے درخشندہ لئے ہوئے تھیں

یہاں سے جانے کو جی نہ چاہتا تھا۔ دوپہر کا وقت قریب تھا۔ شام تک واپس مستورہ پہنچنا تھا۔ اس قبر مبارک کے ارد گرد چھوٹے پتھروں کا حلقہ تھا۔ قبر پر پتھریلی ریت تھی اس حلقے کے باہر بڑے بڑے پتھروں کا ایک حلقہ تھا جن پر سفیدی کی ہوئی تھی جو زائر کو دور سے قبر مبارک کا نشان بتاتی تھی.... سعودی عرب میں شاید یہ واحد قبر مبارک ہے جس پر مٹی کا ڈھیر بھی ہے اور جو باقاعدہ قبر کی شکل میں ہے۔ ورنہ جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں تو قبور مبارکہ کے نشانات مٹا دیئے گئے ہیں۔ کسی قبر پر کوئی کتبہ نہیں کوئی نشان نہیں۔ زوار زائرین کو بتاتے ہیں کہ یہ چند گز زمین میں کون کون سی مقدس ہستیاں آرام فرما ہیں۔ زوّار سلام پڑھواتے ہیں اور زائرین بر ستی آنکھوں کے ساتھ ان مبارک و متبرک ہستیوں کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں ہم نے قدموں کی طرف سے چند چھوٹے چھوٹے پتھر اور ریت لی تاکہ احباب میں یہ مبارک تحفہ تقسیم کر سکیں اور ان کی اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کریں

ہم پہاڑ سے نیچے اتر آئے۔ دامن کوہ سے اس فراز کوہ کو اس مرکز یمن و سعادت کو ، سکون واطمینان کے اس نشان کو دیر تک دیکھتے رہے۔ یہ سعادت خدا جانے کس دعا کی قبولیت کا ثمرہ تھی۔ ہم اپنے دامنوں میں لازوال دولت لے کر لوٹے۔ آنسوؤں سے ہمارے دامن مہک رہے تھے۔ کار چلی ہم مڑ مڑ کر اس مرکز قلب و نظر کو دیکھتے رہے۔ چودہ صدیاں گزر گئیں زمانے نے ہزاروں کروٹیں لیں ،شکست و ریخت کے ہزارہا مرحلے گزرے فلک بوس محلات پیوند زمین ہوگئے جگمگاتے شہر ویرانوں میں تبدیل ہوگئے۔ عروج و زوال کے ہزارہا منظر گزر گئے مگر یہ قبر مبارک یہ مرکز عقیدت واحترام جوں کا توں موجود ہے۔ اس قبر کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہیں۔اس پر سنگ مرمر کا گنبد نہیں ،اس پر کتبہ نہیں مگر یہ قبر مبارک ایک عالم کی آرزوؤں کا مرکز ہے

ہم دور تک اس نشان مبارک کی زیارت کرتے رہے جو سفیدی کی صورت میں نظر آرہا تھا۔ ایک موڑ ایسا آیا کہ دوسرے پہاڑ نے اسے چھپالیا۔ اس احساس نے ہمارے دلوں میں ایک عجیب و غریب کیفیت پیدا کردی کہ اب مواجہہ شریف پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جب حاضر ہوں گے تو ہم پر انعام واکرام کی بارش ہوگی کیونکہ ہم ان کی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک کی زیارت کر کے آرہے ہیں۔

حافظ لدھیانوی

منزل سعادت۔ (بار اول ۱۹۸۴)

Marfat.com

اقتصابات :

'خاک حجاز کے نگہبان' (مرتب کردہ صلاح الدین محمود) میں شایع کردہ حضرت مولانا عبدالماجد صاحب قادری بدایونی کا مضمون 'جنۃ البقیع اور کربلا۔ ۱۹۲۶ء'

ماخوذ:- رسالہ پیشوا دہلی محرم نمبر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۸ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ ہجری

حجاز کے باسیوں کا قتلِ عام و غارت گری کے بعد قبروں کی بے حرمتی پر

جنۃ البقیع اور کربلا

نجدی و عراقی یزیدی

از پیکرِ تنظیم و تبلیغ حضرت مولینا مولوی عبدالماجد صاحب قادری بدایونی

محرم نمبر پیشوا کے لئے ایک ابن علی و بتول علیہما السّلام کا مسلسل تقاضہ ہے کہ مضمون بھیجوں۔ مسلسل علالت و شکایت امراض کے سبب اعذار یک طرف۔ **آج کل** تو روحِ ایمان و عرفان اور حیاتِ عقیدت و محبّت پر جو صدمہ ہے، اس نے نڈھال اور بیقرار ہی نہیں، **بلکہ** بسمل و پامال کر دیا ہے ۔۔۔ **آہ**، ظالم و فاسق نجدیوں کے مہالک و مظالم نے ۶۱ھ کا **محرم پھر** ۱۳۴۰ھ میں پیشِ نظر کر دیا ۔۔۔ کس زبان و قلم سے کہوں؟ ۔۔۔ اور لکھوں؟ ۔۔۔ کہ ۶۱ھ میں عراق کی سرزمین پر خاندانِ نبوّت و شہزادگانِ فتوت **کا خون خاک** میں ملایا گیا ۔۔۔ اور جسم پیوند زمین کیا گیا تھا ۔۔۔ اور **اب** ۱۳۴۰ھ میں چودھویں صدی میں ۔۔۔ وہ ہی خون ۔۔۔ اور وہی جسم ۔۔۔ اور انہیں پاک جسموں کی نورانی ہڈیاں ۔۔۔ حجاز میں ۔۔۔ سرزمینِ مدینہ کے حدود میں ۔۔۔ روضۂ مطہرہ کے سامنے ۔۔۔ نانا جان کے روبرو ۔۔۔ زمین سے نکالکر پھینک دی گئیں ۔۔۔ قبروں پر ہل چلوا دیئے ۔۔۔ قبے کھٹرے خاک میں ملا دیئے ۔۔۔ یعنی عترت و ذریّت رسول ۔۔۔ اور رسول کے اصحاب ۔۔۔ اور ہزاروں عاشقوں ۔۔۔ اور ولیوں ۔۔۔ اماموں کا نام نشان مٹا دیا ۔۔۔ یہ ظلم کس نے کیا ۔۔۔ ؟ ۔۔۔ نجدی یزیدیوں نے ۔۔۔ یہ ستم کس نے ڈھایا ۔۔۔ ؟ ۔۔۔ کتاب و سنّت پر عمل ۔۔۔ عمل و حکومت کرنیکا دعویٰ کرنیوالوں نے، یہ قیامت کس نے برپا کی؟ ۔۔۔ امن و اصلاح حجاز کے مدعیوں نے ۔۔۔ لارڈ کچنر و لائڈ جارج کی روح کی ترویج کرنیوالے کون ہوئے ۔۔۔ ؟ ۔۔۔ نام نہاد مسلمان "عاملُ الحدیث والکتاب مسلمان" ۔۔۔ نجد کے وہ مسلمان جو اپنے سوا دنیا کو مشرک ۔۔۔ کافر سمجھیں ۔۔۔ اور خالص توحید کے اجارہ دار بنیں ۔۔۔ **مگر اُن** موحدین کا نام، نشان مٹیں جن کی سرفروشانہ مساعی سے عالم توحید آشنا ہوا ۔۔۔ فَقُولُوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔۔۔

کیا دنیائے انسانیت و تہذیب میں ایسی بربریت و وحشت و ظلم کی کوئی مثال کسی نام کے ظالم سے ظالم مسلمان بادشاہ کے عہد تظلم کی مل سکے گی؟ **لا واللّٰہ** ۔۔۔ مجھے نجدی ایجنٹ اور ہندوستانی سعودی وہابی اگر زیادہ گالیاں، کوسنے دینے چاہیں **تو سنیں** کہ نجدی اپنے مظالم میں یزید لعنۃ اللہ علیہ سے بھی دو قدم آگے ہیں ۔۔۔ یزید بھی مدّعی توحید تھا عامل بالکتاب و السنّۃ ہونیکا دعویدار تھا ۔۔۔ اس نے بھی قتلِ امام عالیمقام علیہ و علی اٰبائہ السّلام کے لئے امن و اصلاح و دفع فساد کا اعلان و وعظ دیا تھا ۔۔۔ **مگر آہ** مُردہ انسانوں کی "بے حرمتی" ۔۔۔ اُن کی قبور کو برباد کرکے اس سے بھی نہ ہوئی ۔۔۔ اور جو کچھ بھی اس نے کیا وہ امام کو مکّہ، مدینہ سے جدا کر کے ۔۔۔ **یا** ۔۔۔ جدا ہونے کے بعد ۔۔۔ عراق کی سرزمین پر ۔۔۔ نہ اس سرزمین پر جہاں کے "کانٹے بھی کاٹے جانے ممنوع ہیں" ۔۔۔

مگر اِن تباہ ایمان نجدیوں نے جو کچھ کیا وہ رسولِ کریم کے جوار میں ۔۔۔ مواجہہ حضرت محبوبِ حق میں ۔۔۔ خاص ارضِ مدینہ، اور مخصوص قطعہ مقدّسہ، جنۃ البقیع میں ۔۔۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار ۔۔۔ دنیا کے کافر، نصرانی، متعصب، دشمنانِ اسلام غیر حربی حالت میں مقابر و مساجدِ اسلام و مسلمین کی تخریب سے حذر کرتے ہیں (ڈرتے ہیں) ۔۔۔ **مگر** یہ عاملینِ حدیث، امن و اطمینان کے عہد میں، دھڑا دھڑ مساجد و مقابر مسمار کرتے چلے جاتے ہیں ۔۔۔ اور ان بے حیاؤں کی چتون میلی نہیں ہوتی ۔۔۔ فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ۔۔۔ عراقیوں میں کچھ وہ بھی تھے، اور کربلا کے کارزار میں ایسے بھی عراقی و شامی نکل آئے تھے۔ جنہیں بیکس سیّد مسافروں پر رحم آگیا تھا ۔۔۔ اور شقی سے سعید ہو گئے تھے ۔۔۔ **مگر** اِن نجدی یزیدیوں میں ایک سے ایک بڑھ کر ظالم ہے ۔۔۔ اور مسلسل قتل و غصب، فسق و فجور، ظلم و تعدی کے بعد بھی ان میں ایک سعید روح، رحم و ایمان کی تڑپ انصاف و انسانیّت کا جذبہ دکھانے والی نہیں ۔۔۔ یزید نے جو کچھ کیا اوّل دِن سے بالاعلان کہہ کر ۔۔۔ فوجی اجتماع کے ساتھ کیا ۔۔۔

مگر اِن بزدل نجدیوں نے جو کچھ کیا فریب سے ۔۔۔ مکر سے ۔۔۔ جھوٹ بول کر ۔۔۔ دغا بازی کر کے کیا ۔۔۔ کل کی بات ہے کہ ابنِ سعود کے اعلانات گونج رہے تھے کہ میں حجاج میں شاہ بنکر رہنے کیلئے نہیں آیا ہوں ۔۔۔ بلکہ فقط غدّار و ظالم شریف کے مظالم و جرائم کا خاتمہ کرنے کو بڑھا اور لپکا ہوں ۔۔۔ رہی حجاز کی شاہی وہ جمہور کی ہو گی پھر اعلان دیا کہ مدینہ پاک کے آثار و شعائر محفوظ رہیں گے ۔۔۔ **مگر** دنیا نے دیکھ لیا کہ کس طرح تدریجی مگر مسلسل فریب کاری و دغا بازی سے کام لیا گیا اور نصرانی اہلِ سیاست کے وعدے اور اُن کی جیسی چالیں چل کر ملّت کو پراگندہ ۔۔۔ اُمّت کو منتشر ۔۔۔ عظمت حرمین کو تباہ و برباد کیا ۔۔۔ حجاز کا بادشاہ بھی بن گیا ۔۔۔ اور اپنی نامقبول ۔۔۔ اور ناجائز ملوکیّت کا سکّہ بھی چلانے لگا ۔۔۔ اور تعصب و تقشف وہابیت کی اعتقادی دعاوی گستاخیاں کر کے وقار و عظمت حرمین کو بھی ڈھانے لگا ۔۔۔ تم نے سُنا ۔۔۔ یا ۔۔۔ نہیں؟ کہ حکم دیدیا گیا ہے کہ حاجیوں کی واپسی کے بعد گنبد خضرا اور شبکۂ مقدسہ جو بیکسوں کا سہارا ۔۔۔ اور عاشقوں کے لئے نقاب چہرۂ حبیب ہے ۔۔۔ چھپا دیا جائے ۔۔۔ پہلا قدم یہ حکم امتناعی ہے ۔۔۔ جو روضۂ مقدسہ کی جالیوں (شبکہ) کو ہاتھ نہ لگائے اس کعبۂ حقیقت، اور قبلہ کعبۂ عبادت کی طرف متوجہ ہو کر دعا کرنے کے جبر و تشدد سے روکا گیا ہے ۔۔۔ **بتاؤ!** یزید، حجاج بن یوسف، یا شریف حسین ۔۔۔ کسی ظالم و جابر نے بھی ایسا کیا تھا؟ ۔۔۔ اور ایسی مداخلت فی الاعتقادیات کر کے کوئی بھی متقی مدعی عمل کتاب و سنّت ہوا تھا ۔۔۔ ؟ ۔۔۔ میرا دِل جل رہا ہے اور میں ابنِ سعود کو دعوتِ مباہلہ دے رہا ہوں ۔۔۔ اور نجدی یزیدیّت کو عراقی و شامی یزیدیت سے موجودہ دور ابتلا میں سخت تر جانتا ہوں ۔۔۔ اور ہر اُس شخص سے جو محرم میں کربلا والے اماموں کے غم منائے التجا کرتا ہوں کہ وہ **دعا** کرے کہ نجدیوں سے امام عالیمقام شہیدِ کربلا کے جدّ فخرِ اوّلین و آخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا روضہ محفوظ رہے ۔۔۔ اور دنیا سے یہ نشانِ رحمت نہ مٹنے پائے اور اسکے مٹانے کے آرزومند اصحاب فیل کیطرح مِٹ جائیں ۔۔۔ اے کربلا والوں کی پاک روحوں کہہ دو ۔۔۔ آمین ۔۔۔ جو قابل تھے دار و رسن کے! ہاتھ میں انکے دار و رسن ہے!

Marfat.com

اقتصابات :

از ' مفاهیم یجب أن تصحح ' ۔ تالیف : فضیلت الشیخ محمد علوی المالکی المکی الحسنی

آثار نبویہ کی حفاظت کے بارے میں ملک فہد بن عبد العزیز کا موقف

یہ موقف اس قابل ہے کہ تاریخ میں اس کو محفوظ کیا جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسجد قباء کی توسیع کا نقشہ ملک فہد نے دیکھا تو دیکھا کہ اس کی وجہ سے پرانے آثار مسجد ختم ہو جائیں گے تو انہوں نے حکم دے دیا کہ اس نقشہ کو ختم کر دیا جائے اور نئے سرے سے اس طرح نقشہ بنایا جائے کہ منبر و محراب کے پرانے آثار باقی رہیں یا یں طور کہ مسجد کے دونوں جانب اور پچھلے حصہ کی طرف توسیع ہو تاکہ بعد میں آنے والے مسلمانوں کو مسجد کی اصلی جگہ اور آثار نبویہ شریفہ معلوم رہیں۔ اور ملک نے یہ بھی فرمایا کہ خیر یہ ہے کہ مسجد میں زیادتی کی جائے اور اس کو زائل نہ کیا جائے۔

ملک کے اس عظیم موقف کا ہمارے دلوں پر بڑا اثر ہے۔ کیونکہ اس میں اثار اسلامیہ قدیم کی محافظت کی طرف اشارہ ہے۔ اس قصہ کو سعودی اخبارات مثلاً " المدینہ ، الندوہ نے بروز ہفتہ مورخہ ۱۷ صفر ۱۴۰۵ھ میں مفصل شائع کیا ہے۔

المحافظة على الآثار النبوية من رسالة جلالة الملك فهد بن عبد العزيز

وهنا موقف عظيم يستحق التسجيل للامانة والتاريخ وهو ان جلالة الملك فهدين عبد العزيز لما اطلع على المخططات المرسومة لبناء توسعة مسجد قباء ورأى ان معالم المسجد الحالى القديمة ستزول داخل التوسعة الجديدة، أمر جلالته حفظه الله بإلغاء المخطط الموضوع واعداد مخطط جديد يبقى على المنبر والمحراب . والمعالم القديمة بحيث تمتد التوسعة من جانبى المسجد ومن خلفه ليتعرف المسلمون جيلا بعد جيل على الأماكن الأصلية والآثار النبوية الشريفة .وقال جلالته : من الخير أن تزيد فى مساجد الله ولا تزيل . وكان لهذه اللفتة السامية الكريمة من جلالته أعمق الأثر فى نفوسنا بما فيها من دلالة الحفاظ على معالم ــ التراث الإسلامى وتخليده .

وقد نشرت الجرائد السعودية بالتفصيل هذه المقابلة . والحديث فى الاعداد الصادرة يوم السبت ١٧ صفر ١٤٠٥ هـ مثل جريدة « المدينة » و « الندوة » .

* * *

Marfat.com

از: 'عالم اسلام پر سامراجیت کے بھیانک سائے'۔ تالیف : قاری محمد میاں مظہری دہلوی

سعودی جابروں سے کروڑہا فرزندانِ توحید کا سوال

آج عقیدتوں کی دنیا سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے؟ کیا مولد النبی کی دیواریں لائق توقیر نہ تھیں؟ اس کی زمین محبتوں کی بوسہ گاہ نہ تھی؟ مولد فاطمہ کے بام و در قابلِ تکریم نہ تھے؟ خدا کے آخری نبی کا عبادت خانہ اور وحی الٰہی کا مقام نزول باعث عزت و تکریم نہ تھا؟ کیا اسلام کی اولین خاتون اور ان کا قبہ قابل تکریم نہ تھا؟ کیا اُم ہانی کا نام لائق التفات نہ تھا؟ اگر تھا اور یقیناً تھا تو ان مقامات مقدسہ کے بقا اور تحفظ کا معقول اور مناسب انتظام کیوں نہیں کیا گیا۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ دولت کی فراوانی نے عقیدوں میں افلاس پیدا کر دیا ہے۔ شاہراہوں کی کشادگی نے دلوں میں تنگی پیدا کر دی ہے، عمارتوں کی بلندی نے عقیدتوں میں پستی پیدا کر دی ہے، ایرکنڈیشنڈ مکانات کی اقامت نے ان مکانوں کی عظمت و تقدس ختم کر دی ہے۔ بجلیوں کے رنگین ٹیوب بلب نے محبتوں کی دنیا کو تاریک کر دیا ہے، اُجالا کاروں کی صبا رفتاری نے ایمان کے جذبات کو سست کر دیا ہے اور وسعتِ حرم کی مہم نے صاحب حرم کی عظمت و محبت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو دنیا کان کھول کر سن لے کہ ان کے گنہگار غلاموں کو پرشکوہ عمارتیں نہیں ان کے قدموں سے لگا ہوا کھنڈر چاہیئے، صاف شفاف سڑکیں نہیں ان کے قدموں کی دھول اور خاکِ رہ گزر چاہیئے، صفا و مروہ کا سائبان نہیں اسلام کی اولین خاتون کے مزار پاک کے قبہ اقدس کا سایہ چاہیئے، تیز بلب نہیں سیدہ طاہرہ کی مقدس چکی کا ٹکڑا چاہیئے، کوئی عبد العزیز نہیں اُم ہانی کے نام کی عظمت چاہیئے، خدا کے لیے اپنی تمام مادی آسائشیں و سہولتیں لے لو، ہماری روحانی یادگاریں اور ایمانی نشانیاں دے دو۔

وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پہ تھے
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور انہیں

(ماہنامہ استقامت کان پور شوال ۹۸ھ)

Marfat.com

اقتصابات :

از ' سعودی مطبوعہ ، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ ھ۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کی زیارت کو ممنوع قرار دینے کے لئے غیر مقلد سعودیوں کا بے ادب ، گستاخانہ اور غلط فتویٰ ، تاریخ اجراء ۳/ ۳/ ۱۴۱۹ ھ۔

إسلاميات

لا يجوز السفر لزيارة قبر آمنة

صدرت فتوى من اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء برقم ٢٠٣٦١ وتاريخ ٣/٣/١٤١٩هـ بعدم جواز السفر لزيارة قبر آمنة أم النبي - صلى الله عليه وسلم - ولا التردد عليه، وفيما يلي نص الفتوى:

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.. وبعد،

فقد اطلعت اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء على ما ورد إلى سماحة المفتي العام من المستفتي/ ع. ن. ف. من جدة والمحال إلى اللجنة من الأمانة العامة لهيئة كبار العلماء برقم (١٤٧٤) وتاريخ ١٩/٢/١٤١٩هـ.

وقد سأل المستفتي سؤالا هذا نصه: كثر في الآونة الأخيرة التردد على قبر آمنة أم النبي - صلى الله عليه وسلم - في الأبواء بحجة أن النبي - صلى الله عليه وسلم - زاره فهل زيارته سنة أو لا، وهل كان الصحابة والسلف الصالح يزورونه، وهل زاره النبي - صلى الله عليه وسلم - مرة واحدة أو مرات. نرجو الإجابة الشافية فالأمر مشكل جداً، لأن بعض الناس يترددون عليه الآن بشكل ملفت للنظر، وفقكم الله ونفع بكم الإسلام والمسلمين.

وبعد دراسة اللجنة للاستفتاء أجابت بأن المعروف أن النبي - صلى الله عليه وسلم - إنما زار قبر أمه مرة واحدة واستأذن ربه أن يستغفر لها فلم يأذن له، ولم يعرف عنه - صلى الله عليه وسلم - أنه كرر الزيارة لقبر أمه بعد ذلك. ولم يعرف عن الصحابة والسلف الصالح - فيما نعلم - أنهم زاروا هذا القبر أو ترددوا عليه أو سافروا إليه، لأن السفر لزيارة القبور منهي عنه لأنه من وسائل الشرك. قال - صلى الله عليه وسلم: «لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد» فالسفر لزيارته لا يجوز كسائر القبور للحديث المذكور. وإذا انضاف إلى ذلك طلب الحوائج من صاحب القبر أو الاستغاثة به فهذا شرك أكبر مخرج من الملة.

فالواجب على المسلمين التمسك بالسنة والابتعاد عن البدعة وعن الشرك ووسائله. وفق الله الجميع للعلم النافع والعمل الصالح، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

عضو: عبدالله بن عبدالرحمن الغديان

نائب الرئيس: عبدالعزيز بن عبدالله ... آل الشيخ

عضو: بكر بن عبدالله أبو زيد

عضو: صالح بن فوزان الفوزان

الرئيس: عبدالعزيز بن عبدالله بن باز

«دعاء السفر»

«الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر، سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا لمنقلبون»

«اللهم إنا نسألك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى، اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده، اللهم أنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل، اللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر، وكآبة المنظر وسوء المنقلب في المال.. والأهل.. والولد».

الشيخ ابن عثيمين: العائلة أحق من غيرها بإدخال السرور

قال عضو هيئة كبار العلماء الشيخ محمد بن صالح العثيمين: ان العائلة أحق من غيرها بإدخال السرور والأنس، مشيرا سماحته في معرض رده على سؤال حول قيام الأزواج بترك عوائلهم طيلة أيام الإجازة وانشغالهم بأصحابهم - إلى أن العوائل لو اجتمعت وخرجوا في نزهة لكان هذا خير وأولى، بشرط أن لا يكون هناك اختلاط بين الرجال والنساء. وأبان سماحته أن مثل هذا الأمر يعد سوء تصرف وهو غير محمود وقد قال - صلى الله عليه وسلم: «وابدأ بمن تعول» هذا في المال وحتى في غيره فالأهل أحق.

وأشار سماحته إلى أنه إذا كان الأهل لا يريدون الخروج وخرج الرجل مع أصحابه وصار يأتي إلى أهله في اليومين أو في الثلاثة وفي كل يوم فإن هذا لا بأس به ولا ضيق على الإنسان فيه

Marfat.com

تردید :

علامہ مفتی عبدالعزیز حنفی۔ دارالعلوم امجدیہ۔ کراچی۔

الا ان السفر لزيارة قبر امنه يجوز

زيارة القبور امر مستحب من السنه كما فى الصحيح لمسلم عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها هذا الحديث واضح فى استحباب زيارة القبور لان النبى صلى الله عليه و سلم قد امر و ادنى درجه الامر الاستحباب و عليه الجمهور و قد ادعى بعض عليه الاجماع- بل حكى ابن عبدالبر عن بعضهم وجوبها(انظر الى الكتاب)- اما قول النبى صلى الله عليه وسلم كنت نهيتكم عن زيارة القبور فان هذا النهى فى ابتداء عهد الاسلام اما متى دار رحى الاسلام و هدم قواعد الشرک و قد رسخت عقائد الاسلام فى اذهان المسلمين فامر النبى صلى الله عليه و سلم بزيارة القبور - والنبى صلى الله عليه و سلم قد امر باتيان اهل البقيع و باستغفارهم كما فى الصحيح لمسلم عن محمد بن قيس بن مخرمه بن عبدالمطلب انه قال يوما الا احدثكم عنى و عن امى قال فظننا انه يريد امه التى ولدته قال قالت عائشه الا احدثكم عنى و عن رسول الله صلى الله عليه و سلم قلنا بلى قال قالت لما كانت ليلتى التى كان النبى صلى الله عليه و سلم فيها عندى انقلب فوضع رداء ه و خلع نعليه فوضعهما عند رجليه و بسط طرف ازاره على فراشه فاضطجع فلم يلبث الا ريث ما ظن ان قد رقدت فاخذ ردائه رويدا و انتعل رويدا و فتح الباب رويدا فخرج ثم اجافه رويدا وفجعلت درعى فى راسى واختمرت و تقنعت ازارى ثم انطلقت على اثره حتى جاء البقيع فقام فاطال القيام ثم رفع يديه ثلاث مرات ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر فاحضرت فسبقته فدخلت فليس الا ان اضطجعت فدخل فقال مالک يا عائش حشيا رابيه قالت قلت لا شئى قال لتخبرينى او ليخبرنى اللطيف الخبير قالت قلت يا رسول الله بابى انت و امى فاخبرته قال فانت السواد الذى رايت امامى قلت نعم فلهدنى فى صدرى لهدة اوجعتنى ثم قال اظننت ان يحيف الله عليک و رسوله قالت مهما يكتم الناس يعلمه الله نعم قال فان جبريل عليه السلام اتانى حين رايت فنادانى فاخفاه منک فاجبته فاخفيته منک ولم يكن يدخل عليک و قد وضعت ثيابک و ظننت ان قد رقدت فكرهت ان او قظک و خشيت ان تستوحشى فقال ان ربک يامرک ان تاتى اهل البقيع فتستغفر لهم و بهذه الاحاديث ثبتت زيارة القبور- واما السفر لزيارة قبر امنه ام النبى صلى الله عليه و سلم كيف لا يجوز لان النبى صلى الله عيه و سلم قد سافرالى الابواء لزيارة امه الكريمه امنه الذى كان بين المكه والمدينه كما فى صحيح لمسلم عن ابى هريرة قال زار النبى صلى الله عيه وسلم قبر امه فبكى و ابكى من حوله فقال استاذنت ربى فى ان استغفر لها فلم يوذن لى و استاذنت فى ان ازور قبرها اذن له زيارة امه ولم يوذن الاستغفار لان امه لم ترتكب الشرک المعصيته لان والديه الكريمين فى زمان فترة و لذا لم يئوذن له الاستغفار ولو كانت غير مسلمه لم يوذن له زيارة قبر امه لان الله تعالى منع الصلاة على جنازة الكافر والقيام عليه كما فى التنزيل ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره الايه- فثبت انها ليست بكافرة قد عرض على بعض طلبه العلم الفتوى عن هذه المسئله التى صدرت من اللجنه الدائمه للبحوث العلميه والافتاء برقم٢٠٢٦ تاريخ ٣-٣-١٤١٩ھ بعدم جواز السفر لزيارة قبر امنه ام النبى صلى الله

Marfat.com

علیہ و سلم۔ ما هذه بفتوی بل هی ضلاله و غوایه وافتراء علی الشریعه الاسلامیه السمحاءواستدل بحدیث لا تشد الرحال الا الی ثلثه مساجد علی عدم جواز السفر لزیارة القبور۔ فاقول الاستدلال بهذا الحدیث علی عدم جواز السفر لزیارة القبور غلط باطل مردود بل الحق ان الزیارة مامور بها ثابت بحدیث "کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها" اما الحدیث المستدل فی من یعتقد الفضیله والثواب فی غیر هذه المساجد الثلاثه و شد الرحال الی غیر هذه المساجد الثلاثه فهذا منهی و فی الحدیث المذکور انما ورد فیها عن الشد لغیر الثلاثه من المساجد لتماثلها لو سلم هذاالاستدلال بطل السفر لطلب العلم والتجارة وزیارة الاخوان نحو ذالک واحسن محامل هذا الحدیث ان المراد منه حکم المسجد فقط لا غیرها یعنی لا یشد الرحال الی مسجد من المساجد غیر هذه الثلاثه فاما قصد غیر هذه المساجد من الرحله فی طلب العلم و فی التجارة والتنزه و زیارة الاخوان و نحو ذالک فلیس داخلا فی النهی و قول المجیب "و لم یعرف عن الصحابه او عن السلف الصالح الی اخره" لیس من الحجج الشرعیه لیس السفر و الزیارة النبی صلی الله علیه وسلم و لو مرة واحدة تکفی لسنیه هذا العمل کما ذکر بنفسه فی فتواه و النبی صلی الله علیه وسلم و الصحابه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین یاتون لزیارة قبر سیدنا حمزة فی کل سنه۔ و لصلحاء و الاسلاف و العلماء العظام کانوا یسافرون لزیارة القبور مثلا من الائمه الاربعه ان الامام الشافعی سافر لزیارة قبر الامام الاعظم ابی حنیفه و غیره۔ هذه النبذة مختصرة من الدلائل الشرعیه لسفر زیارة القبور کافیه شافیه لطبائع السلیمه و علی المسلمین کافه ان یتجنبوا من الفتوی الضلاله التی طبعت فی جریدة المذکورة و ان یحفظوا انفسهم ان یجنبوا انفسهم من الطعن فی عرض النبی و امه صلی الله علیه و سلم والله ولی التوفیق وهو الهادی الی سواء السبیل ۔

خادم العلم و العلماء عبدالعزیز بن غلام محمدحنفی

دارالافتاء دارالعلوم امجدیه شارع عالمغیر کراچی

فی ۲۸ ذی القعدة ۱۴۱۹ھ' ۱۷ اذار ۱۹۹۹ء

دارالعلوم امجدیه

Marfat.com

[illegible] تھا ـ سعودیہ عربیہ میں مورخہ ۱۳/۳/۱۴۱۲ھ کو اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء کی طرف سے حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کیلئے سفر کرنے کے ناجائز ہونے پر فتویٰ جاری کیا گیا جس کا عنوان یہ ہے

"لا یجوز السفر لزیارۃ قبر آمنة"

مذکورہ فتویٰ میں سفر کے ناجائز ہونے پر صحابہ کرام اور سلف کے عمل اور دو حدیثوں سے استدلال کیا گیا ہے حدیثیں یہ ہیں

(۱) لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد المسجد الحرام ومسجدی ہذا والمسجد الاقصیٰ (بخاری و مسلم) ترجمہ رحال نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ امام غزالی نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا جس کو علامہ شامی نے رد المحتار میں نقل کیا والمعنی کما افادہ فی الاحیاء انہ لا تشد الرحال لمسجد من المساجد الا لھذہ الثلاثة لما فیها من المضاعفة بخلاف بقیة المساجد فانها متساویة فی ذلک فلا یرد انه قد تشد الرحال الی غیر ذلک کصلة رحم وتعلم علم وزیارة المشاہد کقبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقبر الخلیل علیہ السلام وسائر الائمة (ج ۱ ص ۵۵۱ مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ) ترجمہ اس حدیث کا مفہوم امام غزالی نے احیاء میں بیان فرمایا یہ ہے کہ ان مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کیلئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ ان تینوں مساجد میں نیکیوں میں مضاعفہ اور زیادتی ہے اور بقیہ مساجد اس میں برابر ہیں لھذا یہ اعتراض نہیں ہو گا کہ صلہ رحمی اور علم حاصل کرنے اور مزارات کی زیارت کرنے جیسے حضور علیہ السلام کی مزار انور اور حضرت خلیل علیہ السلام کی مزار انور کیلئے سفر کیوں کیا جاتا ہے یعنی اس حدیث میں مزارات کی زیارت اور صلہ رحمی اور علم حاصل کرنے کیلئے سفر سے منع ہی نہیں کیا گیا لھذا ان کی طرف

سفر کو منع کرنے پر اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے۔ معلوم ہوا مسعودی فتوی میں سیدہ آمنہ کی مزار کیلئے سفر کرنے پر ممانعت کیلئے اس حدیث سے استدلال غلط ہے لھذا سیدہ آمنہ کی قبر کی زیارت کیلئے سفر کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

دوسری حدیث جس سے مذکورہ فتوی میں سیدہ آمنہ کی قبر انور کیلئے سفر کرنے کو ناجائز ثابت کیا گیا ہے وہ یہ ہے

۱۷۶۳ - عن ابی هریرة قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امه فبکی وابکی من حوله فقال استأذنت ربی ان استغفر لها فلم یؤذن لی واستأذنته فی ان ازور ها فاذن لی فزوروا القبور فانها تذکر الموت (مسلم) ترجمہ حضرت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی پس آپ روئے اور اپنے ارد گرد لوگوں کو رلایا پھر فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کیلئے استغفار کی اجازت مانگی مجھے اجازت نہیں دیگئی اور میں نے انکی زیارت کی اجازت مانگی تو اللہ تعالی نے اجازت دیدی پس قبروں کی زیارت کیا کرو پس بے شک قبروں کی زیارت کرنا موت کو یاد دلاتا ہے۔

الفاظ سے اس حدیث پاک کے الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کرنے کا امت کو حکم فرمایا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا مجھے والدہ ماجدہ کی زیارت کی اجازت دیدی گئی اور تم قبروں کی زیارت کیا کرو واضح ہے اُن قبوروں میں سیدہ آمنہ کی قبر بھی ہے جنکی زیارت کا حکم ہے اور خود بھی فرمارہے ہیں مجھے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت دیگئی ہے جب آپ کو اجازت ہے تو اُمت کیلئے منع کہاں سے ثابت ہے بلکہ اُمت کو فزوروا سے حکم دیا جا رہا ہے اور فانها سے ترغیب دی جارہی ہے لھذا مذکورہ فتوی میں اس حدیث شریف سے زیارت سیدہ آمنہ کی قبر کے سفر کیلئے منع سمجھا کسی صورت میں مفہوم نہیں ہے جب زیارت کی اجازت بلکہ حکم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ جل جلالہٗ　　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم

زیر اہتمام: جامعہ ابی حنیفہ ٹرسٹ : بلاک ۱۵، گلستانِ جوہر، کراچی

JAMIA ISLAMIA MADINATUL ULOOM

UNDER THE MANAGMENT OF JAMIA ABI HANFIA(TRUST) BLOCK-15, GULISTAN-E-JOHAR KARACHI. TEL :

تو سفر کرنے کی بھی اجازت ہے کیونکہ سفر زیارت کو لازم ہے بغیر سفر زیارت ممکن نہیں ہے اسلئے یہ کہنا کہ زیارت کیلئے سفر کرنا جائز نہیں ہے بالکل غلط ہے ۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ صاحبہ ایمان تھیں اور انکی زیارت کیلئے سفر بھی جائز ہے ورنہ غیر مسلم کی قبر کی زیارت کیلئے تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے قرآن مجید میں ہے ولاتقم علی قبرہ کافر کی قبر پر مت کھڑے ہو ۔ اگر نعوذ باللہ آپ صاحبہ ایمان نہ ہوتیں تو حضور علیہ السلام کو انکی قبر انور پر جانے کی اجازت نہ دی جاتی ۔

اس حدیث شریف میں حضور علیہ السلام کو اپنی والدہ ماجدہ کیلئے استغفار کی اجازت نہیں دی گئی اسکی وجہ علماء نے یہ لکھی ہے چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا گناہوں سے پاک تھیں اسلئے استغفار کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ استغفار کی اجازت سے ان کے گنہگار ہونے کا وہم ہوتا یا یہ وہم ہوتا کہ نعوذ باللہ آپ غیر مسلم تھیں اور حضور علیہ السلام کے استغفار کی وجہ سے آپ کی نجات ممکن ہوئی ۔

سعودی فتویٰ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ صحابہ اور سلف سے سیدہ آمنہ کی قبر کی زیارت کیلئے جانا ثابت نہیں ہے یہ نہایت بڑا بہتان ہے خود حدیث شریف کے لفظوں میں ہے وابکی من حولہ تو من حولہ صحابہ کرام ہی تو تھے پھر صحابہ کرام اور محسنین جاتے رہے صرف موجودہ حکومت کے دور میں زیارت پر پابندی کی وجہ سے لوگ نہیں جاتے

سعودی فتویٰ میں یہ بھی ہے کہ قبور کی زیارت شرک کا وسیلہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ مفتی موصوف نے اس ایک جملہ میں جملہ مومنین کو شرک کے وسائل کا مرتکب قرار دے دیا تھی کہ اسکے فتویٰ کی زد میں خود حضور علیہ السلام بھی آجاتے ہیں ۔ خود حضور علیہ السلام ہر سال شہداء احد کی قبروں کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے تھے ۔

Marfat.com

٥ ابن شیبہ نے روایت کیا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قبور الشہداء باحد علی راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار (لباب المناسک) ترجمہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کی ابتداء میں احد کے شہداء کی قبروں کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے تمہارے اوپر سلام ہو تمہارے صبر کی وجہ سے اور آخرۃ اچھا گھر ہے۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد (مسلم) ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب میری باری رات ہوتی تھی رات کے آخری حصہ میں جنت البقیع کی طرف نکل جاتے تھے اور فرماتے تھے اے قوم مؤمن تم پر سلام ہو تم جن امور کو مؤجل سمجھتے تھے وہ تم نے پالی ہے اور ہم ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں

حضرت عائشہ اور ابن شیبہ کی روایت سے معلوم ہوا قبروں کی زیارت مستحب اور باعث اجر و ثواب ہے شیطان کے وسائل سے نہیں ہے۔

موجودہ سعودی حکومت کے علماء عبادت اور تعظیم کے فرق کو نہیں سمجھ سکے اس لئے وہ ہر تعظیم کے عمل کو شرک اور کفر قرار دیتے ہیں اور ان کم فہمی یا کج فہمی کی وجہ سے امتِ مسلمہ کو مشرک سمجھتے ہیں

Marfat.com

یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم

زیر اہتمام: جامعہ ابی حنیفہ ٹرسٹ: بلاک ۱۵، گلستانِ جوہر، کراچی

JAMIA ISLAMIA MADINATUL ULOOM

UNDER THE MANAGMENT OF JAMIA ABI HANFIA(TRUST) BLOCK-15, GULISTAN-E-JOHAR KARACHI. TEL: 811919۵

اور توصیف انبیاء اور اولیاء سے مرتکب ہو کر خود کفر کا ارتکاب کرتے ہیں۔

مذکورہ فتوی میں اولیاء کرام اور انبیاء عظام اصحاب قبور سے طلب حوائج اور انکے ساتھ استغاثہ کو شرک اکبر کہا گیا ہے۔ العیاذ باللہ تعالی۔

قرآن مجید میں ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما (۵/۶۴/ نساء)

ترجمہ اور اگر بے شک وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں پس اللہ تعالی سے استغفار کریں اور رسول بھی ان کیلئے استغفار کریں بے شک وہ اللہ تعالی کو توابا اور رحیم پائیں گے۔

اس آیت کے ماتحت مفسرین نے حضور علیہ السلام سے مدد طلب کرنے اور استغاثہ کرنے کے جواز پر متعدد روایات نقل کی ہیں۔ بے چارے سعودی علماء کو شرک کے مفہوم کا بھی نہیں پتہ اللہ تعالی ان کو سمجھ عطا فرمائے۔ حررہ مفتی محمد رفیق حسنی عفی عنہ دار الافتاء جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر بلاک ۱۵ کراچی

محمد رفیق حسنی عفی عنہ

۲۸-۱۱-۱۴۱۹ھ

17.3.99

Marfat.com

اقتصابات :

وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان میاں محمد نواز شریف کا ۱۹۹۸ء میں تحریر کردہ پیش لفظ
از مجموعہ کلام بشیر حسین ناظم 'جمال جہاں فروز'

و

پیشوائی

مؤقر و محتشم وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف مدظلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نعت سنتِ ربانی ہے۔ جب کسی مقتدر ہستی کو تمام عمدہ خصائل، احسن شمائل، دلکش محاسن، دلآویز محامد اور دلآرا مکارمِ اخلاق کا پیکر کہنا مقصود ہو تو اسے عربی میں **ھو نعتۃٌ** کہتے ہیں۔ جب "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" مسلمہ بات ہے تو پھر جملہ خلائق میں حضور ﷺ سے بڑھ کر لفظ **ھو نعتۃٌ** کا بہمہ وجوہ اطلاق کس پر ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے منعوت، اپنے محبوب اور محمود کی نعت **وما ارسلنٰک الا رحمتہ للعالمین** کہہ کر، **یا ایھا الرسول** کہہ کر، **یا ایھا النبی** کہہ کر، **طٰہٰ و یٰسین کہہ کر**، **یا ایھا المزمل** اور **یا ایھا المدثر** کہہ کر بیان فرمائی ہے۔ پھر کہیں **والشمس وضحٰھا** کہہ کر آپ کے چہرۂ انور کی تحسین کی، **والیل اذا سجٰی** کہہ کر آپ کی زلف عنبر بیز و طیب فشاں کا تذکرہ کیا۔ **وانک لعلیٰ خلق عظیم** کہہ کر آپ کے اخلاقِ عالیہ کی تعریف کی اور سب سے بڑی تعریف، سب سے بڑا انعام، سب سے بڑی تفضیل اور سب سے بڑی تبجیل **ورفعنا لک ذکرک** اور **ان اللّٰہ وملٰئکتہ یصلون علی النبیؐ یا ایھاالذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما** فرما کر کی۔
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد۔

اس سنت اللہ کو انبیاء و رسل علیہم السلام نے اپنایا اور اپنے اپنے اوقات میں افضل الانبیاء ﷺ کی نعت کی۔

Marfat.com

لبِ داؤد پہ نغمے تری زیبائی کے

دلِ ایوب و براہیم میں تیری تکریم

یہ سنت الٰہیہ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرامؓ نے اپنائی۔ حضور ﷺ کی دنیوی حیاتِ طیبہ میں حضرت سیدنا ابوبکرؓ، حضرت سیدنا عمرؓ، حضرت سیدنا عثمانؓ، سیدنا حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت سیدنا حمزہؓ، حضرت عبداللہ ابن رواحہؓ، حضرت کعب بن زہیرؓ، حضرت کعب الاحبارؓ، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا اور حضرت حسان بن ثابتؓ نے حضور سید لولاک ﷺ کی بارگاہ میں گل ہائے نعت پیش کئے۔ اس طرح حضور کے ناعتین مدینہ منورہ میں ۱۷۲ کے قریب تھے۔

میرے علم میں ہے کہ جب حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کو ساتھ لے کر حضرت عبداللہؓ کے مزار کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے گئیں تو ابواء کے مقام پر اپنی علالت کے دوران میں سیدِ کائنات ﷺ جن کی عمر شریف اس وقت صرف ۶ سال تھی کے لئے نعتیہ اشعار کہے۔

بارک الله فیک یا غلامی

انت مبعوث الی الانام

من ذی الجلال والاکرام

اے میرے پیارے بچے! اللہ تعالیٰ تجھے برکات سے نوازے آپ تو مخلوق کی طرف رب ذوالجلال والاکرام کی طرف سے مبعوث ہیں۔

سیرت کی کتابوں میں بعثتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام سے پانچ چھ سو برس پہلے کی کہی ہوئی نعتوں کا تذکرہ ہے۔ حمدِ حق تعالیٰ اور مجد رب العلیٰ کے بعد مسلمانوں نے جہاں کہیں بھی وہ تھے اور ہیں اپنی اپنی زبان میں نعتیں کہیں اور گل ہائے عقیدت و مودت پیش کرکے اپنی بخشش و غفران کا سامان پیدا کیا۔ لہٰذا نعت کہنا اور نعت سننا بہت بڑی سعادت ہے۔ خوش بخت ہیں وہ حضرات جو نعت کہتے ہیں، پڑھتے ہیں اور سنتے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں عربی، فارسی، اردو اور پوربی زبان میں ایسی نعتیں لکھی گئیں جنہوں نے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے دل گرمائے، ان میں جوشِ عمل پیدا کیا اور جذبۂ جہاد کے ساتھ ساتھ اسوۂ رسول پر چل کر اپنا اسلامی تشخص برقرار رکھنے کا ولولہ پیدا کیا۔

الحاج بشیر حسین ناظم کو میں پچھلے ۳۰ سال سے جانتا ہوں ۔ وہ ہمارے ہاں گیارہویں

Marfat.com

شریف کے ختم اور میلادالنبی ﷺ کی محافل میں حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی کی معیت میں نعت خوانی کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس وقت ناظم صاحب اپنے دورِ عنفوان میں تھے۔ ان کی آواز نہایت ہی دلکش و دل نواز تھی۔ جو سامعین کو مسحور کر دیتی تھی۔ میں ایک گونہ مسرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ ناظم صاحب آج اہلِ علم و معارف میں اپنی علمی وجاہت اور مطالعے کی وسعت کی وجہ سے اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ وہ ایک عالمِ دین، ثقہ مصنف، مسلّم ادیب، عمدہ نقاد، معروف محقق، وقیع مترجم اور شاعرِ ہفت زبان ہیں۔ اگرچہ انہوں نے نظم و نثر میں بہت کچھ لکھا لیکن نعت گوئی ان کا خاصہ ہے۔

"جمالِ جہاں فروز" پورے دیوانِ غالب کی غزلوں کے اوزان و بحور پر کہی گئی نعتوں کا نہایت ہی وقیع مرقع ہے۔ جس طرح غالب مرحوم نے پوری علمی سج دھج اور غزلیہ اسلوب کے ساتھ غزلیں کہیں، دو صدیوں کے بعد اسی طرح بشیر حسین ناظم نے نعت کی جملہ کیفیات کو دل پر وارد کرکے بارگاہِ رسالت میں گل ہائے نعت پیش کئے ہیں۔ بشیر حسین ناظم کی کاوش "جمالِ جہاں فروز" میری نگاہ میں بلاشبہ بیسویں صدی کا شاہکار ہے۔ میں اس دور کے غالبِ نعت بشیر حسین ناظم کو اس ادبی و علمی کارنامے پر دلی مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ نعتوں کا یہ گلدستہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں شرفِ قبولیت پانے کے بعد ان کے لئے توشۂ عقبیٰ اور سامانِ عفو و غفران بنے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

اللھم صل علیٰ محمّد امی المختار

نواز شریف

محمد نواز شریف
وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۳ جولائی ۱۹۹۸ء
اسلام آباد

Marfat.com

جماعتِ اہلسنّت پاکستان کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے زیر اہتمام ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری والدہ معظمہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مقدس کی سعودی اہلکاروں کے ہاتھوں شہید کئے جانے کی شدید مذمت کی گئی۔ اجلاس میں حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کے مزار پر انوار کو بلڈوزر کے ذریعے منہدم کرنے پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ سرکاری طور پر مسلمانان پاکستان کے جذبات سے سعودی حکومت کو آگاہ کرے۔ اس ظلم عظیم کے خلاف باقاعدہ احتجاج نوٹ کرائے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ سعودی حکومت نے اس ظالمانہ اقدام کے ذریعے مسلمانان عالم کی اکثریت کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچائی ہے۔ سعودی حکومت نے یہ اقدام کر کے اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف یہ کہ اذیت پہنچائی بلکہ قہر خداوندی کو بھی دعوت دی ہے اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے قہر اور غضب سے نہیں بچ سکیں گے۔ پورے عالم اسلام کو اس واقعے کی مذمت کرنی چاہیے اور معلوم کیا جانا چاہیے کہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے جسد اطہر کو سعودی حکومت نے کہاں منتقل کیا ہے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔ مولانا شاہ تراب الحق قادری، امیر جماعت اہلسنت کراچی، مولانا غلام [illegible] قادری، مولانا ابرار احمد رحمانی، حاجی محمد حنیف طیب، مولانا ذکاء الدین قادری، مولانا صلاح الدین ہاشمی، مولانا محمد ابراہیم نعیمی، مولانا وزیر محمد رحمانی، مولانا عاشق حسین سعیدی، مولانا صوفی حامد حسین، مولانا اکرم [illegible]، مولانا سید عبدالوہاب قادری، مولانا کامران قادری، محمد حسین لاکھانی، مولانا سید محمود حسین

[illegible]
جاری کردہ۔ شعبہ نشر و اشاعت
جماعت اہلسنت کراچی

دفتر - ۸ محمد حسین بلڈنگ یوسف اسٹریٹ نزد پاکستان چوک شاہراہ لیاقت کراچی پاکستان فون 2620222

قرارداد :

صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری، مرکزی کنوینر عالمی تنظیم اہلسنت کی قرارداد

Sahibzada
Pir Muhammad Afzal Qadri
Markazi Convenor
AALMI TANZIM-E-AHL-E-SUNNAT
Nazim-e-Aala:
JAMIA QADRIA ALMIA & SHARIAT COLLEGE (G)
Nake Abad Marrarian Sharif,
By Pass Road, Gujrat. (Pak.)
Ph: (04331) 521401 Fax : 521402

صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری
مرکزی کنوینر: عالمی تنظیم اہلسنت
ناظم اعلیٰ: جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج (طالبات)
نیک آباد، مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون 521401 فیکس 521402 (04331)

Date: .... مورخہ ....

ہر غیرت مند مسلمان کے نام بالخصوص مشائخ و علماء اہل سنت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کی خدمت میں نہایت دکھ اور ناقابل برداشت صدمے کیساتھ لکھ رہا ہوں کہ حجاز مقدس میں اوہ کے مقدس مقام پر مسلمانوں کے آقا ومولیٰ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک اکھیڑ دی گئی ہے اور وہاں کے ایک مطوع (وہابی مذہبی لیڈر) نے سید محمد اخلاق آف کراچی اور دیگر زائرین کو بے حد برا بھلا کہا ہے اور بکواس کی ہے کہ تم کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ کیلئے آتے ہو وہاں ثواب کچھ نہیں ہم اسے نکال کر لے جا چکے ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک

یقیناً یہودیوں نے سعودی وہابیوں کے ذریعے مسلمانوں سے اپنی پرانی شکستوں کا بدلہ لیا ہے اب دیکھتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ کے غلاموں کا ردعمل کیا ہوتا ہے یہ مسلمانوں کی سخت آزمائش ہے۔

عالمی تنظیم اہل سنت نے ابتداءً درج ذیل اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا

۱۔ 19 مارچ 1999ء کو اجتماعات جمعۃ المبارک میں اس دردناک سانحہ کے خلاف سخت احتجاج کیا جائے۔

۲۔ 14 اپریل 1999ء بروز بدھ 1 بجے دن اسلام آباد میں ہزاروں مشائخ و علماء اور شمع رسالت کے پروانے سعودی سفارت خانہ پہنچ کر سعودی سفیر کو شاہ فہد کے نام ایک یادداشت پیش کریں گے۔

آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ بالا دونوں پروگراموں کی سرپرستی فرمائیں اور ہر ممکن غیرت مندانہ اقدامات اٹھائیں اور اخبارات میں بیانات جاری فرمائیں اور شاہ فہد اور دیگر اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو ٹیلی گراموں کے ذریعے اپنے غم و غصہ سے مطلع فرمائیں اور عالم اسلام سے عموماً اور حکومت پاکستان سے خصوصاً ضروری اقدامات کا مطالبہ فرمائیں۔

نیز تمام سنی تنظیموں کو احساس دلا کر اپنا اہم دینی فریضہ انجام فرمائیں نیز اس فقیر سے فون پر رابطہ ضرور فرمائیں۔ نیز اس لیٹر کی کم از کم 100 فوٹو کاپی اپنے علاقہ میں بروقت تقسیم کرائیں۔ فقط والسلام

محمد افضل قادری

اہل سنت کا ایک ادنیٰ خادم: محمد افضل قادری
۱۳ مارچ ۱۹۹۹ء

Marfat.com

اظہار رائے:

حضرت قبلہ میاں زبیر احمد قادری ضیائی مدظلہ العالی، سجادہ نشین حضور داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ،
بانی و ناظم 'دارالفیض گنج بخش' صدام منزل بلال گنج۔ لاہور

میاں زبیر احمد

علوی گنج بخشی قادری ضیائی

اندوہناک اور روح فرسا خبر

سید محمد اخلاق صاحب معرفت طارق اکرام صاحب یہ روح فرسا اور کربناک خبر پڑھی کہ سرکار سید المرسلین ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر منور کو منہدم کر دیا گیا ہے اور ابواء شریف کی پہاڑی کی چوٹی جس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور تھی، کو کاٹ کر ایک جانب دھکیل کر گرا دیا گیا ہے۔ اس اندوہناک سانحہ کی اور اس کے ذمہ دار حکمران افراد کی پرزور مذمت کی جاتی ہے۔

حضور فخر کون ومکاں، رحمت عالمیاں، شفیع عاصیاں، رحمۃ للعالمین، سید المرسلین ﷺ جب صلح حدیبیہ کے موقع پر مقام ابواء شریف سے گزرے تو اپنی والدہ محترمہ جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربت پر تشریف لے گئے، اپنے دست اقدس سے اسے درست فرمایا اور بے اختیار چشم ہائے مبارک سے آنسو رواں ہو گئے۔ استفسار پر فرمایا: "ان کی ممتا مجھے یاد آگئی اور میں رو دیا"۔ (حوالہ حضور کی رشتہ دار خواتین صفحہ ۲۰-۲۱)

اسی کتاب میں یہ واقعہ بھی موجود ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر کفار کے لشکر میں سے بعض نے ابواء کے مقام پر حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک کو اکھاڑنے کا منصوبہ بنایا تھا، لیکن لشکر کفار کے قائدین نے اس پر عمل ملتوی کر دیا تھا۔ آپ ﷺ کے زمانے میں جو کام کفار کرنے سے باز رہے، اس کو عصر حاضر کے وہابیہ عقیدہ کے حامل نام نہاد مسلمانوں نے کر دیا۔ اس طرح ان لوگوں نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور کی بے حرمتی کر کے جناب سرکار رسالتمآب ﷺ کو کتنی تکلیف پہنچائی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ غضب خدا کے مستحق قرار پائے ہیں۔ تمام مسلمان زعماء، ادیبوں، دانشوروں کو اس روح فرسا واقعہ کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے اور سخت احتجاج کرنا چاہیے۔

میاں زبیر احمد

خاک پائے در سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی

۱۲ مارچ ۱۹۹۹ء، از شہر حضرت لاہور

Marfat.com

اظہار رائے ؛

فقیر ابو الحسان حکیم محمد رمضان علی قادری غفرلہ، سنجھورو

مختصر مسئلہ۔ اسلام ابوین کریمین حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل۔ ربنا تقبل مناانک انت السمیع العلیم O ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امتہ مسلمۃ لک وارنا من اسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم O ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم O (پ ع ۱۵)

'اور جب اٹھاتا تھا ابراھیم اس گھر (کعبہ) کی نیویں اور اسماعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب (قرآن پاک) اور پختہ علم اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا'۔ بناء کعبہ کے وقت حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا فرمائی۔ یا اللہ ہماری اولاد میں ایک مسلمان جماعت رکھنا۔ پھر فرمایا تھا اور اس مسلم جماعت میں ایک رسول ان ہی میں سے۔ یعنی یارب اپنے محبوب نبی آخر الزمان ﷺ کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا۔ اولاد حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام میں باقی انبیاء حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ ثابت ہوا کہ حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں مسلم جماعت میں انبیاء مبعوث ہوتے اور حضور علیہ الصلوۃ کے سارے آباؤ اجداد قرآن مجید کی گواہی کے مطابق مسلمان تھے۔ کوئی مشرک وکافر نہ تھا۔ حضور کے والد ماجد حضرت عبداللہ مسلمان تھے حضور کی والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ یعنی اللہ کی امانت رکھنے والی۔ دنیا کو امن دینے والی۔ ایمان والی۔ ان کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ وہ مسلمان تھے مشرکوں کافروں کے نام ایسے نہیں ہوتے۔ جو آمنہ کہہ کر ان کو کافر کہے وہ ایسا ہے جو حضور کو محمد کہہ کر ان کی مذمت کرے۔ حضرت امام بغوی محدث علیہ الرحمتہ نے یہ حدیث روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم علیہ السلام کے پتلے کا خمیر ہو رہا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں میں دعائے ابراھیم ہوں ،بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہوں اپنی والدہ کے اس نظارہ کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا اور ان کے لئے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان وقصور (محلات) ان کے لئے روشن ہو گئے۔ اس حدیث میں دعائے ابراھیم سے یہی دعا مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سید انبیاء محمد مصطفےٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا

الحمد اللہ علی احسانہ۔ (تفسیر جمل ، تفسیر خازن ، تفسیر خزائن العرفان)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وتقلبک فی السجدین (پ ۱۹ ع ۱۵) 'اور (اللہ تعالیٰ) نمازیوں میں تمہارے دورے کو دیکھتا ہے۔ تفسیر مدارک ، تفسیر جمل وغیرہ تفاسیر میں ہے کہ۔ اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ حضرت آدم وحوا علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ وآمنہ خاتون تک مومنین کے اصلاب وارحام (یعنی باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے رحموں) میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ تمام اصول آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں (خزائن العرفان)

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم (پ ۱۱ سورہ توبہ ع ۱۶)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے ہیں مسلمانوں پر

Marfat.com

بہت کرم والے مہربان ہیں

اور ایک قرءات میں انفسکم (ف پر زبر ہے) یعنی تمہارے پاس یہ عظمت والے رسول نفیس ترین جماعت میں سے تشریف لائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے والدین۔ حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ۔ رضی اللہ عنہما بلکہ سارے آباؤ اجداد اعلی مومن ہیں ، نفیس ترین پاکیزہ ہیں اور کافر نفیس نہیں ہوتا۔ بد سے بدتر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ انما المشرکین نجس (التوبہ) بے شک مشرک پلید ہیں۔ اور حضور ﷺ کے لئے ارشاد فرمایا ۔قد جاء کم من اللہ نور۔ بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا۔ تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی اپنے حبیب پاک کے نور پاک کو پلید نجس گندی پیٹھوں (پشتوں) اور رحموں (پیٹوں) میں ودیعت فرمائے۔

حدیث۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میرے آباء واجداد میں سے کبھی کوئی مرد و عورت بطور سفاح (بدکاری کے طور پر بلا نکاح) نہیں ملے اللہ تعالی مجھ کو ہمیشہ اصلاب طیبہ (پاک پشتوں) سے ارحام طاہرہ (پاکیزہ پیٹوں) کی طرف مصفی مہذب کر کے منتقل کرتا رہا جب کبھی دو شعبے ہوتے میں بہترین شعبہ میں رہا (۔ ابو نعیم۔ مواہب اللدنیہ) حدیث۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ بعثت من خیر قرون بنی ادم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ (رواہ البخاری)۔ روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں اولاد آدم میں بہترین گروہ میں بھیجا گیا یکے بعد دیگرے گروہ (یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ والد حضور صلی اللہ ﷺ تک میرا نور جس قبیلہ و خاندان میں رہا وہ ہمیشہ دنیا بھر میں تمام خاندانوں سے بہتر تھا۔ اس میں اچھی خصلتیں ، شرافت نجابت تھی اور جن کی پیٹھوں یا پیٹوں میں یہ نور رہا وہ زنا اور کفر و شرک سے محفوظ رہے از آدم علیہ السلام تا عبداللہ حضور انور کا کوئی دادا دادی ، نانا نانی کافر نہ ہوئے سب مؤحد مؤمن رہے) حتی کہ میں اس گروہ سے ظاہر ہوا جس میں سے میں پہلے سے تھا۔ اس حدیث کی شرح میں حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ و معنی خیریت محمول است بر خصائل حمیدہ و فضائل شریفہ کہ در متعارف عقلاء اہل کرم را بدان مدح کنند نہ باعتبار دین و ایمان قابو وایں در قرون ست اما آبائے کرام آنحضرت ﷺ پس ہمہ ایشاں از آدم تا عبداللہ طاہر و مطہر انداز دنس کفر رجس شرک چنانکہ فرمود بیروں آمدہ ام از اصلاب طاہرہ بارحام طاہرہ و دلائل دیگر کہ متاءخرین علمائے حدیث آنرا تحریر و تقریر نمودہ اند ولعمری ایں علے ست کہ حق تعالی سبحانہ ، مخصوص گردانیدہ ست بایں متاءخرین را یعنی علم آنکہ آباؤ اجداد شریف آنحضرت ہمہ بر دین توحید و اسلام بودہ اند واز کلام متقدمین لازم میگردد کلمات بر خلاف آن وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و تخص بہ من یشاء و خدا اجزائے خیر دہد شیخ جلال الدین سیوطی را کہ دریں باب رسائل تصنیف کردہ اند وافادہ واجادہ نمودہ ایں مدعا را ظاہر و باہر گردانیدہ است وماشاللہ کہ ایں نور پاک را در جائے ظلمات پلید نہند و در عرصات آخرت بہ تعذیب و تحقیر آباء او را مخزے و مخذول گردانند۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۹۰۔ ۴۹۱)

ترجمہ 'خیر' کے معنی خصائل حمیدہ و فضائل شریفہ پر محمول ہیں کہ عقلاء میں متعارف ہیں۔ کہ اہل کرم کی اس سے مدح کی جاتی ہے اور یہ صفات دین و ایمان کے اعتبار سے نہیں بلکہ یہ صرف خیر قرون کے معنے ہیں۔ مگر آنحضرت ﷺ کے آبائے کرام ان خصائل حمیدہ و فضائل شریفہ کہ ساتھ اس شرف سے بھی مشرف ہیں کہ یہ سب حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ (حضور کے والد ماجد) تک کفر کے میل کچیل اور شرک کی پلیدی سے پاک و پاکیزہ ہیں جیسا کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں اصلاب طاہرہ اور ارحام طاہرہ سے باہر نکلا ہوں اور اس پر اور بھی دلائل ہیں جو کہ متاءخرین علمائے حدیث نے تحریر کئے اور بیان فرمائے ہیں اور مجھے اپنی جان کی قسم! کہ یہ وہ علم ہے جو کہ حق سبحانہ ، و تعالی نے ان علمائے متاءخرین کے لئے مخصوص فرمایا ہے یعنی اس بات کا علم کہ آنحضرت ﷺ کی سارے آباؤ اجداد ، دین توحید و اسلام پر رہے ہیں (یعنی یہ سب مؤحد مسلمان ہیں) اور (بعض) متقدمین کا کلام اس کے برخلاف ہے۔ اور یہ اللہ تعالی کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہے اس سے مختص فرماتا ہے۔ اور خدا تعالی شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو جزائے خیر دے۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے والدین کریمین کے مؤحد و مسلمان ہونے کے مسئلہ میں رسالے تصنیف کئے ہیں اور اس مدعا کو ظاہر و روشن کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالی اس سے پاک ہے کہ وہ اس نور پاک کو پلید اندھیری جگہ میں رکھے اور عرصات آخرت میں حضور ﷺ کے آباء و اجداد کو عذاب دے کر اور ان کی تحقیر کر کے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو رنج پہنچائے اور شرمسار کرے۔ (انتہی کلامہ)

اس کی تحقیق علامہ عبدالعزیز علیہ الرحمتہ نے جو نبراس شرح عقائد ۵۲۶ پر درج فرمائی ہے۔ نیز اس کی تحقیق 'شامی' جلد سوم باب المرتدین میں بھی مرقوم ہے۔ نیز امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمتہ نے بھی اس موضوع پر متعدد رسالے لکھے ہیں نیز اعلی حضرت شاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمتہ نے رسالہ شمول الاسلام تصنیف کیا ہے۔ نیز امام قرطبی اور امام ناصر الدین نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمتہ نے تفسیر روح المعانی جلد ۱۹ میں زیر

Marfat.com

آیت- وتقلبک فی الساجدین نقل فرمایا کہ جو شخص ان روایات واحادیث پر مطلع ہوا جن میں حضور نے جملہ آباواجداد کی طہارت اور نکاح اسلام سے متولد ہونے کی تصریح فرمائی ہے پھر بھی حضور کے والدین کریمین کے کفر کا ہی قائل رہا تو خود اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے- اعاذ نااللہ منہ- علمائے ظواہر (ظاہر بین عالم) مندرجہ ذیل حدیث سے غلط استدلال کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہر رضی اللہ عنہما کو کافر کہتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ قال زار النبی ﷺ قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال استاء ذنت ربی فی ان استغفر لھا فلم یوذن لی واستاء ذنتہ فی ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروا القبور فانھا تذکر الموت (رواہ مسلم)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو روئے اور اپنے اردگرد والوں کو رلایا (یہ زیارت قبر انور کا واقعہ صلح حدیبیہ میں ہوا حضور ﷺ کے ساتھ ایک ہزار صحابہ تھے- آپ اپنی والدہ ماجدہ کے فراق میں روئے کہ آج وہ زندہ ہوتیں ہماری یہ شان دیکھ کر اپنا دل ٹھنڈا کرتیں صحابہ بھی حضور کے گریہ اور آپ کی والدہ کو یاد کر کے رونے لگے) پھر فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے ان کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی اجازت مانگی تو مجھے اس کی اجازت نہ دی گئی اور ان کی قبر شریف کی زیارت کی اجازت مانگی اس کی مجھے اجازت دے دی گئی- (اس جملے کی وجہ سے بعض لوگوں نے سمجھا کہ حضرت آمنہ خاتون کافرہ تھیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے لئے دعائے مغفرت سے منع کیا گیا مگر یہ محض غلط فہمی ہے کہ اگر آپ کافرہ ہوتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زیارت قبر کی بھی اجازت نہ ملتی۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی قبروں کی زیارت منع ہے- اور زیارت قبر کی اجازت ملنے سے ثابت ہوا کہ وہ مومنہ ہیں- حضور ﷺ کو دعائے مغفرت سے اس لئے منع کیا گیا کہ حضرت آمنہ بالکل بے گناہ ہیں انہوں نے احکام شرعیہ کا زمانہ پایا ہی نہیں پھر گناہ ان سے کیونکر سرزد ہوتے اور دعائے مغفرت تو گنہگار کے لئے کی جاتی ہے- اسی لئے رسول اللہ ﷺ کے لئے دعائے مغفرت کرنا منع ہے اور دیگر انبیاء اور رسولوں کے لئے بھی دعائے مغفرت منع ہے کہ سب انبیاء ورسول علیہم الصلوۃ والسلام معصوم ہیں- نیز نابالغ بچوں کی نماز جنازہ میں بھی دعائے مغفرت نہیں ہوتی کہ بے گناہ ہیں- قبروں کی زیارت کیا کرو کہ یہ موت یاد دلاتی ہے- (مسلم) حضور سرکار دوعالم ﷺ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا کا مزار پر انوار مقام ابواء میں ہے جو مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کے درمیان پرانے رستے میں واقع ہے- حضور ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت پاک سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے- چھ سال تک حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنی والدہ ماجدہ کی آغوش پرورش میں رہے- حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا ایک دفعہ اپنے ننھیال مدینہ منورہ گئیں حضور انور ﷺ ساتھ تھے واپسی پر مقام ابواء میں بیمار ہوئیں اور وہاں ہی وفات پا گئیں وہاں ہی مدفون ہوئیں اس بیماری میں حضور اکرم ﷺ آپ کا سر دباتے تھے اور روتے جاتے تھے حضور ﷺ کے آنسو آپ کے چہرے پر گرے تو آنکھ کھولی اور اپنے دوپٹہ سے آپ کے آنسو پونچھ کر بولیں- دنیا مرے گی مگر میں کبھی نہ مروں گی کیونکہ تم جیسا فرزند میں چھوڑ رہی ہوں جس کی وجہ سے مشرق ومغرب میں میرا چرچا رہے گا- اس ولیۂ اکمل کا یہ قول نہایت درست ہوا- امام جلال الدین سیوطی رحمت اللہ علیہ نے 'کتاب عظیم والسنتہ' میں بہ روایت 'دلائل النبوت' مصنفہ ابو نعیم محدث رحمتہ اللہ علیہ بیان کیا کہ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہما نے اپنی وفات کے وقت حضور ﷺ کے چہرہ انور پر حسرت سے نظر فرمائی اور ان کی یتیمی کا خیال کر کے یہ شعر پڑھے۔

بارک اللہ نیک من غلام ۔ یاابن الزی من حرمتہ الحمام

فانت مبعوث الی الانام ۔ من عند ذی الجلال والاکرام

تبعث فی الحل والحرام ۔ تبعث بالتحقیق والاسلام

دین ابیک البر براھم ۔ اللہ انھاک عن الاصنام

اے میرے بیٹے اللہ تجھے برکت دے مجھے یقین ہے کہ تم رب کی طرف سے ساری مخلوق کے نبی ہو گے اور حل وحرم (یعنی عرب وعجم) میں اسلام پھیلاؤ گے- تیرے نیک باپ کا دین ابراہیمی ہے- اللہ تجھے بت پرستی سے بچائے گا- اور پھر فرمایا 'کل کثیر یغنی وانا میتۃ وذکری باق وقد ترکت خیراً وولدت طھرا'۔ بہت سارے فنا ہو جائیں گے اور میں مر جاؤں گی اور میرا ذکر باقی رہے گا کیونکہ میں نے اپنے پیچھے نیکی (بھلائی) چھوڑی ہے اور پاک بیٹا جنا ہے- اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ آپ کے والدین کریمین مسلمان تھے دین ابراہیم پر تھے- نیز یہ کہ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہما حضور اکرم ﷺ کے متعلق یقین رکھتی تھیں کہ آپ اللہ تعالی کی طرف سے ساری مخلوق کے لئے نبی مبعوث ہوں گے- حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے پہلے ہی آپ ﷺ کی تشریف آوری کی دھوم مچ گئی تھی، لوگ

Marfat.com

آپ کی بت شکنی اور دیگر صفات کے خطبے پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بہت سے عجائب خود دیکھے تھے اور آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا نے بھی دوران حمل اور ولادت مبارکہ کے وقت بہت معجزے دیکھے تھے حتی کہ اصحاب فیل کا عجیب وغریب واقعہ دیکھا تھا کہ اس حمل پاک کی برکت سے عیسائی بادشاہ ابرہہ کے لشکر جرار کو بمعہ ہاتھیوں کے ابابیلوں نے کنکریاں برسا کر ہلاک وتباہ کر ڈالا تھا۔ دوران حمل ہر مہینے ایک پیغمبر خواب میں حضرت آمنہ کو حضور کی بشارت دیتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کی خبر سناتے رہتے۔ اور جب دائی حلیمہ نے حضرت آمنہ سے عرض کی کہ تمہارے فرزند کا سینہ چاک کیا گیا ہے میں ڈرتی ہوں تو آپ نے فرمایا 'مت ڈر یہ سچے نبی ہیں اسے شیطان وغیرہ نقصان نہیں پہنچا سکتے'۔ ان تمام حقائق کے باوجود اگر کوئی حضور ﷺ کے والدین کریمین کو کافر کہے۔ تو اس کی عقل وفہم پر ماتم کرنے کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

نیز غور فرمایئے کہ کٹر کافر ابولہب جس کی مذمت میں سورۃ تبت یدا ابی لہب وتب۔ نازل ہوئی اس نے حضور کی ولادت پر تھوڑی سی خوشی کا اظہار کیا تو اسے عذاب میں تخفیف ہوگئی۔ حضور ﷺ کا روضہ اقدس۔ عرش سے افضل۔ جس مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام رہے وہ عرش سے اعلی۔ جس سیپ میں موتی رہے وہ قیمتی تو جو والدہ اس در یتیم ،نور من اللہ کو نو ماہ اپنے پیٹ میں رکھے اور ان کی ولادت پر خوشیاں منائے کیونکر ممکن ہے کہ وہ جہنمی ہو؟۔ نیز حضور ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دستر خوان سے ہاتھ پونچھ لئے تھے وہ دستر خوان تنور میں ڈال دینے سے آگ سے نہیں جلتا تھا۔ فقیر مزید کہاں تک بیان کرے۔ مزید کتنا لکھے۔ آپ کے خط سے آپ کے جوش ایمانی کا بے پناہ لاوا ابلتا محسوس ہوا۔ اور اس کی تپش نے فقیر کے قلب ودماغ کو گرما دیا یہی وجہ ہے کہ فقیر روانی میں لکھتا چلا گیا۔ جی تو چاہتا ہے کہ مزید بھی لکھتا ہی چلا جاؤں مگر طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کر رہا ہوں۔ اللہ تعالی قبول فرمائے آمین ۱۹۲۵ء میں نجدیوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا جس میں مسجد نبوی کے قبہ کو جس میں رسول ﷺ کا روضہ اقدس ہے نقصان پہنچا۔ اور مسجد سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید کر دی گئی نیز جنت البقیع کے مزارات مقدسہ شہید کر دیئے گئے۔ مولد النبی یعنی جس مکان میں حضور کی ولادت مقدسہ ہوئی تھی اسے بھی توڑ دیا گیا۔ اس کے بعد ۱۹۲۶ء کے دوران مدینہ میں واقع مسجد فاطمہ مسجد ثنایا۔ مسجد منار تین مسجد مائدہ۔ اور مسجد اجابہ شہید کر دی گئیں۔ بنت رسول سیدہ فاطمۃ الزہرہ ،بنت رسول حضرت زینب ،بنت رسول حضرت ام کلثوم ،بنت رسول حضرت رقیہ اور امام حسین شہید کربلا کی صاحبزادی حضرت فاطمہ صغری۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ،ام المومنین حضرت زینب ،ام المومنین حضرت سودہ ،ام المومنین حضرت حفصہ شہزادہ رسول حضرت امام حسن ،حضرت امام زین العابدین ۔فرزند رسول حضرت ابراہیم۔ حضور کے چچا حضرت عباس حضرت امام جعفر صادق حضرت امام باقر ،امیر المومنین حضرت عثمان غنی ،حضرت عبدالرحمن بن عوف ،حضرت سعد بن وقاص ،حضرت عثمان بن مظعون ،حضرت امام مالک اور حضرت امام نافع علیہم الرضوان کے مزارات مقدسہ شہید کر دیئے گئے تھے۔ ان مذموم کاروائیوں کے خلاف ہندوستان پر انگریزوں کے حکومت ہونے کے باوجود مسلمانوں نے سخت احتجاج کیا۔ پرزور تحریک چلائی لیکن دنیا کی دوسری مسلم ریاستوں اور حکومتوں نے خاموشی اختیار کئے رکھی۔ اس لئے نجدی حکمرانوں پر اس تحریک کا کوئی اثر نہ ہوا۔ لہذا آج بھی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کے انہدام کے سوال پر پاکستان میں کوئی تحریک چلانے کا کچھ نتیجہ بر آمد نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی حکومت پاکستان اس کی اجازت دے سکتی ہے۔ اور اس کی وجوہ ظاہر ہیں۔ المختصر اس کے خلاف آواز اٹھانے اور مسلم ممالک کے مشترکہ عملی اقدام کی توقع کرنا بے سود ہے۔

(3) عالم اسلام کے علماء واسکالرز اور دینی ادارے اس معاملے میں نہ متحد ہو سکتے ہیں ،اور نہ ہی کچھ کر سکتے ہیں۔ اس کی بھی بہت سی وجوہ ہیں۔ جن کا بیان موجب طویل ہوگا۔ لہذا مناسب یہی ہے کہ اس فتنہ کے خلاف حتی المقدور تبلیغی ذرائع بغرض حصول ثواب اختیار کئے جائیں۔ قانونی ذرائع اختیار کرنا ممکن نہیں دنیا کی کونسی اسلامی حکومت ہے جو قانونی کاروائی کر سکے گی۔ اور اگر بین الاقوامی عدالت ہے تو اس پر بھی اسلام دشمن کافر حکمرانوں کا غلبہ ہے۔ لہذا نتیجہ ظاہر ہے

-فقط

والسلام مع الاحترام

دعا جو ودعا گو

فقیر ابوالحسان حکیم محمد رمضان علی قادری غفرلہ

سنجھورو سندھ

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۹۹ء

Marfat.com

اظہار رائے :

جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری۔ لاہور

حکیم محمد موسیٰ امرتسری

۵۵۔ ریلوے روڈ ○ لاہور

پوسٹ کوڈ ۵۴۰۰۰

حوالہ نمبر ——————

تاریخ ——————

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

محترم سید محمد اخلاق صاحب کے ذریعے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ طیبہ طاہرہ مطاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و سلام اللہ علیہا کا مزار مبارک واقع الواء شریف شہید کر دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس روح فرسا واقعہ سے قبل بھی موجودہ سعودی نجدی حکومت کے اقتدار پر قابض ہونے کے بعد حجاز مقدس میں موجود صحابۂ کرام، اہلبیت اطہار و دیگر بزرگان دین کے مزاراتِ مقدسہ کو شہید کر دیا گیا۔ جنت البقیع شریف اور جنت المعلیٰ شریف میں جس طرح آثار صالحین کی بے حرمتی کی گئی اسے بیان کرنے سے قلم قاصر

Marfat.com

ہے۔ ابن سعود کے قبضہ حرمین شریفین کے بعد ان مزارات، مساجد و دیگر آثار کی بے حرمتی کی خبر سن کر تمام عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا تھا۔ برصغیر پاک و ہند میں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ ہر شعبۂ زندگی کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا حامد رضا خاں بریلوی خلف اکبر امام احمد رضا قادری بریلوی، امیر ملت پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب، مولانا عبدالباری فرنگی محلی، مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی، حضرت محدث کچھوچھوی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی، اخبار سیاست لاہور کے ایڈیٹر سید حبیب صاحب وغیرہم و دیگر عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ "انجمن خدام کعبہ" کی بنیاد اسی دور میں رکھی گئی۔ احقر کے استاد گرامی حضرت علامۃ الدہر محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اس دور (۱۹۲۵ء) میں ایک کتاب لکھی جس کا نام " ازلۃ الحرمین والمین عن مشاہد الحرمین الشریفین" تھا۔

ہندوستان بھر میں جس طرح احتجاج کیا گیا نجدی سعودی حکومت گھبرا گئی تھی۔ خود انگریزوں کو اپنے ایجنٹوں یعنی حکومت ابن سعود کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے جذبات کوئی پریشان کن رُخ اختیار نہ کر جائیں اسلیئے اپنے ہاتھ روک لو۔

احقر کو ۱۹۷۳ء میں حاضری مدینہ منورہ و حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی دورانِ حاضری روضۂ اقدس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی شریف کے گنبدوں پر نظر پڑی تو دیکھا کہ گنبدوں میں قصیدہ بردہ شریف لکھا ہوا ہے لیکن ایک گنبد میں رنگ بھرا ہوا ہے میں نے حضرت بابا غلام رسول جالندھری نزیل مدینہ منورہ (باباجی بلیاں والے) کی خدمت میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے باقی گنبدوں میں

Marfat.com

قصیدہ بردہ شریف لکھا ہے صرف ایک میں رنگ پھرا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا ہمارے سامنے ایک نجد نژاد شخص آتا تھا جو عبارت اس کو اپنے ناپاک عقیدے کے خلاف محسوس ہوتی اس پر رنگ کر دیتا تھا جب ان گنبدوں کی باری آئی تو ہندوستان میں یہ خبر پہنچ گئی اس پر وہاں اتنا شدید احتجاج ہوا کہ انگریز حکومت گھبرا گئی اور اپنے ایجنٹوں یعنی سعودی حکومت کو حکم دیا کہ فوراً ہاتھ روک دو چنانچہ اپنے آقاؤں کے حکم سے اس کا ہاتھ وہیں کا وہیں رک گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ متحد ہو کر منظم طریقے سے احتجاج کیا جائے۔ وہابیوں نے قبر دشمنی کا سبق غالباً کفار ہند سے لیا ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں کے اکابر کی قبروں کی بے حرمتی ہندوؤں نے کی یا اس کے بعد وہابیوں نے۔ احقر کو کراچی کے ایک خارجی نے ایک بڑے اہل حدیث عالم کے حوالے سے یہ بات کہی تھی "جب تک ان مزارات پر بلڈوزر نہیں پھیرتے توحید کا جھنڈا سربلند نہیں ہو سکتا" اللہ تعالیٰ ان ضالین کے فتنے اور شر سے محفوظ رکھے آمین۔ ہم اس روح فرسا اور اندوہناک سانحہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانانِ پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے حکومت سعودیہ سے احتجاج کیا جائے۔

خاک راہ دردمنداں

محمد موسیٰ عفی عنہ

حضرت لاہور

۱۵ مارچ ۱۹۹۹ء

Marfat.com

اظہار رائے :

حضرت محمد عبد الواحد قادری مدنی صاحب ۔ کراچی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم قال تعالیٰ فی الکتاب الکریم = واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقاً نبیا پ ۱۶ رکوع ۶ = واذکر فی موسیٰ انہ کان مخلصاً و کان رسولاً نبیاً پ ۱۶ رکوع ۷ = واذکر فی الکتاب اسماعیل انہ کان صادق الوعد و کان رسولاً نبیاً = واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقاً نبیاً = ان آیات بینات میں پیارے پیغمبروں جد امجد انبیا سیدنا حضرت خلیل کبریا واقف اسرار نہاں جد امجد سیدنا امام الانبیا سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امجد سیدنا و مولانا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عظمت شایان شان بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ وہ سچے نبی تھے = اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عظمت شایان شان بیان فرمائی کہ وہ چنے ہوئے غیب کی خبریں بتانے والے نبی تھے اور حضرت سیدنا جد امجد احمد مجتبیٰ سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ذبیح اللہ کا تذکرہ شایان شان بیان فرماتے ہوئے ظاہراً اعلان فرمایا کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام وعدہ کی بات کے سچے تھے اور غیب کی خبریں دینے والے نبی اور رسول تھے = ان کا تذکرہ تو انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ہونے کی وجہ سے فرمایا کہ یہ سچے اور اپنی باتوں کو مستحکم رکھنے والے نبی و رسول تھے ابھی دیکھیں کہ کسی اور کا تذکرہ بھی قرآن میں کیا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں واذکر فی الکتاب مریم پ ۱۶ رکوع ۵ = اور کتاب میں مریم کو یاد کرو = قانون اصول تفسیر ہے کہ قرآن مجید میں جہاں بھی لفظ اذ آتا ہے تو وہاں یقیناً اذکر محذوف ہوتا ہے) کہ اس واقعہ کو اے میرے محبوب یاد فرماؤ کہ جب وہ واقعہ پیش آیا تھا اس طرف اشارہ ہے کہ رب تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے تمام نبی آخر الزمان امام الانبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ واقعہ یاد دلایا۔ اور یاد اسی کو دلائی جاتی ہے جو کہ کسی کے سامنے آ چکا منظر قطروں میں دیکھا گیا ہو۔ پھر ایسے ہوتے ہوئے بھی ان کہ دونوں کی آنکھ ہوتے ہوئے دکھایا گیا ہو تو پھر دوبارہ کوئی بات کوئی پیش آئے تو وہ ایک دوست دوسرے دوست کو وہ منظر یاد دلاتا ہے کہ فلاں جگہ فلاں منظر جو آپ نے دیکھا تھا یاد کریں = دوسرا یہ کہ یہ تو اس شخصیت کی فقط یاد دلانا تھا اور عوام الناس اپنی مخلوق کو یہ حکم دیا کہ اس واقعہ کو یاد کرکے ان میرے محبوب بندوں کی یادوں کو تازہ رکھیں تاکہ تمہاری نسل در نسل یہ بات پہنچے اور اسے تمہاری اور تمہاری نسلوں کو یہ بات سمجھ آ جائے کہ ہم بزرگان دین کی یادیں ہمیشہ منایا کریں کہ رب تعالیٰ نے ان بزرگوں کا تذکرہ فرما کر حکم دیا کہ ان انبیا کرام کو یاد کیا کریں اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر وظللنا علیکم الغمام و انزلنا علیکم المن والسلویٰ فرما کر وہ دن اور یاد منانے کا حکم عطا فرمایا یہ تو تھے انبیا کرام علیہم الرضوان پھر حضرت مریم علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا کہ

Marfat.com

کہ میری کتاب میں حضرت مریم کو یاد کرو وہ اچھی نیک سیرت پاک خاتون تھی۔ معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے پاک اور
معصوم خاتون کا تذکرہ فرما کر حکم دیا کہ نیک اور پاک سیرت خاتون کو یاد کرو۔ تو کیوں ہم ہمارے پیارے
نبی مکرم شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میرا نور حضرت حوا علیہا السلام کی طرف حضرت آدم علیہ السلام سے
منتقل ہو کر آیا تو تمام ملائکہ حضرت حوا علیہا السلام کی تعظیم و توقیر کرنے لگے۔ حضرت آدم علیہ السلام
نے عرض کی اے میرے رب وحدہٗ لاشریک یہ کیا فرشتوں نے مجھے چھوڑ کر حوا کی تعظیم کرنا شروع کر دی ہے
ارشاد ربانی ہوا۔ اے آدم وہ میرے فرشتے تو اس نور مکرم و معظم کی توقیر کرتے تھے جو تیرے پاس تھا۔
اب چونکہ وہ نور احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حوا کی طرف منتقل ہو چکا ہے لہٰذا اب فرشتے حوا علیہا السلام کی
طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ مطلع المسرات ص ۲۶۴ و معارج النبوت رکن اول فارسی ص ۵۵ یہ نور مبارک جس جس
کے پاس بھی رہا۔ اللہ رب العالمین نے اسے عظمتوں اور رفعتوں سے مستفیض فرما کر دنیا و آخرت میں مقام بلند پر
فائز فرمایا۔ جب یہ نور مقدس ایک شخصیت سے منتقل ہو کر دوسری شخصیت کے پاس پہنچا تو اس شخصیت کو بھی
عظمتوں اور رفعتوں سے ہمکنار کر دیتا اور اسے دنیا و آخرت کی مصیبتوں اور بلاؤں سے مامون و محفوظ فرماتا رہے۔
یہ نور اس شخصیت کو تمام کائنات سے ممتاز کرتا رہا اسی کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی تلافی ہوئی اور حضرت
نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑی پر لگی اسی نور کی برکت نار نمرود سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے نار کو گلزار بنایا گیا
اسی نور مبارک کی برکت سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے سے بچایا گیا نشر الطیب فی ذکر الحبیب مولانا اشرف علی تھانوی
ص ۹ = حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عباس روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
كنت في اصلاب الى ابراهيم لم يلتق لى ابوان قط على سفاح، لم يزل ينتقلني من الاصلاب
الطاهرات الى الارحام النَّقِيَّةِ فهذا بالا تَنْشَعِبُ شُعْبَتَانِ الا كنت في خيرهما۔ الوفا
باحوال المصطفیٰ ص ۳۵ تفسیر کبیر ج ۲۴ ص ۱۷۴ ترجمہ میں اس وقت اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا
تو اس وقت مجھے آگ میں پھینکا گیا۔ میرے آبا میں میرے والدین کبھی بھی سفاح جاہلیت
(زنا و کفر اور غلط مختلف کیفیات) کے مرتکب نہیں ہوئے اور میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی
طرف نہایت پاکیزہ طیبہ و طاہرہ ماؤں کے ہاں منتقل ہوتا رہا۔ اور جب بھی لوگوں میں گروہ بندی ہوتی تو
میں ان سے بہتر گروہ میں رہا ہوں۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

والدین ہمیشہ سے نیک اور صالح مخلوق میں تھے اور رہے ہیں یہ کہ وہ لوگ دین خدا اور نبی کریم پر قائم و دائم رہے
دین دار لوگ تھے فلہذا ثابت ہو کہ آپ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بھی کافر و
مشرک اور فاسق و فاجر و بدکردار نہیں گزرے وہ تمام لوگ نہایت پارسا صالحین متقین میں تھے
وہ بفضلہ جنتی لوگ تھے ارشاد باری تعالیٰ الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین شعراء آیت ۲۱۹
وہ ذات گرامی تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔ اس آیت سے معلوم ہوا
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک جہاں اور جس جگہ دورہ فرماتا رہا وہ سب اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں سجدہ
فرمانے والے تھے مردوں اور عورتوں میں سے۔ امام فخر الدین رازی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں
ان اللہ تعالیٰ نقل روحہ من ساجد الی ساجد۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے نور کو سجدہ کرنے والے
روحوں کیطرف منتقل فرمایا۔ ثابت ہو کہ نور احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ساجدین میں رہا اور نیک مستورات
اور صالحین کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ مدارج النبوت ج ۲ ص ۔۔ فارسی۔ اور لقد جاءکم رسول من انفسکم پڑھا
ارشاد فرمایا میں بلحاظ نسب و صہر اور حسب میں تم سب سے نفیس ترین ہوں اور میرے آباؤ
اجداد میں آدم علیہ السلام تک کوئی مردوں اور عورتوں میں سے کوئی سفاح نہیں بلکہ سب نکاح سے ہیں
الشفا شریف ص ۴۸ مدارج النبوت ج ۲ ص ۔۔ فارسی۔ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی المعظم ص ۱۵ پر
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب
بن لویّ بن غالب بن فہر بن مالک بن النضیر بن کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر
بن نزار وما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من ابوی
فلم یصبنی شیء من عھد الجاھلیۃ وخرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح
من لدن آدم حتی انتھیت الی ابی و امی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا و اما۔
واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ الدر المنظم ص ۱۷-۱۸ بحوالہ الدلائل للامام بیہقی۔ سرکار دو جہاں
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب
بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں۔ جو بھی
لوگ گروہوں میں بٹے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ میں اپنے ماں باپ سے (نکاح والے) پیدا ہوا ہوں۔ مجھے زمانہ

Marfat.com

جاہلیت کی کسی چیز نے بھی نہیں چھوا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر میرے ماں باپ تک میری ولادت نکاح سے ہے
لہٰذا میں اپنی ذات میں بھی اور اپنے نسب میں اور حسب میں تم سے بہترین ہوں۔ اس حدیث پاک سے بھی
روز روشن کیطرح واضح ہو گیا کہ حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد اور تمام اُمہات حضرت
آدم علیہ السلام و حوا علیہما السلام تک نیک صالح تھے اور ان سب کا شمار مومنین میں ہوتا ہے (مطالع المسرات صفحہ ۳۰۲)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وتقلبك فی الساجدین سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباؤ اجداد ہیں
ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی بت پرست یا بت گر یا کافر یا مشرک نہیں تھا بلکہ سب کے سب طریقہ اسلام پر تھے
اس بات پر اجماع اُمت ہے کہ حضور پُر نور شافع یوم النشور سرکار دو جہاں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین
کریمین جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہی اس دار فنا سے عالم بقا کیطرف رحلت فرما گئے تھے
مستحق علیہ یہی ہے کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں کہ وہ دوسرے مومنین کیطرح اعلیٰ مقام پر فائز یاب ہونگے
علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف الحاوی الفتاوی جلد دوم میں عربی متن مطالعہ فرمائیں ترجمہ حاضر ہے۔
بیشک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والدین کریمین طیبین طاہرین کے حق میں دعا فرمائی تو اللہ رب العالمین
نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی اور حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہما یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
والد اور والدہ محترمہ کو زندہ فرما دیا اور وہ دونوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر [illegible] اسلام میں
داخل ہو گئے (حالانکہ اس سے قبل دین ملت ابراہیمی پر وہ دونوں تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان وتقلبك فی الساجدین
میں سرکار کے والدین داخل ہیں) امام رازی علیہ الرحمۃ کا مسلک یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ کے والدین کریمین طیبین
ملت ابراہیمی کے پیروکار تھے۔ حافظ و محقق جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین
کریمین سے حضرت آدم علیہ السلام تک تمام آباؤ اجداد ایمان ثابت کرنے کیلئے چھ رسالے تالیف فرمائے ہیں
بعد میں آنے والے محققین نے بھی اس مسئلے میں امام سیوطی رحمۃ اللہ کی پیروی کی ہے۔ شیخ علی بن سلطان قاری نے
اپنے رسالہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو کافر ثابت کرنے کی کوشش کی تو اُن کے اُستاد
علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ملا علی قاری چھت سے گر پڑے ہیں اور اُن کی ٹانگ
ٹوٹ گئی ہے۔ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں خواب کی تعبیر میں کہا گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین
کی توہین کرنے کی سزا ملی ہے پھر حقیقت میں دنیا پر ظاہر ہو گیا جو سرکار دو جہاں کے والدین کریمین کی توہین

Marfat.com

ذخیرہ

تو پروردگار رب تعالیٰ اُسکو دنیا و آخرت میں فوری گرفت فرمالیگا۔ آپ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لَمْ
یَزَلِ اللّٰہُ یَنْقُلُنِیْ مِنَ الْاَصْلَابِ الْکَرِیْمَۃِ وَالْاَرْحَامِ الطَّاہِرَۃِ حَتّٰی اَخْرَجَنِیْ مِنْ اَبَوَیَّ فَلَمْ
یَلْتَقِیَا عَلٰی سِفَاحٍ قَطُّ (الشفا لقاضی عیاض ص ۴۸ ترجمہ اللہ تبارک و تعالیٰ ازل سے مجھے ہمیشہ کرم والی پشتوں
اور طہارت والی شکموں میں منتقل فرماتا رہا۔ یہاں تک کہ میں اپنے والدین کریمین سے ظاہر ہوا اور وہ
بھی سفاح جاہلیت پر اکٹھے نہ ہوئے۔ (رواہ ابو نعیم فی الدلائل النبوۃ عن ابن عباس و مطالع المسرات ص ۳۰۲
الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱ - الوفا ص ۷۹ = ترجمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاک اصلاب سے پاکیزہ ارحام میں نقل
فرماتا رہا - بڑے صاف اور مہذب طریقے سے اور جب بھی اُن کے دو گروہ بنے تو میں اُن دونوں میں سے جو گروہ
بہتر ہوتا اُس میں اللہ تعالیٰ ودیعت فرما دیتا۔ والد اور والدہ کے) خلاصہ یہ کہ سرکار دوجہاں کے والدین ہمیشہ
نیک طیب و طاہر تھے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں سفر طے کرتا رہا کبھی بھی خمیر مبارک بد سیرت اور بدکردار
والد یا والدہ کے ہاں نہیں رہا۔ گزشتہ تمام احادیث مبارکہ سے حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد سے حضرت
آدم علیہ السلام تک طیب و طاہر تھے۔ ان میں سے کوئی کافر مشرک بت پرست ستارہ و شمس پرست نہیں تھے کیونکہ
غیر خدا کی پرستش کرنے والا مشرک ہوتا ہے اور رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ
فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ = مشرکین نجس پلید خسیس ہیں مسجد حرام یعنی کعبۃ اللہ کے قریب نہ جائیں
تو اللہ رب العالمین نے حکم فرما دیا کہ مشرک نجس ہیں = اور مومنین پاک و صاف ہیں تو اس وجہ سے رب تعالیٰ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد کو کعبۃ اللہ کی مجاوری عطا فرمائی۔ مشرک تو نجس ہیں۔ اگر ان لوگوں
کو کیسے مطابق حضرت عبدالمطلب یا عبد المناف یا حضرت عبداللہ اگر اسلام دین ملت ابراہیمی پر عمل پیرا نہیں تھے تو
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ حرم کعبۃ اللہ کے مجاور بن سکتے وہ تو نجس ہوتے اگر دین ملت ابراہیمی پر عمل
پیرا نہیں تھے تو مومن نہیں ہو سکتے جو مومن نہیں وہ کعبۃ اللہ کی خدمت نہیں کر سکتا نتیجہ یہ ہوا
کہ کعبۃ اللہ کی خدمت فقط مومنین کا حق ہے مشرک کا حق نہیں۔ اور کافر و مشرک نجس ہیں وہ تو قریب
تک نہیں جا سکتے۔ تو رب تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى بے شک مراد کو پہنچا جو صاف ستھرا ہوا۔ قد افلح
یعنی فلاح و بہبودی کو سے وہ ہمکنار ہو گیا اور کامیاب لوگوں کا ٹھکانا جنت ہے

Marfat.com

لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون (حشر) = دوزخ والے اور جنت والے
برابر نہیں جنت والے ہی اپنی مراد کو پہنچے = یعنی جہنمی اور جنتی آپس میں کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔ جبکہ جہنمی لوگ
دنیا کے امتحان میں کامیاب نہیں ہوئے اور جنتی لوگ دنیا کے امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ ناکام ہونے والے کا
ٹھکانہ جہنم ہوگا اور کامیاب ہونے والوں کی جگہ جنت نعیم ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین از حضرت
~~[illegible]~~ عبداللہ رضی اللہ عنہ و حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا سے حضرت آدم علیہ السلام تک جب کہ فرمان
الٰہی کے مطابق و تقلبک فی الساجدین اور پھر سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ترجمان رب العلمین نے فرمایا
کہ میں از آدم علیہ السلام سے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل ہوتا سفر طے کرتا ہوا آیا جس وقت
دو گروہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین گروہ میں رکھا حتیٰ کہ بنو ہاشم پھر عبدالمطلب پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ
عنہ اور میری والدہ حضرت آمنہ خاتون کے شکم مبارک میں مجھے ودیعت رکھا گیا وہ پاک طیبہ طاہرہ تھیں۔
اس وجہ سے میں تمام ان لوگوں اور تمام ان ماؤں کے ہاں سے منتقل ہوتا ہوا آیا جو سجدہ کرنے والے
اور سجدہ کرنے والی تھیں۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ رب العلمین نے میرے والدین سے چونکہ خدمت حرم مکرم لینی تھی
اور مجھے ان پاک مکرم لوگوں میں منتقل فرمایا رہا وہی کامیاب کامران لوگ ہوتے = حدیث
ان اللہ خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقھم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل فجعلنی من خیر القبیلۃ ثم خیر
البیوت فجعلنی من خیر بیوتھم فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا" ھذا حدیث حسن (جامع الترمذی ج۲
ابواب المناقب = اللہ رب العلمین جل مجدہ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے سب سے بہترین فرقے میں رکھا اور دو گروہوں کا
انتخاب کیا تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا پھر گھروں کا چناؤ کیا تو مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا چنانچہ میں از روئے ذات اور گھرانے
کے ان سب سے بہتر ہوں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام آباؤ اجداد میں بہترین ہوں
اللہ رب العلمین نے اولاد آدم میں سے حضرت شیث علیہ السلام کو چنا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چنا پھر حضرت
اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو پھر قریش کو پھر قریش سے بنی ہاشم کو پھر بنی ہاشم سے میرا انتخاب فرمایا۔ اور میں اپنے اس خاندان
اور اپنے ان والدین کریمین تک پہنچا ہوں اور میرے خاندان والے باقی تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔ جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو رب العلمین نے جس خاندان میں ظاہر فرمایا وہ باقی تمام خاندانوں سے بہتر ہے تو پھر اس خاندان کے وہ میاں بیوی جن
کی گود میں رب تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش فرمائی اور ظہور کا سبب بنے وہ اپنے خاندان کے باقی تمام لوگوں سے

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ اور جو طاہر ہوتا ہے وہ رب العلمین کے ہاں مقبول و منظور ہوتا ہے اور مقبول و منظور مومن ہی

ہوتا ہے۔ مشرک و کافر کبھی مقبول نہیں ہو سکتا رب تعالیٰ فرماتے ہیں وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین و

لکن المنافقین لا یعلمون۔ عزت تو ساری اللہ اور رسول اور مومنین ہی کیلئے ہے۔ مگر منافقین کو خبر نہیں ہے

اور میرے والدین مومن تھے ساجدین تھے۔ جسکی وجہ سے رب تعالیٰ نے قسم بیان فرمائی وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ قسم ہے

والد کی اور قسم ہے مولد کی یہ میرے والدین کے مومن ہونے کی بین بات ہوگئی کہ رب تعالیٰ نے قسم ادا فرمائی

جیسے مولود کی قسم ادا فرمائی محبوب کی قسم ادا کیجاتی ہے جس سے محبت ہو اللہ رب العلمین کو جس سے محبت

ہے تو میرے والدین سے بھی الفت ہے محبوب کی ہر چیز محبوب لگتی اور اسکا ذکر اسکے واسطے سے کیا جاتا

ہے مَنْ احب شیئا اکثر ذکرہٗ محبوب کی محبت سے اسکی ہر شی کا ذکر اچھا لگتا ہے۔ تو رب تعالیٰ نے میرے

والدین کی قسم بیان فرمائی۔ یہی ظاہر ہے کہ محبوب کی ہر چیز گراں قیمت دیکھائی دیتی ہے۔ جب میرے جد الجد نے

منت مانی تھی تو میرے والد کا نام آیا تو میرے والد کو آزاد کرانے کیلئے فدیہ مقررہ ہونا قرار پایا تو ایک اونٹ

ہو کرنا نہیں بدلہ دو۔ پانچ یا دس اونٹوں پر نہیں بدلہ بلکہ ایک سو اونٹ کا جب نام آیا تو بدلہ میں حضرت سیدنا

عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام سے بدل کر اونٹوں کا نام آیا یہ انداز محبوبیت ہے۔ اور اللہ رب العلمین کو جو محبوب ہوتے

اُن پر رب تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں ہی رحمتیں ہوتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے وہ جنتی ہوتے ہیں اور

جنتی ہونے کیلئے مومن ہونا ضروری ہے اور مومن وہ ہوتا ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرکار کے والدین بڑی نسبت یہی ہے آقائے دوعالم نور مجسم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی

ذات قدسیہ ان دونوں مقدس مبارک اجسام سے جلوہ فرما ہوئی۔ کافر مشرک نہ کبھی جنتی ہو سکتا ہے نہ ہوگا کیونکہ وہ

مومن نہیں جو مومن نہیں اُسکو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نسبت نہیں لہٰذا سرکار دوجہاں کے والدین سب مومنین تھے

کیونکہ ووالد وما ولد سے یہی معلوم ہوا اور تمام گزشتہ احادیث سے بھی ثابت ہوا کہ وہ دونوں مومن تھے (ہدایۃ والنہایۃ

ج ۲ صـ ۲۵۶ باب سید المرسلین۔ الحاوی للفتاوی ج ۲ صـ ۱ ان تمام عبارات سے معلوم ہوا کہ سید دوجہاں نور مجسم شفیع المذنبین

رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین طاہرین مومن متقی صالح اور دین ابراھیمی پر چلتے رہے جیسے تقلبک

فی الساجدین سے ظاہر ہوا ہے۔ جیسے یہ بات ابھی معلوم ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ خاتون

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار شریف نجدی ملنوں نے اکھیڑ کر دور پھینک دیا اور پہاڑ کی چوٹی پر اُس مزار شریف کے پتھروں

کے آثار دیکھے تو قابل دریافت یہ امر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اجنبی انسان غیر معروف انسان کی والدہ کی قبر کو اکھیڑ

کر اپنی جگہ سے ہٹا دے اور وہاں کی مٹی دور پھینک دے تو اُس غیر معروف انسان کو اذیت نہیں ہوگی اور وہ

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا مزار شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کائنات آسمانوں اور تمام زمینوں میں ایک ایسی شخصیت ہیں معروف ہیں کہ وہ اللہ رب العالمین کے محبوب ہیں۔ تو کیا اللہ رب العالمین کے محبوب حضرت سرکار اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہیں ہوئی ہوگی۔ جس خاتون جنت حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وہ دلبند نور چشم دل و جان کا سہارا وہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہیں ہوئی ہوگی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان من اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ یدخل فی النار المستدرک و حاکم۔ تو لخت جگر محبوب دو عالم کی ذات گرامی کو تکلیف پہنچی تو وہ لوگ یقیناً ناری کہے جائیں گے۔ اگر بالفرض کوئی شخص کسی کی قبر پر فاتحہ خوانی کرتا ہے یا دور دراز سے اگر فاتحہ پڑھتا ہے اگر وہ صاحب قبر مومن صالح انسان ہے جو صاحب قبر ہے تو رب تعالیٰ دونوں پر رحمت نازل فرماتا ہے جس نے فاتحہ پڑھی اور جس کے حق میں پڑھی۔ اگر وہ صاحب قبر بخشش کے قابل نہیں یعنی کافر یا مشرک ہے تو فاتحہ پڑھنے والے پر رب تعالیٰ کی طرف سے رحمت نازل نہیں ہوتی بلکہ ناراضگی ہوتی ہے اور ناراضگی کا سب سے بڑا سبب یہ کہ دنیا میں اس نے رب تعالیٰ کی نافرمانی کی ہوتی ہے اور نافرمانی کرنے والوں پر مالک کائنات ناراض ہوتا ہے اور یہی سب سے بڑا سبب ہے۔ اسی وجہ سے اس دنیا سے جانے والے کیلئے فاتحہ پڑھنا منع ہے۔ کیونکہ وہ کافر یا مشرک ہے۔ تو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین نے اپنی مکمل زندگی میں کوئی ایسا فعل غیر شرعی اور بت پرستی اور کفر و شرک نہیں کیا جس سے ثابت ہو کہ ان پر رب تعالیٰ کی ناراضگی ہے بلکہ اللہ جل جلالہ کا فرمان کہ وہ سجدہ کرنے والوں کی پشت اور شکموں کے اندر ہم نے رکھا جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تھے ہم دیکھتے تھے بلکہ وہ دین ابراھیمی پر تھے کیا جواز ان ملحدوں وہابیہ لوگوں کو ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف کو زمین سے اکھیڑ کر نیست و نابود کر دیں اور وہ پتھر جو مزار شریف پر لگے تھے ان کو دور گندگی کی طرف پھینک دیں جہاں گندگی کا ڈھیر ہے ہو یہ کہاں کی مسلمانیت ہے ایسے کرنے والے مسلمان کہلائیں تو کیا کافروں سے بدترین سمجھے جائیں گے جو کہ ایسا فعل قبیح تو کافر بھی کرنے پر تیار نہیں جو کہ یہودیوں سے بڑھ کر بدترین ہو چکے ہیں۔ اگر ان نام نہاد لوگوں میں سے کسی کے باپ یا ماں کی قبر کو کھود کر گندگی کی طرف پھینک دیا جائے تو کیا یہ لوگ صبر و تحمل کریں گے جب کہ ان لوگوں کو اپنی ماں باپ کے ایمان کی کوئی یقینی پتہ نہیں بتلا سکتا اور آدمی تو یقین نہیں کر سکتا ہے
ایک عام انسان جب کہ یہ بات برداشت نہیں کر سکتا کہ میری والدہ جو مر چکی اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے۔ تو کیا آپ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ محترمہ سیدہ طیبہ طاہرہ خاتون جنت حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف کو جن نجدیوں نے کھود کر پیس پیسا بلکہ گڑھا کھود کر گہرا کر دیا اور خاک شریف دور گندگی کی طرف پھینک دی تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت تکلیف محسوس نہیں ہوئی ہوگی یقیناً سرکار دو جہاں کو تکلیف ہوئی ہوگی اور عنقریب اس فعل قبیح کا انجام اپنے سر کی آنکھوں سے ملاحظہ کریں گے آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس وقت سعودی حکومت نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کی مزار شریف کو ختم کرنے والوں افسران اور متعلقوں کو کیسے سزا کا حکم

Marfat.com

شناسائیں اور تائیدہ کیلئے اس عمل سے دست بردار کر دیں ورنہ قیامت سے پہلے ان پر قہر و غضب کی تدابیر کافی بن چکی ہیں جو ان حکومت نے امریکہ کو اپنے اللہ جگہ دے رکھی ہے یہی لوگ ان حکمرانوں کو جلدی نکال دیں گے ابھی وقت ہے سنبھل جائیں ورنہ اللہ رب العالمین کی گرفت آنے والی ہے ان بطش ربک لشدید۔

سرکار دو جہان کے والدین کریمین کے بارے میں کچھ اقوال ہیں جس وقت وہ دنیا سے گئے تو دین ابراہیمی پر تھے یا وہ دین فطرت پر تھے = ۳ جس وقت وہ دنیا سے گئے تو دین فطرت پر ہی تھے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بطور معجزہ زندہ فرما کر اسلام کی دولت سے بھی نواز دیا تاکہ مقام صحابیت پر فائز ہو جائیں اگرچہ وہ پہلے مومن تھے قرآن مجید سورۃ الشعراء ۲۶ - آیت ۲۱۷ - سے ۲۱۹ تک ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ توکل اسی ذات پر کریں جو غالب و رحیم ہے۔ وہ اللہ آپ کو دیکھتا ہے جب آپ قیام کرتے ہیں اور آپ کا ساجدین میں گردش کرنا بھی ملاحظہ فرماتا ہے۔ تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ارادہ : تقلبک فی اصلاب الانبیاء من نبی الی نبی حتی اخرجتک فی هذه الامة الخازن جلد ۵ ص ۱۰۷ ای تقلبک من الاصلاب الطاہرۃ من اب الی اب الی ان جعلک نبیا (صاوی علی الجلالین ج ۳ ص) - المراد بالساجدین المؤمنون والمعنی یراک متقلبا فی اصلاب وارحام المؤمنین من لدن آدم الی عبداللہ فاصولہ جمیعا مؤمنون (صاوی ج ۳ ص ۲۸۷) ساجدین سے مراد اہل ایمان ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ نے جن مومنین کے رحموں اور پشتوں میں گردش کی اللہ رب العالمین نے اسے ملاحظہ فرمایا۔ ثابت ہوا کہ آپ کے تمام آباء مومن تھے عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت سألت ربی ناحیالی ابوی فاحیا ہما لی فآمنت بی ثم ردہما۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب کریم کے حضور اپنی والدہ ماجدہ کے بارے میں عرض کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو میری رضا کی خاطر زندہ فرمایا اور مجھ پر ایمان لائیں اور صحابیت میں داخل ہوئیں اسکے بعد ان کو برزخ کی طرف لوٹا دیا گیا (نور المصطفیٰ ص ۴۲ بحوالہ الروض الانف)

چند حروف بطور نذرانہ عقیدت خاتون جنت طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ خاتون کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ رب تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ جلیلہ سے میری سرگزشت اور غلطیاں معاف فرمائیں اور آخرت [illegible] رب اپنے محبوب علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائیں احقر العبد محمد عبدالحق نادم مداح حبیب دوستی افتخاری ابو العلائی جہانگیری سہروردی بتاریخ ۱۵ مارچ سن ۱۹۹۹ [illegible]

اظہار رائے :

مولانا محمد منشا تابش قصوری، مرید کے، ضلع شیخوپورہ، پاکستان

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ معروض کہ

یہود و نہود اور نصاری کا عالم اسلام پر غلبہ ہے بظاہر عالم اسلام پر مسلمان حکمران ہیں مگر ایک بھی ایسا ملک نہیں جس کا سربراہ اسلام و مسلمانوں کا درد رکھتا ہو۔ بس اسلام تو اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے نام کی حد تک استعمال کر رہے ہیں

اور تمام منصوبے غیر مسلموں کے پورے کر رہے ہیں۔ قیامت کے آثار روز بروز ظہور پذیر ہیں قرن الشیطان بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ جنت البقیع، جنت المعلی اور دیگر مساجد و مقابر کا حجاز مقدس میں سعودی حکومت کا مٹانا یہودیوں کی سازشوں کی تکمیل ہے۔ جنہیں جزیرۃ العرب سے نکال دیا گیا تھا۔ اور وہ اس دور کے حکمرانوں کے ہاتھوں وہی کچھ کرائیں گے جو ان کی مرضی ہوگی۔ اور دنیا کی کوئی اسلامی حکومت ان کو چیلنج نہیں کر سکے گی۔ عراق کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہوا اور ہو رہا ہے مگر کوئی احتجاج نام کی چیز نظر نہیں آتی

اب اس نہایت وحشتناک خبر سے دل خون کے آنسو روتا ہے۔ مخدومہ کائنات حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مزار شریف کو..... انا للہ وانا الیہ راجعون کیا اس طرح کروڑہا مسلمانان عالم کے دلوں میں جو عشق و محبت کے مزار محفوظ ہیں وہ کسی کے مٹانے سے مٹ سکتے۔ جنت الماوی اور جنت البقیع کی زیارت سے روکنے کے باوجود روکا نہیں جا سکا لوگ ان کھنڈرات پر آنسوؤں کے ساتھ عرض و معروضات پیش کرنے حاضر ہو جاتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مقام ولادت کی جو کیفیت ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں سرنگ کے سامنے صرف آپ کا مولد مقدس نجدیوں کی ... کا نشانہ بن چکا ہے اسے اکیلا رکھنے کی بجائے کیا ہی اچھا ہے کہ مسجد الحرام کا حصہ بنا دیا جائے۔ اور انشاء اللہ العزیز ایک وقت آئے گا کہ یہ مولد پاک المسجد الحرام کی زینت ہو گا

بہر حال حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مزار اقدس کے ساتھ جو کچھ کیا گیا اس پر اللہ تعالی کی گرفت کا نزول یقینی ہے ان بطش ربک لشدید ظالم کی رسی دراز ضرور ہوتی ہے مگر اللہ تعالی ظالم کو پسند نہیں کرتا، اس کی لاٹھی بے آواز ہے ان اللہ لا یحب الظالمین انجام تک اللہ تعالی کے حضور فریادیں کرتے رہنا چاہئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں استغاثہ پیش کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ یہود و نصاری کی سازشوں اور ان کے ایجنٹوں کی مکروہ اور خلاف اسلام حرکات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور جس مشن پر وہ چل رہے ہیں اسے ناکام بنائے۔ اللہ تعالی ہمارا حامی و ناصر ہو آمین

والسلام مع الاکریم

کتبہ محمد منشا تابش قصوری

مرید کے ضلع شیخوپورہ پاکستان

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد مدعا یہ

یہود یہود اور نصاریٰ کا عالم اسلام پر غلبہ ہے بظاہر عالم اسلام پر مسلمان حکمران ہیں مگر ایک بھی ایسا ملک نہیں جس کا سربراہ اسلام و مسلمانوں کا درد رکھتا ہو۔ بس اسلام کو اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے نام کی حد تک استعمال کر رہے ہیں۔

اور تمام منصوبے پر مسلم لگے ہوئے رہے ہیں۔ قیامت کے آثار روز بروز ظاہر ہو رہے ہیں قرن الشیطان بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ جنت البقیع، جنت المعلیٰ اور دیگر مساجد و مقابر کا حجاز مقدس میں سعودی حکومت کا مٹانا یہودیوں کی سازشوں کی تکمیل ہے۔ جنہیں جزیرۃ العرب سے نکال دیا گیا تھا۔ اور وہ اس دور کے حکمرانوں کے ہاتھوں وہیں پہنچ گئے ہیں جو انکی غرض ہے۔ اور دنیا کی کوئی اسلامی حکومت ان کو چیلنج نہیں کر سکتی۔ عراق کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہوا اور ہو رہا۔ مگر کوئی احتجاج نام کی چیز نظر نہیں آتی۔

اب یہ نہایت وحشتناک خبر ہے دل خون کے آنسو روتا ہے۔ کہ مدینہ کا ... حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار شریف کو ...... انا للہ وانا الیہ راجعون

کیا اس طرح کروڑوں مسلمانان عالم کے دلوں میں جو عشق و محبت کے مزار محفوظ ہیں وہ کسی کے مٹانے سے مٹ سکتے ہیں؟

جنت المعلیٰ اور جنت البقیع کی زیارت سے روکنے کے باوجود دروازہ میں جا سکا لوگ ان کھنڈرات پر آنسوؤں کے ساتھ عرض و معروضات پیش کر کے حاضر ہو جاتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام ولادت کی جو کیفیت ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سنا ہے کہ سعودی حکومت آپ کا مولد مقدس مجسموں کی تباہ کاریوں کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ اسے اکیلا رکھنے کی بجائے کیا ہی اچھا ہے کہ مسجد الحرام کا حصہ بنا دیا جائے۔ اور ان شاء اللہ العزیز ایک وقت آئے گا کہ یہ مولد پاک المسجد الحرام کی زینت ہو گا۔

بہر حال حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس کے ساتھ جو کچھ کیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ کی گرفت کا نزول یقینی ہے۔ ان بطش ربک لشدید، ظالم کی رسی دراز ضرور ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ جل وعلا ظالم کو پسند نہیں کرتا ... ان اللہ لا یحب الظالمین، انجام تک اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد ہی کرتے رہنا چاہیے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں استغاثہ پیش کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ یہود ونصاریٰ کی سازشوں اور ان کے ایجنٹوں کی مکروہ اور خلاف اسلام حرکات سے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور جس مشن پر چل رہے ہیں اسے ناکام بنائے۔ آمین

والسلام مع الاکرام

کتبہ محمد مشتاق انجم قادری
مریدکے ضلع شیخوپورہ
پاکستان
6.3.96

Marfat.com

اظہار رائے :

پیر طریقت حضرت قبلہ سید منور حسین جماعتی

بیادِ اعلیٰحضرت امیر ملت مجدد دین و ملت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث یگانہ علی پوری

ماہنامہ انٹرنیشنل امیر ملت لاہور پاکستان

Monthly
AMEER-E-MILLAT
INTERNATIONAL
Lahore, Pakistan

Patron Inchief
Syed Munawar Hussain Jamati

باسمہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الاعلیٰ

لاہور

محترم سید اخلاق احمد صاحب زید مجدہٗ

سلام ورحمت وبرکت

آپ کے تفصیلی مکتوب کی وساطت سے ابواء شریف کے حالیہ سانحہ کی خبر ملی تو دل خون کے آنسو رویا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف کی بے حرمتی پر ہر مسلمان کو سراپا احتجاج ہونا چاہئے۔

اتفاق کی بات ہے کہ غالبًا ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ کو راقم الحروف ابواء شریف حاضر ہوا تھا، اور سلام وفاتحہ سے بھی مشرف ہوا، آپ کے مکتوب کے مطابق یہ واقعہ ۱۱ رمضان المبارک سے ۱۸ رمضان المبارک کے درمیان پیش آیا ہے۔

محترم ! اس سلسلہ میں فقیر اور جملہ متعلقین و یاران طریقت ہر قسم کے مالی و جانی تعاون کے لئے حاضر ہیں۔

محتاج دعا و دعا گو
سید منور حسین جماعتی
۲۲ ذیقعد ۱۴۱۹ھ
۱۱ مارچ ۱۹۹۹ء

ENGLAND
21-SHAKESPEARE ST. SPARKHILL BIRMINGHAM
B, 11-4RU (UK) TEL: 0121-773-5966+312-5570
FAX : 0121-312-5571

مرکزی دفتر : آستانہ عالیہ علی پور سیداں ضلع نارووال پاکستان فون 0432-534288
رابطہ دفتر : امیر ملت فاؤنڈیشن قادری منزل گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور فون 7118706 7115989

Marfat.com

اظہار رائے :

محترم المقام قاضی علیم اللہ عارفی صاحب۔ (ریٹائرڈ ۱۹۹۸) ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن۔ حکومت پاکستان۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنے مراسلہ میں سید الاولین والاخرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مزار مبارک کی حرمت کی پامالی کی جو صورت بیان کی وہ انتہائی روح فرسا اور بیشک ساری امت مسلمہ کے لئے باعث کرب عظیم ہے۔ جن لوگوں کی گستاخی و بے ادبی کا آپ نے ذکر فرمایا ہے ان سے کوئی بہتر توقع نہیں کی جاسکتی۔ دراصل یہ صلیبی جنگ کا ہی ایک تسلسل ہے۔ اعلاؤ الدین نے اس جنگ سے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ جب تک مسلمانوں کے دلوں میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت موجزن رہے گی یہ ان کے ناموس کے لئے اور دین کی حفاظت کے لئے اپنا سر کٹاتے رہیں گے۔ اغیار نے مستشرقین کے نام سے ہرزہ سرائی شروع کی اور ہماری صفوں میں بھی ایسے نقب زن پیدا کر لئے جنہوں نے ان کے ایجنڈے کو اپنا کر سرکار دوعالم ﷺ اور سرکار دوعالم ﷺ کے والدین کے متعلق ایسی باتیں کرنی شروع کر دیں جن کا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے عظمت نبی کریم ﷺ کو کم کرنا تھا۔ خاکم بدہن جس پاک ہستی کی عظمت کی شہادت خود اللہ تعالی نے دی ہو اسے یہ کیا کم کر سکتے ہیں ہاں یہ خود ایسی روح فرسا واردات میں ملوث رہتے ہیں جن کا آپ نے اپنے مراسلہ میں ذکر کیا ہے۔

۲۔ عظمت نبی کریم ﷺ کے متعلق جن فتنہ وابہام کی یہ تشہیر کرتے ہیں ان میں والدین نبی کریم ﷺ کے ایمان کی جو ہمارے عقائد کا ایک لازمی جزو ہے تکذیب ہے ۔ان کی اس ہرزہ سرائی کے جواب میں علماء سابقین کلام الٰہی احادیث اور براہان و دلائل سے ان کے ایمان کو ثابت کر دیا ہے۔ علماء سابقین کے علاوہ آج کے دور میں چند کتابوں کا حوالہ دونگا

(۱) تفسیر نعیمی ،پارہ اول ،صفحہ 643-648 مصنفہ شیخ التفسیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ

(۲) ایمان والدین مقالات از شیخ محمد بن علوی المالکی مفتی محمد خان قادری اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

(۳) رسالہ 'والدین مصطفے ﷺ۔ حالات وایمان' تالیف جناب محمد یسین قصوری نقشبندی

۳۔ مندرجہ بالا حوالہ جات کے مطالعے کے بعد کسی صاحب ایمان کو اس بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ سکتا اس حقیر پر تقصیر سگ افضل سرکار رحمتہ اللہ علیہ ،غلام عارف رحمتہ اللہ علیہ ،کا علم بہت محدود ہے پھر بھی میں یہ عرض کروں گا کہ والدین نبی کریم ﷺ کے ایمان کے بارے میں اپنے عقیدہ کو راسخ کرنے کے لئے یہ آیات مبارکہ ہی کافی ہیں اور کسی مزید دلیل کی گنجائش نہیں ہے

(۱) دعائے خلیل۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امتہ مسلمتہ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایتک ویعلمھم الکتب والحکمتہ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔ آیات ۱۲۹۔۱۲۸ سورہ بقرہ (۲)

اگر سورہ بقرہ کی ان دو آیات مبارکہ کو سرکار دوعالم ﷺ کی اس حدیث کے ساتھ پڑھیں کہ 'میں دعائے خلیل اور بشارت عیسی ہوں' تو والدین نبی کریم ﷺ کے ایمان کی تصدیق انہیں دو آیات مبارکہ سے ہو جاتی ہے۔ دعائے خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کی ترتیب یہ ہے

- اے ہمارے رب ہمیں (یعنی ابراہیم علیہ السلام وآل ابراہیم علیہ السلام) کو مسلمان بنائے رکھنا۔ اور میری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو مسلمان بنائے رکھنا
- ہمیں مناسک دین سکھانا
- طاعت الٰہی میں ہم سے جو خطائیں ہوں انہیں معاف کرنا کہ آپ توبہ قبول کرنے والے بھی ہیں اور رحیم بھی ہیں
- میری ذریت میں اسی امت مسلمہ میں سے ایک رسول کی بعثت فرمانا۔ جو اس امت مسلمہ پر یہ کرم فرمائے
- انہیں تیری قرانی آیات تلاوت کر کے سکھائے یعنی توحید و رسالت کے دلائل سکھائے
- نہ صرف معنی وعلم ظاہر بلکہ علم باطن اور اسرار کلام پاک سکھائے

Marfat.com

- صحبت وتربیت سے قلب وروح کو پاکیزہ کر دے
- ہم آپ سے یہ دعا اس لئے مانگتے ہیں کہ آپ ہی تو عزت وحکمت والے ہیں (ہم جو آپ سے مانگیں گے ملے گا)۔

جب ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ دعائے خلیل اور بشارت عیسیٰ میں تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ ان کے آباء واجداد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک سارے اس ذریت ابراہم علیہ الصلوۃ والسلام کے روشن ستارے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بزبان ابراہیم علیہ السلام 'امۃ مسلمۃ لک' کے خطاب سے نوازا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیوب ہے اسے پتہ تھا کہ امت مسلمہ کے عقائد پر نقب زنی کی ناپاک کوشش ہوگی۔ لہذا اس ذات پاک نے سورۃ الشعراء کی ان آیات مبارک سے اسے ناکام بنادیا۔

وتوکل علی العزیزالرحیم۔ الذی یراک حین تقوم۔ وتقلبک فی السجدین۔ آیات ۲۱۹۔ ۲۱۷ سورۃ الشعراء (۲۶)

- آپ توکل اسی ذات پر کریں جو غالب ورحیم ہے
- وہ (اللہ تعالیٰ) آپ کو دیکھتا ہے جب آپ قیام فرماتے ہیں
- آپ کا (آباء) ساجدین (کے صلب) میں گردش کرنا بھی دیکھتا ہے
- آیۃ ۲۱۹ کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہاں تقلبک یعنی گردش سے مراد انبیاء علیہم السلام کی مسلمہ میں یکے بعد دیگرے منتقل ہونا ہے۔ (حوالہ الخازن '۵' ۱۰۷)

۵۔ شیخ التفسیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر نعیمی میں جس کا میں حوالہ اوپر دے چکا ہوں والدین نبی کریم ﷺ کے ایمان کے ثبوت میں بارہ برہان قاطع دلائل پیش کئے ہیں جن میں سے اکثر آپ کے نام علماؤ فقیہان کے مکتوب میں شامل ہیں۔ میں مختصراً یہ عرض کرونگا کہ ایمان وعقائد کی صحت کی دلیل یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے ایمان وعقائد کے مماثلت رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ کی آیت ۱۳۷ میں فرماتا ہے کہ

- ' فان امنوا بمثل ما اٰمنتم بہ فقد اھتدو او ان تولوا فانما ھم فی شقاق '

ہدایت یافتہ وہی ہیں جو تم جیسا (یعنی صحابہ کرام جنہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کے فیض نظر سے علم وحکمت حاصل کیا) ایمان (وعقائد) رکھتے ہیں اگر وہ ان کے ... ایمان سے پھر گئے تو پھر مخالفین کے گروہ میں سے ہیں

... کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعینکا عقیدہ تو یہ تھا کہ والدین نبی کریم ﷺ واجب صد احترام ہیں کہ وہ اس نور الہیٰ کے امین تھے جو آدم علیہ السلام سے ان تک نبی بعد ... (علیہ السلام) میں پہنچا جنہیں اللہ تعالیٰ نے 'امۃ مسلماۃ لک' کے لقب سے نوازا۔ کافر تو نجس اور ناپاک ہوتے ہیں وہ نور جو نور من نور اللہ ہے اس ... تو طیب وطاہر ہی ہو سکتے تھے۔ اگر حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صاحب ایمان اور صاحب بصیرت باطنی نہ ہوتیں 'خاکم بدہن' تو ایک چھ سال کے ... یہ بشارت کیسے دے سکتی تھیں

'اے بیٹے اللہ تجھے برکت دے۔ مجھے یقین ہے کہ تم رب کی طرف سے ساری مخلوق کے نبی ہوگے۔ اور حل وحرام عرب وعجم میں اسلام پھیلاؤ گے (تمہارے والدین کی طرح) اللہ تعالیٰ تمہیں بت پرستی سے بچائے گا اور دین ابراہیمی تم سے پھیلائے گا۔'

'پھر آپ نے فرمایا ' میں تو مر جاؤنگی مگر میرا ذکر قیامت تک رہے گا کیونکہ میں نے بہترین چیز یعنی فرزند چھوڑا ہے'

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی طرح ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین تاحیات دین فطرت وتوحید پر قائم تھے اور ان کی وفات بھی دین ابراہیمی پر ہوئی۔ چونکہ دونوں کی وفات بعثت نبوی سے بہت قبل ہوئی اس لئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بطور معجزہ ان کو زندہ فرما کر اسلام کی عظمت سے بھی نوازا اور صالحین سے اٹھا کر مقام صحابیت پر انہیں فائز کر دیا۔ اس امر کی تصدیق حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیھا السلام نے خود فرمائی ہے۔

۶۔ مجھ برادر کرم محترم المقام طارق اکرام عارضی صاحب نے ائندہ کے عملی اقدامات کے خطوط واضح فرمادئے ہیں اور میں ان کی تائید کرتا ہوں

۔ فقط والسلام

نیاز مند

سگ افضل سرکار، غلام عارف،

قاضی علیم اللہ عارفی

۹ - ۳ - ۱۹۹۹

Marfat.com

Qazi M. Alimullah

359 - B, Street 27, Sector I-8/2,
Islamabad.
Ph: No. Off:- 273270 - 278928
Res: 443575 - 442566
fax: (051) 273258
E Mail Address:-
farooqi@paknet1.ptc.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ سید المرسلین o

محترم المقام جناب سید محمد اخلاق صاحب چشتی عارفی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنے مراسلہ میں ~~[illegible]~~ سید الاولین والآخرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک کی حرمت کی پامالی کی جو صورت بیان کی وہ انتہائی روح فرسا اور بیشک ساری امت مسلمہ کیلئے باعث کرب عظیم ہے۔ جن لوگوں کی گستاخی و بے ادبی کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اُن سے کوئی بہتر توقع نہیں کی جا سکتی۔ دراصل یہ صلیبی جنگ کا ہی ایک تسلسل ہے۔ اعداء الدین نے اس جنگ سے یہ نتیجہ اخذ کرلیا کہ جب تک مسلمانوں کے دلوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت موجزن رہیگی یہ اُن کے ناموس کیلئے اور دین کی حفاظت کیلئے ایثار کرتا رہیگا۔

آخر حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صاحب ایمان اور صاحب بصیرت باطنی نہ ہوتیں خاکم بدہن تو ایک چھ سال کے بچے کو یہ بشارت کیسے دے سکتی تھیں۔

"اے بیٹے اللہ تجھے برکت دے۔ مجھے یقین ہے کہ تم رب کی طرف سے ساری مخلوق کے نبی ہوگے۔ اور حل وحرام [illegible] عرب وعجم میں اسلام پھیلاؤ گے ~~[illegible]~~ (تمہارے والدین کی طرح) اللہ تعالیٰ تمھیں بُت پرستی سے بچائے گا اور دین ابراھیمی تم سے پھیلے گا۔"

پھر آپ نے فرمایا "میں تو مر جاؤں گی مگر میرا ذکر قیامت تک رہیگا کیونکہ میں نے بہترین چیز یعنی فرزند چھوڑا ہے"

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی طرح ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین تاحیات دین فطرت و توحید پر قائم تھے اور آپکی وفات بھی دین ابراھیمی پر ہوئی۔ چونکہ دونوں کی وفات بعثت نبوی سے بہت قبل ہوئی اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور معجزہ انکو زندہ فرما کر اسلام کی عظمت سے بھی نوازا اور صالحین سے اٹھا کر مقام صحابیت پر انھیں ~~[illegible]~~ فائز کردیا۔ اس امر کی تصدیق حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام نے خود فرمائی ہے۔

۲ - محض از راہ کرم محترم المقام طارق اکرام عارفی صاحب نے آئندہ کے عملی اقدامات کے خطوط واضح فرمائے ہیں اور میں اُنکی تائید کرتا ہوں۔

فقط والسلام
نیازمند
گدا فضل سرکار غلام رسول
قاضی علیم اللہ فاروقی

Marfat.com

اظہار رائے :

جناب اقبال احمد فاروقی صاحب، نگران مرکزی مجلس رضا۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ جہان رضا لاہور
بیاد اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ)
نعمانیہ بلڈنگ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور پوسٹ بکس نمبر ۲۰۶

محترمی سید محمد اخلاق صاحب زید مجدہ

السلام علیکم!

مجھے آپ کا مراسلہ ملا جس میں آپ نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے روضہ منورہ بمقام الابواء شریف کے بارے میں روح فرسا خبر پڑھی۔ سیدہ طاہرہ کی قبر مبارک کو نجدیوں نے بربریت کا نشانہ بنا کر بڑی ہی جسارت اور ظلم کا مظاہرہ کیا ہے۔

اگرچہ نجدی حکومت ایک عرصہ سے اپنی بدبختی کے مظاہرے کر رہی ہے اور جہاں جہاں بھی سید الانبیاء کی نسبت سے آثار و تبرکات موجود ہیں انہیں مٹا رہے ہیں۔ جنت البقیع کے انہدام اور سیدنا حضرۃ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مزار کی بے حرمتی کے بعد حالیہ فعل سب سے زیادہ سفاکانہ اور ظالمانہ ہے
پچھلے کئی برسوں سے یہ سن رہے تھے کہ نجدی مطوے اہل عقیدت کو زیارت سے روک رہے ہیں، رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں اور زائرین کی راہوں میں پتھر اور شیشے بکھار رہے ہیں۔ مگر جن حالات کا تذکرہ آپ کے اطلاع نامے میں آیا ہے۔ وہ نہایت ہی دل خراش ہیں۔ مرکزی مجلس رضا

Marfat.com

ماہنامہ جہانِ رضا لاہور
بیاد اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ)
نعمانیہ بلڈنگ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور پوسٹ بکس نمبر ۲۰۶

کے تمام اراکین نجدی حکومت کے اس مکروہ فعل کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اس بربریت کو عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا ذریعہ جانتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ جو بھی قانونی کاروائی یا احتجاج کریں مرکزی مجلس رضا اسکی تائید کرے گی اور آپ سے تعاون کرنے اور آپکی آواز پر لبیک کہے گی۔ آپ اس سلسلہ میں جو بھی کاروائی کریں مرکزی مجلس رضا کو آگاہ کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو!

والسلام

اقبال احمد فاروقی
نگران مرکزی مجلس رضا

Marfat.com

اظہار رائے :

مولانا حضرت محمد عبد الطیف غفرلہ، مدرس علوم دینیہ بدار العلوم جامعہ نعیمہ ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام مسنون

مخدوم و مکرم

بواسطہ مکتوب شما روح فرسا دل گداز خبر پڑھی ۔ ہر وہ شخص جس کے سینے میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ گھٹیا حرکت کسی مسلمان نے کی ہے بالیقین ازلی بدبخت "ذِیابٌ فِی ثیابٌ" کا مصداق انتہائی سفاک ملعون ہی ہو سکتے ہیں ۔ اس واقعہ فاجعہ کی مذمت ہر وہ شخص کرے گا جس کو ادنیٰ تعلقِ محبتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے چہ جائیکہ کامل مومن ۔ ہر مسلمان اور ہر مسلم حکومت پر فرض ہے کہ اس حادثہ کریہہ کی مذمت کرے اور سعودی حکومت کو مجبور کرے کہ جن درندہ صفت لوگوں نے قبرِ سیدہ طاہرہ طیبہ والدہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسمار کیا ہے ان کے گھروں کو مسمار کیا جائے اور مجنون کتوں کو جو سزا دی جاتی ہے وہ سزا دی جائے اگر یہ بدترین حرکت حکومت سعودیہ کی یا کسی بدترین تنظیم زمانہ کی سربراہی میں کی گئی ہے تو یہ مٹ کر رہے گی الا ترے ...

خسرو پرویز نے صرف حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک چاک کیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ بددعائیہ فرمایا :-

وَمَا عَلَيْهِم رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ بخاری شریف ص ۱۵

تو جنھوں نے قبر مبارکہ سیدہ آمنہ والدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسمار کیا ان سیاہ بختوں کے انجام بد کا عالم کیا ہوگا ۔

تو مشو مغرور بر حلم خدا ؎
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

یہ حکومت سعودیہ سے بعید بھی نہیں کیونکہ اکابرینِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ انہوں نے کیا کیا ہے ۔ جس پر ہر مسلمان صحیح العقیدہ اشکبار ہے ۔ والی اللہ المشتکیٰ [1]

---

[1] کاش کوئی شب جائے کہ من بودم از شورش کاشمیری

Marfat.com

دین اسلام اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت و احترام کا درس دیتا ہے اور اس کے
بعد عزت و احترام کے لائق ذات اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے
مگر حرمین شریفین میں جا کر دیکھا ہے نہ آداب قرآن مجید نہ ادب بیت اللہ
شریف اور نہ گنبد خضریٰ کا ادب و احترام ۔ حرمین شریفین میں احکام
اسلامیہ کی کھلی بغاوت ہو رہی ہے باقی ملک کا عالم کیا ہوگا۔ جدہ ایئرپورٹ
پر اترتے ہی بدعات شنیعہ (مردہ حکمرانوں کی قد آدم تصاویر آویزاں ہیں جو
دن کے اجالے میں بھی برقی رو سے روشن رکھی جاتی ہیں) ہو رہی ہیں۔

نجدی سعودی علماء دین کی زبانیں کیوں گنگ ہیں یا بصارت اور بصیرت ختم
ہو گئی ہے۔ حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کیوں نہیں کہتے کہ ازواج
مطہرات، والدہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اجلہ علماء عظام جو
رشد و ہدایت کے عظیم نشان ہیں جن کے اقوال زریں سے دنیا جگمگا رہی ہے
ان کے نشان مٹانے والو! اور اپنی مورتیوں (جو شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف
ہیں) کی نمائش کرنے والو! خیر کا منہ نہ دیکھو گے ۔ الحذر الحذر

مسئلہ ابوین کریمین رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر دلائل ہیں
کہ ان کو کوئی صاحب بصیرت رد نہیں کر سکتا۔ جس نے اس مسئلہ کی
تحقیق دیکھنی ہو تو وہ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی
کی کتاب "اشعۃ اللمعات" شرح مشکوٰۃ شریف کتاب الجنائز یا
خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسائل
مبارکہ دیکھے ۔ اللہ قدوس شعائر اسلامیہ کے ادب کی توفیق عطا فرمائے
اسلام کا بول بالا فرمائے کفر و اہل کفر کو ملیا میٹ کرے
اللھم مزق جمعھم و دمر دیارھم و خذ اعداء الدین
اخذ عزیز مقتدر ۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحریر نمود احقر محمد عبدالحکیم شرف غفرلہ خادم علوم دینیہ
بدار العلوم جامعہ نعیمیہ لاہور ۲۲ ذوالقعدہ ۱۴۱۹ھ
۱۱ مارچ ۱۹۹۹ء

اظہار رائے :

جناب محمد بیگ بلوچ، کراچی

کسے اگاں منی ملکہیں مات ءُ آریپیں پتءِ قبرانی بے ادبی بہ کنت، آیاں کم شرف بہ کنت یا آیانی نشانان گار بہ کنت، تہ من آئیءَ شریں ڈیکے دیاں۔ من آئیءَ چو کنگءَ ہچبر نئیلاں، چیا کہ منءَ وتی پت ماتانی ھڈانی نشان دوست انت، ءُ دانکہ من است ءُ موجوداں، من ھچ پاکیں نشانان گار بوگءَ نئیلاں۔ اے یک قدرتی ھبرے ءُ بنی آدمی جھرءِ تقاضہ ءُ لوٹ انت۔

دنیاءِ تہءَ دو رشتہ سک اہم ءُ بنیادی رشتہ انت۔ یکے ھونءِ رشتہ ءُ دومی عقیدہ ءُ ایمانءِ رشتہ۔ نوں انچو کہ بنی آدمی رشتہءِ حوالہءَ انسانءَ وتی پت پیروکی نام ءُ نشان دوست انت ءُ آیانی پاسداری ءُ حفاظتءَ کنت، ھمے پیم عقیدہ ءُ ایمانءِ حوالہءَ ھم آئیءَ وتی دینی سروک ءُ بزرگانی نام ءُ نشان دوست دارانت۔

بلے اے چنکد دلپردردی ءُ ارمانی گپے کہ سعودی عربستانءِ سرڈگارءَ وش وابیں میرءِ اسلامءِ مزن نامیں ءُ شرفداریں بزرگ ءُ پاکیں ھستیانی قبر ءُ ادیرھانی نام ءُ نشانانی گار کنگءِ ناپاکیں کوشش بوگا ئنت ءُ مسلمان ءُ اسلامی دنیاءِ مسلمان حکومتانی گوشان موردے ھم نہ وارت۔ سعودی عربستانءِ سرکار یک سازش ءُ پندلےءِ روءَ ءُ ردبند داتگیں (منظمیں) رنگءَ پاک ءُ مقدسیں ھستیانی قبر ءُ ادیرھان پروشگ ءُ گار کنگءِ گلائیش انت۔ من وھدے روتاکانی تہءَ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کہ آئیءَ رامیءَ پاکیں نبیءَ ذوالنورینءِ شرف بخشاتگ، آئیءِ قبرءِ عکسءَ گنداں تہ منی دل پدرد ءُ چم نمبیگ بنت۔ چنکد دردے ھبرے کہ اے وڑیں بلندیں ھستیءِ قبرءِ سرءَ کاپرےءِ ساھگءَ و بل نامءِ شکے ھم نیست۔

Marfat.com

ہمے سازشءِ ردا سعودی عربستانءِ سرکارءَ ہمے زوتان، دو جہانءِ والی، مئے دُرّیں نبیءِ ملکّہیں ماتءِ قبر چہ آئیءِ اصلیں ھندا جتا کنگءِ ہندانی کجا ہر تگ گار کتگ۔ نوں اودا زیارتیانءَ روگءِ ہم اجازت نیست۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلّمءِ ملکّہیں مات ہما پاکیں مات انت کہ آئیءِ بزرگی، پاکی، عزت و شرف چہ بی بی حوا و بی بی مریم رضءِ کم تر نہ انت۔ حضورءِ ماتءَ اے شرف و بزرگی ولے خدا چہ وتی گنجیں درءَ بخشاتگ کہ آئیءَ وتی حبیبے پاکءِ ماتءِ برز و بزرگیں منصب عطا کتگ۔

عام صورتءَ قبرانی بے ادبی کنگءِ اے دلیل دئے انت کہ قبر و ادیرھال اڈ کنگ و آھان برجاہ دارگءَ چہ مسلمانانی تہا قبر پرستی رواج گیپت و آ شرکءِ شکار بنت۔ حالانکہ قبرءِ عزت کنگ و قبرءِ پوجا کنگ دو جتائیں کار و عمل انت۔ بلاشک قبرانی یا کجام ہم دگہ غیر اللہءِ پوجا، پرستش یا عبادت شرک و گناہ، بلے قبرانی یا دینءِ دگہ نشانیانی (شعائرِ دینءِ) عزت کنگ یا آھان شرف دیگ کجام حسابءَ شرک و گناہ ہے؟

منی سوال اش انت کہ

* — مسجد نبویءَ را چہ کجام نسبتءَ عزت و شرف دیگ بیت؟ پمے ھاترا کہ آئیءِ اڈ کنگءَ مئے پاکیں نبیءَ وتی مبارکیں دستان ھشت جست کتگ و آئیءِ تہا امامت کتگ۔
* — مدینہ شہرءَ کئی نسبتءَ گوں چہ درستان افضل تریں شہر لیکگ بیت؟ پمے ھاترا کہ اودا دُرّیں نبیءَ وتی مقدسیں زندگوازینتگ و آئیءِ ابدی وابجاہ ہمودا انت۔
* — صحابہءِ کرامءَ کئی نیاد و صحبتانی برکتءَ شرفءِ برزیں منصب رستگ؟ دو جہانءِ مالکءِ صدقہءَ کہ آیان چہ آوءِ تچکءَ تچک فیض حاصل کتگ۔

Marfat.com

* — حجرِ اسود نا پرچی نا جھک سال لکھانا حساب نا مسلمان بوسہ دے انت؟ بے ھاترا، کہ آنا میے درّیں نبی نا وتی پاکیں دستاں تون خانہ کعبہ ٹی نصب کرینگ او بوسہ داتنگ۔

اش آن اِدا ثابت مریک کہ دنیا ٹی ہر ہمو چیزے کہ آنا تعلق سے پاکیں نبی نا کہی ہم رنگ نا نسبت او سیادی ءِ است آ شرف او عزت نا لائق اے۔ گڑا اے چے قدر ظلم ءِ ھبرے کہ ہما پاک او بزرگیں ھستی کہ آنا پاکیں شکم آن میے درّیں نبی پیدا مسنگ، آنا قبر نا نشان ہم گارکننگ مس۔ اے ہُنیں مسلمان انت کہ اے ظلم او زورآکی نا اکن ٹی انت۔ اے چنتو ریں مسلمان انت کہ یک نیمگ آن دو جہان نا مالک نا امتی مریک نا ہم دعویدار انت او دومی نیمگ آن آنا مکہیں مات نا قبر نا نشان آن ہم گارکننگ نا پُشت آ انت۔

پیشکانا دینی سروکاں، عالماں، طالباں او عام مسلمانانا توار پرجان کہ آ سعودی عرب سرکار نا ہمے ناھودگ او ناپاکیں کاروائی نا خلاف پرزوریں احتجاج بکن انت، آنا اِیرہ جن انت او بزرگ او پاکیں ھستیاں قبر او ادیرھال نشانیاں گارکننگ نا سازش نا خلاف تون یک منظم تحریکے بنگیج بکن انت۔ یادکن اِت سعودی عرب آ اِدا جست مرکیں اے سیلاب نا دیم اگاں الون دارنگ نبوت تہ چریشی اسلام نا مزن تاوانے رسیت۔

وما علینا الا البلاغ

خاکپائے بزرگان

محمد بیگ

۱۳/۳/۹۹ء

Marfat.com

اظہار رائے :

شفقت حسین خادم ، ایڈوکیٹ ، ہائی کورٹ ۔ سندھ

SHAFQAT HUSSAIN KHADIM
M.A (ARABIC) M.A. (ISLAMIC STUDIES) LL.M
Advocate High Court

Ph : 4993529
Mobile : 0321-237719
Pager : 111222333-7765

A-19 SULEMAN PLAZA,
BLOCK 10, GULSHAN-E-IQBAL
KARACHI.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۸۲ میں ارشاد ہوا

« استشہدوا شہیدین من رجالکم » اپنے مردوں میں سے دو گواہ کر لو

اس سانحہ فاجعہ کے تین عینی شاہدین السماء و آمال کے ساتھ موجود ہیں جو کافی شہادت ہے غم و اندوہ کا اظہار گرچہ لفظوں میں ممکن نہیں ہے وقت علاج نہیں ہے یہ کیف جو اندر اُبل رہا تھا لکھ دیا ہے گر آقا قبول کر لیں۔

شفقت

Marfat.com

سورۃ النور آیت نمبر ۳۵ میں اللہ رب العالمین نے اپنے نور کی مثال پیش کی ہے
تحدید عقل کو اشارہ ہے ارشاد ہوا " اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اُس کے نور کی
مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اُس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس
گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ
پورب کا نہ پچھم کا قریب ہے کہ اُسکا تیل بھڑک اُٹھے اگرچہ اُسے آگ نہ چھوئے
نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے
لوگوں کے لئے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے " (کنز الایمان از امام احمد رضا خان بریلوی ؒ)
(آگے تمام تراجم قرآنی حوالہ بالا سے ہی منقولہ ہیں)

ظاہر ہے کہ یہ مثال عقول بشری کی محدود تعلیم کے لئے ایک پیمانہ ہے کیونکہ ادراک بشری
مقید ہے لیکن مثال سے بات اور اسکے مفاہیم کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے
اب بات کو سمجھنے کے لئے ذرا سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۴۳ ملاحظہ فرمایئے ارشاد ہوا
اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اُس سے اسکے رب نے کلام فرمایا عرض کی
اے رب مجھے اپنا دیدار دکھا کہ مَیں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ
کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اُسکے رب نے پہاڑ
پر اپنا نور چمکایا اُسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا
پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور مَیں سب سے پہلا مسلمان ہوں "

حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت رسول اور کلیم اللہ ہیں مگر " لن ترانی "
کا جواب حائل ہے سُن سکتے ہیں دیکھ نہیں سکتے شہادت سمعی ہے عینی نہیں اور پھر
" لا نفرق بین احد من رسلہ " کے حدِ ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے سورۃ النجم کی ابتدائی
۱۸ آیات ملاحظہ فرمایئے
" اس پیارے چمکتے تارے محمد ﷺ کی قسم جب یہ معراج سے اترے تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے
اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے انہیں سکھایا سخت
قوتوں والے طاقتور نے پھر اس جلوے نے قصد فرمایا اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا پھر
وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے
بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا تم اُن سے اُن

Marfat.com

کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اُس کے پاس جنت الماویٰ ہے جب سدرۃ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں "

ہر چند کہ یہ موازنہ نہیں ہے محض معاملہ ہے کیونکہ اس گفتگو میں ہم اُمِّ موسیٰؑ پر اُمِّ مصطفیٰؐ کے ارفع مقام کو قیاس کریں گے اسلیئے محض بات کو سمجھنے کے مذکورہ بالا قرآنی مثال پیش کی
ایک دوسری مثال ملاحظہ فرمایئے حضرت موسیٰؑ دعا فرماتے ہیں سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۲۵ میں ارشاد ہوا
" ربِّ اشرح لی صدری " عرض کی اے میرے رب میرے لیئے میرا سینہ کھول دے "
جبکہ سورۃ الم نشرح آیت نمبر ۱ میں ارشاد ہوا
" الم نشرح لک صدرک " کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا ؟
موسیٰؑ شرح صدر مانگ رہے ہیں اور مصطفیٰؐ کی شرح صدر کی تعریفیاں ہو رہی ہے
کہ دونوں ہی صاحبِ شریعت رسول ہیں کسی کی طلب ہے کسی کی عطا ہے کسی کی رسد ہے کسی کی دعا ہے

یہ آمنہ کا بیٹا عجب رسول ہے کہ جبریئلؑ بھی جانتے ہیں کہ جہاں اُن کے پَر جلتے ہیں وہ ان کے قدموں کی دُھول ہے جو بشارت و انذار کے شاہد ہیں اسریٰ کے مشاہد ہیں رفعنا لک ذکرک کی روشن دلیل ہیں آگہی جنکا احاطہ نہیں کر سکتی عقل شناسائی کا دعویٰ نہیں کر سکتی جو والی کوثر ہیں تخلیق احسن تقویم ہیں جو انہیں محبت سے دیکھ لے امر ہو جائے جسے وہ محبت سے دیکھ لیں جاوداں ہو جائے جو چاند پر نگاہ ڈال دے تو قمر کا بٹوارہ ہو جائے سورج کو دیکھ لے تو گھبرا کے پلٹ آئے بے زبان اونٹنی پر سوار ہو جائے تو قصویٰ ماورہ ہو جائے اور غلطی کا نہ کرنے پائے جسکو چھو لیں اُسکی کایا پلٹ جائے بے یار و مددگار ہوں تو کسریٰ کے کنگن بانٹیں شہ سوار ہوں تو لا تثریب کا نغمہ الاپیں جو والضحیٰ کا دمکتا نور ہیں جو واللیل کی وسیع پناہ گاہ ہیں جو شرف ردائے مزمل ہیں جو تکریم شبابِ مدثر ہیں

یہ رسولوں کے معاملے اقتضائے بشری سے سوا ہوتے ہیں اُمِ اسمٰعیلؑ پانی ڈھونڈیں تو رسول کی ننھی ایڑیاں زم زم کا پیمانہ ماپیں مصر سے یوسفؑ کی قمیض چلے تو میلوں دور کنعان میں بیٹھے بوڑھے یعقوبؑ خوشبو سونگھ کر پکار اٹھیں کہ مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے یہ رسول کی قوتِ شامہ لشکرِ سلیمان کے خوف سے چیونٹی کوسوں دور بولے اور رسول سن کر مسکرائے یہ رسول کی قوتِ سامعہ یدِ داؤدی میں لوہا موم ہو جائے لمسِ ابراہیمی سے نار گلنار بن جائے غرض آدمؑ سے عیسیٰؑ تک

Marfat.com

یہ سب ہادی اور وہ اکیلا سب کی اصل ایک مگر سب جیسا " تو کہ تنہا داری ۔

مکہ میں عبدالمطلب کا گھر عبداللہ کا یتیم بچہ جسکے لئے ماں کی شفقت ہی باپ کا سایہ بھی ہے وہ ماں جو بھوک سے بلکتے محمدؐ پر اپنے مشکیزے نچھاور کر دے یہ سوئیں وہ جاگے جو انگلی پکڑے چلنا سکھائے جو صدف بنے موتی چھپائے جسکا یہ ایقان ہو کہ جو اس نے جنم دیا ہے وہ اس بشری کائنات میں نہ کوئی دے سکا ہے نہ دے سکے گا جسکے آنگن میں ملائک رقصاں ہوں جسکا گھر مطاف رُسل ہو جسکے در پر ملائک قطار اندر قطار ، حوریں ستاروں کے گہنے لئے اسکا منہ چومنے کو بے قرار **اور وہ ابواء میں بے یار و مددگار**

سورۃ القصص آیت نمبر ۷ میں ارشاد ہوا " اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا کہ اسے دودھ پلا ۔" اور سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۳۸ میں حضرت موسیٰؑ سے خطاب ہوا " جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا ۔" اسی طرح سورۃ آل عمران آیت ۴۲ میں ام عیسیٰؑ سیدہ مریم سلام اللہ علیہا کے لئے ارشاد ہوا " اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اسکے لئے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر ۔"

سورۃ مریم آیات ۱۶ تا ۳۴ تفصیلی ذکر ام عیسیٰؑ ہے " اور کتاب میں مریم کو یاد کرو ۔" آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد ہوا " تو اسے اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے نیچے ایک نہر بہادی ہے ۔" آیت نمبر ۳۱ میں ارشاد ہوا " اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا ۔"

میں نے عرض کیا تھا کہ موسیٰؑ مانگ ہوں تو مصطفیٰ عطا ، یسوعؑ راستہ ہوں تو مصطفیٰ منزل فضیلت مصطفیٰؐ میری عقیدت کی محتاج نہیں ہے کیونکہ حقیقت کبھی محتاج نہیں ہوتی جو معاملہ مصطفیٰ کا بین الرسل ہے وہی معاملہ امہات رُسل کا ام مصطفیٰ سے ہے ام موسیٰؑ پر وحی دودھ پینا سکھائے گویا جب ننھے موسیٰ شیر مادر چوس رہے تھے ماں کو وحی یہ بتا چکی تھی کہ وہ ام رسول ہیں

Marfat.com

بشریٰ کی خبر سے پہلے اُم عیسیٰؑ کو ملائک اصطفیٰ اور تطہیر کی بشارت دے رہے تھے اور وہ جان گئی تھیں کہ وہ کس ہستی کو جنم دینے والی ہیں سو وہ جو باعث تخلیق کائنات کو جنم دے
جو ایمان کو جنم دے وہ ایمان سے محروم کیسے ہو سکتا ہے
جسکی کوکھ میں رسالت پروان چڑھے وہ استشہادِ رسالت سے محروم کیسے ہو سکتا ہے
جسکی گود میں بولتا ہوا قرآن ہو وہ ایقان کو کیونکر ترسے
جسکے ہاتھ میں نبوّت کی انگلی ہو وہ صراطِ مستقیم سے کیسے بھٹکے
جسکا آنچل والنجم کا استعارہ ہو جسکا دامن تطہیر کا اشارہ ہو
جسکے بیٹے نے ماؤں کے لئے کہا

" الجنّۃ تحت اقدام الامّھات " جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے

سو یہی تو وہ عورت ہے جس کے مقدس قدم جنت گاہِ مصطفیٰؐ ہیں کہ جب مصطفیٰؐ الواء میں آئیں تو قبر شریف میں قدموں کے پاس بیٹھ جائیں اور ہاتھ سے قبر صاف کریں کہ جب چھ برس کے تھے تو اسی جگہ روتے بلکتے اپنی جنت کو امانت رکھ گئے تھے کہ خود امینؐ ہیں ماں آمنہ ہیں زمین امانت کی پاسدار اور نگہبان رہے اس خاکی کو خاک خاشاک نہ کرنے کہ یہ میرے رسول کی سُنت ہے اور اس حرمت کو کوئی پامال نہ کرنے کہ یہ پناہ گاہِ رسول ہے

الواء کی اس چوٹی کو جو مسکن ام رسولؐ تھی شہید کر دیا گیا حرمت پامال ہوئی حیا گریہ کرتی رہی اُم مصطفیٰ امت مصطفیٰ کی امانت ہیں اُمت نے امانت کھو دی ہے اب امینؐ کے اس سوال سے ڈرو کہ میری ماں کہاں ہے کہ میں نے تو چھ برس کی عمر میں اپنی جنت الواء کی چوٹی پر اس خیال سے رکھ دی تھی کہ بلندی میں بھی کوئی میری ماں کا ہمسر نہ ہو

آقا ہم نادم ہیں معافی کے ہرگز قابل نہیں ہیں لبس یہ جھوٹے سچے آنسو ہیں بے بسی ہے بے کیسی ہے ذلت کا احساس ہے ہم آپ کا دکھ بھی محسوس کرنے کے قابل نہیں ہیں کجا کہ غم بانٹ سکیں ہمارا گریہ قبول ہو ہمارا پرسہ قبول ہو

آنسوؤں سے تر رلیش مصطفیٰ کو ہمارا سلام ہو

جمعے کہ نا قیامت گل او بہار بادہ
صنمے کہ بر جمالش دو جہاں نثار بادہ

Marfat.com

اظہار رائے :

مولانا حضرت عبدالتواب صدیقی صاحب، سجادہ نشین حضرت مولانا محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعلمین کی والدہ ماجدہ کی عظمت وشان میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں، احادیث سے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کبار صحابہ کرام کی معیت میں آپکی قبر انور پر تشریف لے جانا ثابت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دُعاء فرمانا "ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اور والد ماجد کی عظمت کیا ہے۔ نیز مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اور جسم مقدس کا والدہ ماجدہ مقدسہ کے بطن اقدس میں رہنا آپ کے والدین کریمین کی عظمت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

نجدیوں کی شرارت سخت مذمت کے قابل ہے پورے عالم اسلام کو ان سے سخت احتجاج کرنا چاہیئے سرکاری سطح پر حکومتِ پاکستان کو بذریعہ سفارت زبردست احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرنا چاہیئے کہ ایسی حرکات کے ذمہ دار کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

قبل ازیں جنت البقیع میں صحابہ کرام کے مزارات کو گرا کر مذموم حرکت کی گئی حضور کے صاحبزادگان کی قبور پر انوار کو شہید کیا گیا آہستہ آہستہ حضور اور آپکے صحابہ کرام کی نشانیاں مسمار کی جا رہی ہیں، تاریخی مقامات کو ختم کیا جا رہا ہے یہ اسلام دشمنی ہے۔

غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات کو مجروح کیا جا رہا ہے پیمانہ صبر لبریز ہوتا جا رہا ہے جس کے نتائج کافی خطرناک نکل سکتے ہیں۔

اُمت مسلمہ کے جذبات کو چیلنج کا سامنا ہے۔ ایمان کا امتحان ہے تمام مسلمانوں کو متحدہ طور پر حکومت نجدیہ سے اسکا جواب طلب کرنا چاہیئے اور اگر نجدی ایسی مذموم حرکات سے باز نہ آئیں مسلم ممالک کو ان کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے نیز ہر ممکن اقدام کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

عبدالتواب صدیقی

سجادہ نشین مناظر اعظم حضرت مولانا محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

363۔ عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

Marfat.com

محمد نواز تشنہ صاحب، اسلام آباد۔

محترم جناب سید محمد اخلاق صاحب

السلام علیکم: ۔ نہایت کرب، دکھ اور رنج سے گزرا جب آپ کا خط پڑھا۔ آپ نے جن واقعات کا تذکرہ کیا انہیں پڑھ کر دل لرز اٹھا۔ جو مسلمان بھی ان واقعات کو سنے گا تو وہ بھی ایسی اندوہ ناک کیفیت سے گزرے گا جس سے راقم الحروف گزرا۔ اس سے پہلے بھی کئی ایک مرتبہ زائرین نے ایسے واقعات کی نشاندہی کی۔ اور ردِ عمل کے طور پر افسوس کا اظہار کیا اور ساتھ ہی اپنی بے بسی کا رونا بھی رویا۔ کہ اس ملک کے لوگوں کا مسلک ہی ایسا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سب کچھ رونما ہوتا رہتا ہے۔ مگر آپ نے جس واقعہ کا خط میں تذکرہ کیا ہے وہ تو کسی بھی مسلک کے زمرے میں بھی نہیں آنا چاہیے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ لوگ دیدہ دانستہ طور پر ایسا کرتے ہیں۔ سب کچھ جانتے سمجھتے ہوئے۔ میرے خیال میں ان لوگوں کو حضور نبی کریم کی ذات اور مقام کا قطعاً کوئی ادراک نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ حضور نبی کریم کی ذات اور مقام سے آگاہ ہوتے تو مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا عمل ہرگز نہ کرتے۔ یہ عمل تو براہ راست ان کے مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کے تحت وہ قبروں کو مسمار کرتے ہیں۔ اخلاق صاحب میرے خیال میں ایک ایسی تحریک جنم لے جو صرف ذاتِ مصطفیٰ اور مقامِ مصطفیٰ کے ادراک کی تشہیر کا بیڑا اٹھائے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ جو لوگ یہ کام کریں وہ عاشقِ رسول ہوں اور یقینِ تام کے ساتھ خود بھی ذاتِ مصطفیٰ اور

Marfat.com

مقام مصطفیٰؐ سے آگاہ ہوں۔ ایک مرتبہ یہ کام بطور احسن انجام پا جائے تو مجھے یقین ہے کہ جو کچھ آپ نے عمرہ کے قیام کے دوران دیکھا ایسے واقعات کا کوئی بھی مرتکب نہیں ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ ظاہر میں ذات مصطفیٰؐ اور مقام مصطفیٰؐ کی رٹ لگانے سے کیا وہ [illegible] بات جس کا میں اشارہ کر رہا ہوں ہو سکے گی۔ شاید بہت قلیل اور سطحی۔ یہ تو باطن کے شاہسوار اپنی توجہ سے ہی ایسا ممکن بنا سکتے ہیں۔ جو کہ مسلمانوں کی روح میں سرایت کر جائیگی اور پھر مومن کی ایک ہی دھن ہوگی۔ ایک ہی لگن ہوگی۔ ایک ہی ذکر ہوگا

محمدؐ محمدؐ محمدؐ

آپ نے یقیناً یہ بات سنی ہوگی کہ فنا جب ہوتی ہے تو پہلے طالب اپنے مرشد میں فنا ہوتا ہے۔ پھر اپنے رسولؐ میں اور پھر اللہ میں۔ حقیقت کے میدان کے صوفی کہتے ہیں کہ پہلے فنا فی الشیخ ہے پھر فنا فی اللہ ہے اور پھر فنا فی الرسول ہے۔ آپ کلمہ توحید ہی کی ترتیب کو دیکھ لیجئے۔ لا الٰہ ہوگی تو پھر محمد الرسول اللہ اور وہ بھی یقینوں سے اور ویسے بھی کلمہ پڑھنے کیلئے بھی ہے اور کلمہ ہونے کیلئے بھی۔ میں اس سے آگے کی بات شریعت کے بھرم کے بموجب نہیں لکھنا چاہتا۔ ورنہ دل تو کرتا ہے کہ سرعام ببانگ دہل وہ راز جو سینے میں ہے ذات مصطفیٰؐ اور مقام مصطفیٰؐ کا اسے افشا کروں۔ اب آپ غور کریں کہ اگر ان لوگوں کو جن کا آپ نے خط میں تذکرہ کیا ہے۔

Marfat.com

حضور نبی کریم کی ذات لیکن مقام کا ادراک ہو جائے تو وہ کس طرح
یہ جسارت کر سکتے ہیں کہ اُس ہستی کے والدین ماجدین کریمین کی
قبروں کی بے حرمتی کریں۔ مجھے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اس واقعہ
سے حضور نبی کریم کو کس قدر تکلیف ہوئی ہوگی۔ کہ جس ہستی نے ظاہری پیدائش
سے لے کر پردہ فرمانے تک لیکن پس پردہ۔ نہ جانے کب سے اور آگے کب تک
اللہ کے ذکر میں سرگرداں ہیں۔ جنہوں نے پیدائش کے وقت بھی یہی
فرمایا۔ اے اللہ میری اُمت کو بخش دے اور آخر میں بھی یہی کہ اے اللہ
میری اُمت کو بخش دے۔

ایک دفعہ فقراً میں اس مسئلہ پر توجہ مرکوز قائم ہو جائے تو کل
بغیر ظاہری کوشش کے یہ کام جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ بطور احسن
انجام پا سکتا ہے۔ ایک ہوا چلتی ہے۔ معاملات کو رُخ ملتا ہے لیکن لوگ اس
پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ جس سے نہ صرف ان واقعات کا سدِّباب ہو
جائے گا۔ بلکہ اس اُمت کی تقدیر یکسر بدل جائیگی۔ لیکن آپس میں اتفاق
لیکن اتحاد قائم ہو جائیگا۔ جس کی اس سے پہلے کبھی اتنی ضرورت نہیں تھی۔
یہ طریقہ نہایت مثبت ہے۔ اس سے جو نتیجہ برآمد ہوگا انتہائی
پائیدار اور سب کیلئے قابلِ قبول۔

مخلص۔ محمد نواز اُنبہ
اسلام آباد

Marfat.com

اظہار رائے :

مولانا عبدالرزاق صاحب۔ جامعہ رضویہ۔ ضیاء العلوم۔ راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین جنتی ہیں۔ جہنمی نہیں علماء نے اس کی صراحت کی ہے۔ ان کے ناجی ہونے میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔

الحکم فی ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھما ناجیان ولیسا فی النار صرح بذلک جمع من العلماء ولھم فی تقریر ذلک مسالک۔

المسلک الاول: انھما ماتا قبل البعثۃ ولا تعذیب قبلھا لقولہ تعالیٰ "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین آپ کی بعثت سے پہلے فوت ہو گئے۔ زمانہ فترۃ میں فوت ہونے والوں کو عذاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) اور ہم عذاب دینے والے نہیں جب تک ہم رسول نہ بھیج لیں۔

علماء علم کلام و اصول میں اشاعرہ اور فقہاء کرام شوافع کا اس مسئلہ میں اجماع ہے کہ ~~جو شخص اس زمانہ میں فوت ہوا~~ جسے دعوت اسلام نہ ملی وہ فوت ہو جائے تو وہ نجات پائے گا اور دعوت اسلام سے پہلے کسی کو قتل کرنا باعث لزوم دیت و کفارہ ہے۔

شیخ الاسلام شرف الدین مناوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ~~صاحب~~ کے والد مکرم کے متعلق سوال کیا، کیا وہ آگ میں جائیں گے۔ تو آپ نے سائل پر شدید غصہ کا اظہار کیا۔ سائل نے کہا کیا ان کا اسلام ثابت ہے۔ تو انہوں نے فرمایا "انہ مات فی الفترۃ ولا تعذیب قبل البعثۃ" بے شک وہ زمانہ فترۃ میں فوت ہوئے، بعثت سے پہلے فوت ہونے والوں کو عذاب نہیں ہوگا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہی مضمون دوسری آیات کریمہ سے بھی ثابت ہے۔

ذلک ان لم یکن ربک مھلک القری بظلم واھلھا غافلون۔

ولولا ان تصیبھم مصیبۃ بما قدمت ایدیھم فیقولوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک ونکون من المؤمنین۔

ولو انا اھلکناھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک من قبل ان نذل ونخزیٰ۔

وما کان ربک مھلک القری حتی یبعث فی امھا رسولا یتلو علیھم آیاتنا

وھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون، ان تقولوا انما انزل الکتاب علی طائفتین من قبلنا وان کنا عن دراستھم لغافلین۔

وما اھلکنا من قریۃ الا لھا منذرون ذکری وما کنا ظالمین۔

وھم یصطرخون فیھا ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر۔

انبیاء کرام کی بعثت اور دعوۃ اسلام کے بغیر کسی کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ اسی مضمون پر علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سات احادیث پیش کی ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے۔

Marfat.com

اخرج عبد الرزاق وابن جرير وابن المنذر وابن ابی حاتم عن ابی هريرة قال اذا كان يوم القيامة جمع الله اهل الفترة والمعتوه والاصم والابكم والشيوخ الذين لم يدركوا الاسلام ثم ارسل اليهم رسولا ان ادخلوا النار فيقولون كيف ولم تأتنا رسل، قال وايم الله لو دخلوها لكانت عليهم بردا وسلاما ثم يرسل اليهم فيطيعه من كان يريد ان يطيعه قال ابو هريرة اقرؤوا ان شئتم وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا . اسناده صحيح على شرط الشيخين ومثله لا يقال من قبل الرأي فله حكم الرفع ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اصحاب فترۃ، نیم پاگل، گونگے بہرے اور بوڑھے جن کے پاس جنہوں نے اسلام کو نہیں پایا، ان لوگوں کے پاس فرشتوں کو بھیجے گا کہ ان کو آگ میں داخل کر دیا جائے تو وہ کہیں گے اے اللہ تعالیٰ کیسے ہمیں آگ میں بھیجا جا رہا ہے ہمارے پاس تو کوئی رسول نہیں آیا تھا۔ راوی کہتے ہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر ان کو آگ میں بھیج دیا جاتا تو ان پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جاتی۔ تو اس وقت ان کے پاس رسول کو بھیجا جائے گا۔ جن کی قسمت میں ہوگا وہ ایمان لے آئیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ اس پر دلیل پیش کرتے کہتے تھے کہ اگر تم چاہتے ہو تو "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" پڑھو۔

اس حدیث کی سند بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ اور یہ حدیث رائے کے مطابق نہیں ہے اس لئے یہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔

وقال الامام فخر الدين الرازي في المحصول شكر المنعم لا يجب عقلا خلافا للمعتزلة ۔ علامہ فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب محصول میں ذکر کیا "منعم ذات یعنی اللہ تعالیٰ جس کے ان گنت انعام ہیں۔ ان کا شکریہ ادا کرنا عقلاً لازم نہیں بلکہ بعثت رسول ضروری ہے۔"

قاضی تاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے شرح مختصر ابن الحاجب میں مسئلہ شکر منعم کے ضمن میں کہا کہ اس سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے "من لم تبلغه الدعوة فعندنا يموت ناجيا ولا يقاتل حتى يدعى الى الاسلام وهو مضمون بالكفارة والدية ولا يجب القصاص على قاتله على الصحيح"

جس کے پاس دعوت اسلام نہ پہنچی اس کی موت حالت نجات پر ہوگی۔ اسے اس وقت تک قتل نہیں کیا جائے گا جب تک اسے دعوت اسلام نہ پہنچے۔ اگر کسی نے قتل کر دیا تو اس پر دیت و کفارہ کی ذمہ داری لازم ہوگی۔ اگرچہ قصاص لازم نہیں ہوگا۔

تنبیہ : هذا الحكم خاص بمن لم تبلغه دعوة نبي اصلا . اما من بلغته منهم دعوة احد من الانبياء السابقين ثم اصر على كفره فهو في النار قطعا وهذا لا نزاع فيه ۔

یہ حکم ان لوگوں کے لئے خاص ہے جن کے پاس کسی نبی کی طرف سے کوئی دعوت اسلام نہ پہنچی ہو۔ لیکن وہ لوگ جن کے پاس دعوت اسلام پہنچی اور انہوں نے اسے نہ قبول کیا بلکہ وہ کفر پر ہی قائم رہے وہ جہنمی ہوں گے اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

اہلِ علم کا دوسرا مسلک :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین سے شرک ثابت نہیں۔ بلکہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف پر قائم تھے۔ جس طرح عرب سے کئی اور لوگ بھی دینِ ابراہیمی پر قائم تھے جیسے زید بن عمرو بن نفیل ۔ ورقہ بن نوفل ۔ وغیرہ ۔ اس مسلک پر بہت سے اہل علم ہیں۔ جن میں علامہ فخر الدین رازی رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب اسرار التنزیل میں بیان کیا ہے۔

ان آزر لم یکن والد ابراھیم بل کان عمہ ۔ بے شک آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ نہیں تھا بلکہ چچا تھا۔

اس پر اہل علم نے بہت مختلف دلائل دیے۔

ان آباء الانبیاء ما کانوا کفارا ۔ بیشک انبیاء کرام میں سے کسی نبی کے آباء کافر نہیں تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ۔ " الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین " جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور دورے کرتے ہوئے سجدہ کرنے والوں میں۔

قیل معناہ انہ کان ینقل نورہ من ساجد الی ساجد وبھذا التقدیر فالآیۃ دالۃ علی ان جمیع آباء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا مسلمین وحینئذ یجب القطع بان والد ابراھیم ما کان من الکافرین انما ذاک عمہ

آیۂ کریمہ کا معنی یہ ہوگا کہ آپ کا نور سجدہ کرنے والوں سے سجدہ کرنے والوں کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ لھذا آیۂ کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم کے آباء واجداد میں کوئی بھی کافر نہ تھا۔ یہاں سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کافر نہ تھے، آزر آپ کا چچا تھا، باپ نہ تھا۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۰۲ تا ص ۲۱۰)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء واجداد کے مشرک نہ ہونے پر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی

لم ازل انقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات ،، وقال تعالیٰ انما المشرکون نجس ،، فوجب ان لا یکون احد من اجدادہ مشرکا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا۔ مشرک کبھی پاک نہیں ہو سکتے اس لئے کہ ان کو خود رب تعالیٰ نے نجس (ناپاک) کہا ہے۔ لھذا ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء واجداد میں سے کوئی بھی مشرک نہ ہو۔ ورنہ حضور کا یہ ارشاد گرامی ہی غلط ثابت ہوگا۔ (از الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۰)۔

اعتراض : حدیث شریف میں طاہر نسلوں سے منتقل ہونے کا مطلب تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے آباء بدکاری سے پاک ہوں۔ اس سے شرک سے پاک ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔

جواب : وتخصیص الطھارۃ بالطھارۃ من السفاح لا دلیل لہ یعول علیہ ، والعبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب | روح المعانی زیر آیۃ واذ قال ابراھیم لابیہ آزر الخ پ

حدیث شریف میں مذکور طہارت کو صرف بدکاری سے طاہر ہونے کے ساتھ خاص کرنے پر کوئی دلیل نہیں پائی گئی جس پر اعتبار کیا جا سکے۔ اعتبار عموم الفاظ کا ہوتا ہے خصوص اسباب کا نہیں۔

آزر ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا

ان آزر اسم لعم ابراھیم السلام وجاء اطلاق الاب علی العم فی قولہ تعالیٰ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون

Marfat.com

من اجمعہ کی قالوا نعبد الٰہک والٰہ آبائک ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق " وفیہ اطلاق الاب علی العم ایضا (روح المعانی زیر آیت مذکورہ)

بے شک آزر ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے۔ لفظ اب کا اطلاق چچا اور دادا پر اس آیۂ کریمہ میں آیا ہے

ام کنتم شہداء الخ ۔ اسی طرح حضور نے اپنے چچا حضرت عباس کے متعلق لفظ اب استعمال کیا " ردوا علی ابی عباس " فرمایا۔

اخرج محمد بن کعب وقتادۃ ومجاہد والحسن وغیرہم ان ابراہیم علیہ السلام لم یزل یستغفر لابیہ حتی مات فلما مات تبین لہ انہ عدو للہ

فلم یستغفر لہ ثم ہاجر بعد موتہ وواقعۃ النار الی الشام ثم دخل مصر واتفق لہ مع الجبار ما اتفق ثم رجع الی الشام ومعہ ہاجر

ثم امرہ اللہ تعالیٰ ان ینقلہا وولدہا اسمٰعیل الی مکۃ فنقلہما ودعا ہناک فقال " ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم

الی قولہ) " رب اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب ۔ (روح المعانی زیر آیۂ مذکورہ)

محمد بن کعب، قتادہ، مجاہد اور حسن وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ بے شک ابراہیم علیہ السلام اپنے رب کیلئے استغفار کرتے رہے

جب آپ پر اس (آزر) کا کفر ظاہر ہوا تو آپ نے اس اللہ کے دشمن کیلئے استغفار کرنا چھوڑ دیا۔ پھر آپ نے اس کی موت

اور آگ کے واقعہ کے بعد شام کی طرف ہجرت کی آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ ہاجرہ بھی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ

ہاجرہ اور اسمٰعیل کو مکہ میں چھوڑ آؤ۔ آپ نے اپنی زوجہ اور اپنے بیٹے کو مکہ کی سرزمین میں چھوڑ کر دعا کی

ربنا انی اسکنت الخ ۔ اس دعا میں رب اغفرلی ولوالدی بھی کہا اے اللہ میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما

فانہ یستنبط من ذلک ان المذکور فی القرآن بالکفر ہو عمہ حیث صرح فی الاثر الاول ان الذی ہلک قبل الہجرۃ ہو عمہ ودل الاثر الثانی

علی ان الاستغفار لوالدیہ کان بعد ہلاک ابیہ بمدۃ مدیدۃ فلو کان الہالک ہو والدہ الحقیقی لم یصح منہ علیہ السلام ہذا الاستغفار لہ اصلا

واضح ہوا کہ آپ کا وہ باپ جس کا قرآن پاک میں کافر ہونا مذکور ہے وہ چچا ہے (چچا کو بھی باپ کہہ لیا جاتا ہے) کیونکہ

واضح طور پر محمد بن کعب القرظی سے مروی ہے " فارسل اللہ تعالیٰ علیہ شرارۃ من النار فوقعت علی قدمہ فاحرقتہ ۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے

ابراہیم علیہ السلام کے آگ کے واقعہ کے وقت ہی ایک چنگاری آگ کی آزر کی طرف بھیجی جو اس کے قدموں پر گری اور وہ جل کر

مر گیا ۔ جبکہ ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت ثابت ہے اور ہجرت کے بعد آپ کی اپنے والدین کیلئے دعا ہے

اگر آپ کا حقیقی باپ کافر ہوتا تو آپ کا اسکیلئے مغفرت کی دعا کرنا جائز نہ ہوتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان پر دلالت کرنے والی احادیث :

عن ابی ہریرۃ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی بعثت من القرن الذی کنت فیہ (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدم علیہ السلام سے لیکر بہتر خاندانوں

میں منتقل ہوتا آرہا ہوں یہاں تک رب نے جس خاندان میں بھیجا ہوں۔

یقینی بات ہے کہ کافر کو خیر سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا وہ تو شر کا مصداق ہے۔ جب آپ نے اپنے تمام آباء و اجداد کو

خیر کہا ہے تو وہ تمام شرک سے پاک تھے۔

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال " ما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرہما فاخرجت من بین ابوی فلم یصبنی شیئ

من عهد الجاهلية (بیہقی دلائل النبوۃ ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۰)

جب بھی لوگوں کے دو فرقے بنے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر فرقہ میں رکھا یہاں تک کہ میں اپنے والدین سے دنیا میں آیا مجھے زمانہ جاہلیت کی کسی برائی نے نہیں مس کیا۔

حدیث پاک سے واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بہتر فرقہ میں تشریف لاتے رہے۔ بہتر فرقہ وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ماننا ہو۔ کافر کبھی بہتر نہیں ہو سکتا تھا۔ اور جب نبی کریم کو زمانہ جاہلیت کی کسی برائی نے بھی نہیں مس کیا۔ تو کفر و شرک آپ کے والدین میں ثابت کیا جا سکتا ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبة الی الارحام الطاهرة مصفی مهذبا لا تنشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما (ابونعیم دلائل النبوۃ ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ مجھے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کیا گیا۔ صاف مہذب خاندانوں میں منتقل ہوتا رہا۔ جب بھی دو فرقے بنے مجھے بہتر فرقہ میں رکھا گیا۔

اس حدیث پاک میں طہارت ، صفائی ، تہذیب ، خیر کے الفاظ استعمال ہوئے۔ کافر کبھی ان اوصاف کا مالک نہیں ہو سکتا۔

عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراهیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانة واصطفی من بنی کنانة قریشا واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم (مسلم ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

واثلہ بن اسقع سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اسماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ بنایا۔ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ بنایا اور کنانہ کی اولاد سے قریش کو برگزیدہ بنایا اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے مجھے۔

واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد وہی تھے جو رب تعالیٰ کو پسند تھے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرهما (طبقات ابن سعد ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر جب بھی دو فرقے بنے تو میں ان میں سے بہتر فرقہ میں رہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم اٹھا کر ارشاد فرما رہے ہیں آدم علیہ السلام سے لیکر میرے والد تک میرے آباء و اجداد میں سے ہر شخص بہتر تھا۔ اب اس کے بعد بھی کوئی کافر مانے تو وہ اپنی قسمت پر روئے۔

اعتراض = مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے " ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفی دعاه فقال ان ابی واباک فی النار (مسلم ج اول باب بیان ان من مات علی الکفر فهو فی النار ص ۱۳۲)

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے ؟ (جنت میں یا دوزخ میں) آپ نے فرمایا آگ میں۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا " بے شک میرا باپ اور تمہارا باپ آگ میں ہیں "

ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے " انہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذن فی الاستغفار لامہ فلم یؤذن له "
بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کیلئے استغفار کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو اجازت نہیں دی گئی۔

ان دونوں حدیثوں سے پتہ چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین (معاذ اللہ) کافر و مشرک تھے۔ تم کیسے ان کو مسلمان مانتے ہو
اور کیسے کہتے ہو وہ مشرک نہیں تھے۔

جواب : مسلم کی یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف حدیث سے احکام ثابت نہیں ہوتے۔ چہ جائیکہ کفر ثابت ہو اور
وہ بھی سید الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے والدین کریمین کا کفر ثابت ہو۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔

ان هذه اللفظة وهی قوله " ان ابی و اباک فی النار " لم یتفق علی ذکرها الرواة " الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶

مسلم میں جو یہ لفظ " ان ابی و اباک فی النار " آئے ہوئے ہیں ان میں راویوں کا اتفاق نہیں۔ کیونکہ مسلم نے یہ روایت
حماد بن سلمہ سے تخریج کی ہے حماد بن سلمہ ثابت سے اور ثابت انس سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس کے مخالف
روایت معمر سے ہے۔ معمر روایت کرتے ہیں ثابت سے اور ثابت انس سے اس روایت میں " ان ابی و اباک فی النار " کے
الفاظ نہیں۔ بلکہ اس میں یہ الفاظ ہیں " اذا مررت بقبر کافر فبشره بالنار " جب تم کسی کافر کی قبر سے گزرو تو ان کو نار کی
بشارت دے دو۔ ان الفاظ میں حضور کے والد کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے بنسبت حماد کی روایت کے

فان معمرا اثبت من حماد فان حماد تکلم فی حفظه و وقع فی احادیثه مناکیر (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

بے شک معمر کی حدیث حماد کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ حماد کے حافظہ میں کلام ہے۔ اور حماد کی روایت کردہ زیادہ
احادیث منکر ہیں۔ جو معروف کے مقابل ہونے کی وجہ سے مردود العمل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بخاری نے حماد سے روایت نقل نہیں کی۔
" واما معمر فلم یتکلم فی حفظه ولا استنکر شئی من حدیثه " (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶) معمر کی روایت بزار اور طبرانی نے بیان کی۔
لیکن معمر کا حافظہ قوی تھا ان کے حافظہ کے متعلق کوئی کلام نہیں۔ اور نہ ہی ان کی مرویات میں سے کوئی منکر ہے۔

معمر کی روایت کی مؤید روایات :

عن ابراهیم بن سعد عن الزهری عن عامر بن سعد عن ابیه ان اعرابیا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این ابی ؟ قال فی النار
قال فاین ابوک قال حیثما مررت بقبر کافر فبشره بالنار۔

عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میرا باپ کہاں ہے
آپ نے فرمایا آگ میں۔ اس نے کہا آپ کے باپ کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تمہارا گزر کسی کافر کی قبر سے ہو تو اسے
آگ کی بشارت دے دیا کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب نہایت ہی حکیمانہ تھا جس میں آپ نے اس کے سوال کا ایسا جواب دیا جس سے اس کی
دل شکنی نہ ہو۔ اگر آپ یہ فرماتے کہ میرے والد تو جنت میں ہیں تو یقیناً وہ شخص پریشان ہوتا۔
" وهذا اسناد علی شرط الشیخین فتعین الاعتماد علی هذا اللفظ وتقدیمه علی غیره " (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

Marfat.com

من عهد الجاهلية ۔ (بیہقی دلائل النبوۃ ۔ الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۰)

جب بھی لوگوں کے دو فرقے بنے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر فرقہ میں رکھا یہاں تک کہ میں اپنے والدین سے دنیا میں آیا مجھے زمانہ جاہلیت کی کسی برائی نے نہیں مس کیا۔

حدیث پاک سے واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بہتر فرقہ میں تشریف لاتے رہے۔ بہتر فرقہ وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو مانتا ہو۔ کافر کبھی بہتر نہیں ہو سکتا تھا۔ اور جب نبی کریم کو زمانہ جاہلیت کی کسی برائی نے بھی نہیں مس کیا۔ تو کفر و شرک آپ کے والدین میں ثابت کیا جا سکتا ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاهرة مصفی مهذبا لا تنشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما (ابو نعیم دلائل النبوۃ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ مجھے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کیا گیا۔ صاف مہذب خاندانوں میں منتقل ہوتا رہا۔ جب بھی دو فرقے بنے مجھے بہتر فرقہ میں رکھا گیا۔

اس حدیث پاک میں طہارت، صفائی، تہذیب، خیر کے الفاظ استعمال ہوئے۔ کافر کبھی ان اوصاف سے متصف نہیں ہو سکتے۔

عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراهيم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم (مسلم، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

واثلہ بن اسقع سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اسماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ بنایا۔ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ بنایا اور کنانہ کی اولاد سے قریش کو برگزیدہ بنایا اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے مجھے۔

واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد وہی تھے جو رب تعالیٰ کو پسند تھے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرهما (طبقات ابن سعد، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر جب بھی دو فرقے بنے تو میں ان میں سے بہتر فرقہ میں رہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم اٹھا کر ارشاد فرما رہے ہیں کہ آدم علیہ السلام سے لیکر میرے والد تک میرے آباء و اجداد میں سے ہر شخص بہتر تھا۔ اب اس کے بعد بھی کوئی کافر مانے تو وہ اپنی قسمت پر روئے۔

اعتراض = مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفی دعاہ فقال ان ابی واباک فی النار (مسلم ج اول باب بیان ان من مات علی الکفر فهو فی النار ص ۱۱۴)

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے؟ (جنت میں یا دوزخ میں) آپ نے فرمایا آگ میں۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا "بے شک میرا باپ اور تمہارا باپ آگ میں ہیں"

Marfat.com

ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے " انہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذن فی الاستغفار لامہ فلم یؤذن لہ "
بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کے لئے استغفار کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو اجازت نہیں دی گئی۔

ان دونوں حدیثوں سے پتہ چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین (معاذ اللہ) کافر و مشرک تھے۔ تم کیسے ان کو مسلمان مانتے ہو اور کیسے کہتے ہو وہ مشرک نہیں تھے۔

جواب : مسلم کی یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف حدیث سے احکام ثابت نہیں ہوتے۔ چہ جائیکہ کفر ثابت ہو اور دوم سید الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے والدین کریمین کا کفر ثابت ہو۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔

ان ھذہ اللفظۃ وھی قولہ " ان ابی واباک فی النار " لم یتفق علی ذکرھا الرواۃ " الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶

مسلم میں جو یہ لفظ " ان ابی واباک فی النار " آئے ہوئے ہیں ان میں راویوں کا اتفاق نہیں۔ کیونکہ مسلم نے یہ روایت حماد بن سلمہ سے تخریج کی ہے حماد بن سلمہ ثابت سے اور ثابت انس سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس کے مخالف روایت معمر سے ہے۔ معمر روایت کرتے ہیں ثابت سے اور ثابت انس سے اس روایت میں " ان ابی واباک فی النار " کے الفاظ نہیں۔ بلکہ اس میں یہ الفاظ ہیں " اذا مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار " جب تم کسی کافر کی قبر سے گذرو تو ان کو نار کی بشارت دے دو۔ ان الفاظ میں حضور کے والد کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے بنسبت حماد کی روایت کے

فان معمرا اثبت من حماد فان حماد تکلم فی حفظہ ووقع فی احادیثہ مناکیر (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

بیشک معمر کی حدیث حماد کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ حماد کے حافظہ میں کلام ہے۔ اور حماد کی روایت کردہ زیادہ احادیث منکر ہیں۔ جو معروف کے مقابل ہونے کی وجہ سے مردود العمل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بخاری نے حماد سے روایت نقل نہیں کی۔

" واما معمر فلم یتکلم فی حفظہ ولا استنکر شئی من حدیثہ " (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶) معمر کی روایت بزار اور طبرانی نے بیان کی۔

لیکن معمر کا حافظہ قوی تھا ان کے حافظہ کے متعلق کوئی کلام نہیں۔ اور نہ ہی ان کی مرویات میں سے کوئی منکر ہے۔

معمر کی روایت کی مؤید روایات :

عن ابراھیم بن سعد عن الزھری عن عامر بن سعد عن ابیہ ان اعرابیا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این ابی ؟ قال فی النار قال فاین ابوک قال حیثما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار۔

عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میرا باپ کہاں ہے آپ نے فرمایا آگ میں۔ اس نے کہا آپ کے باپ کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تمہارا گذر کسی کافر کی قبر سے ہو تو اسے آگ کی بشارت دے دیا کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب نہایت ہی حکیمانہ تھا جس میں آپ نے اس کے سوال کا ایسا جواب دیا جس سے اس کی دل شکنی نہ ہو۔ اگر آپ یہ فرماتے کہ میرے والد تو جنت میں ہیں تو یقیناً وہ شخص پریشان ہوتا۔

" وھذا اسناد علی شرط الشیخین فتعین الاعتماد علی ھذا اللفظ وتقدیمہ علی غیرہ " (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

Marfat.com

اس روایت کا اسناد شرط شیخین پر ہونے کی وجہ سے صحیح ہے اور اس پر ہی اعتماد ہوگا۔ یہ روایت دوسری روایات سے مقدم ہوگی

طبرانی اور بیہقی نے اسی حدیث کے آخر میں ذکر کیا ہے کہ اعرابی نے اسلام قبول کر لیا تھا اور اس نے کہا لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشقت میں مبتلا کر دیا ہے کیونکہ میں جس کافر کی قبر سے بھی گزرتا ہوں اسے آگ کی بشارت دیتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ وہ اعرابی اپنی عربی زبان سے باخبر تھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز تکلم سے بھی وہ باخبر تھا۔ جس سے کلام کیا گیا جب اس نے آپ کے ارشاد کو عام سمجھا تو دوسرے کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو کافر کہہ کر اپنی عاقبت کو برباد کرے۔

ابن ماجہ نے بھی یہی حدیث ابراہیم بن سعد کی روایت سے ذکر کی ہے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اور زہری نے سالم سے اور سالم نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا " جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی کان یصل الرحم فاین هو قال فی النار قال فکانه وجد من ذلک فقال یا رسول اللہ فاین ابوک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیثما مررت بقبر مشرک فبشره بالنار۔ قال فاسلم الاعرابی بعد۔ قال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

فهذه الزيادة اوضحت بلا شك ان هذا اللفظ العام هو الذی صدر منه صلی اللہ علیہ وسلم ورآه الاعرابی بعد اسلامه امرا مقتضيا للامتثال فلم يسعه الا امتثاله (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶، ۲۲۷)

اس زیادتی سے بلا شک یہ واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب عمومی طور پر دیا اور اعرابی نے بھی اسلام قبول کرنے کے بعد اس امر کی فرمانبرداری کو لازم قرار دیا۔ اسے بغیر تسلیم کرنے کے اپنے لئے کوئی چارہ کار نہ سمجھا۔

مسلم کی روایت میں غلطی کی وجوہ۔

پہلی وجہ: وہی ہے جس کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ حماد کے حافظہ میں کمی تھی اور اس کی روایات منکر بھی ہیں لہذا حماد کی روایت سے کفر ثابت کرنا ممکن نہیں۔ ایسی حدیث سے عام حکم ثابت نہیں ہو سکتا تو کفر کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے۔

دوسری وجہ: فعلم ان هذا اللفظ الاول من تصرف الراوی رواه بالمعنی علی حسب فهمه وقد وقع فی الصحیحین روایات کثیرة من هذا النمط فيها لفظ تصرف فيه الراوی وغيره اثبت منه (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۷)

معلوم ہوا کہ حماد کی روایت میں الفاظ " ان ابی وابک فی النار " راوی کا تصرف ہے۔ یعنی روایت بالمعنی ہے روایت بالمعنی کا مطلب یہ ہے کہ راوی اپنے الفاظ میں حدیث کا مفہوم پیش کرے۔ اس طرح کی روایات میں راویوں سے غلطی ہو جاتی ہے۔ ایسی روایات بخاری اور مسلم میں کئی ہیں۔ ان روایات کے مقابل جب وہ روایات آ جائیں جن کو بالفاظہ

Marfat.com

روایت کیا جائے تو وہ زیادہ معتبر ہوں گی۔ روایت باللفظ کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کا راوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کو ہی ادا کرے ان میں کوئی لفظ بھی اپنی طرف سے نہ لائے۔

تیسری وجہ: ما خرج مسلم لحماد فی الاصول الا من حدیثه عن ثابت۔ (الحاوی للفتاوی ج۲ ص۲۲۶)

مسلم نے حماد کی روایات کو اصول میں نہیں ذکر کیا صرف یہی حدیث ثابت سے اصول میں ذکر کی ہے۔

اور اس میں بھی راقم کے نزدیک سہو ہوا ہے کہ اسے اصول میں نہیں ذکر کرنا چاہئے تھا۔ یعنی مسلم کا طریقہ ہے کہ بعض روایات کو باب (عنوان) کے مطابق بالاصالت ذکر کرتا ہے اور بعض کو بالتبع وہ روایات جو بالتبع ذکر کرتا ہے ان میں ضعیف حدیثوں کو بھی نقل کر لیتا ہے۔ جیسا کہ کتاب الایمان میں ایک حدیث کی سند یہ ہے "حدثنا الصعق یعنی ابن حزن قال حدثنا مطر الوراق عن زهدم" اس حدیث کی سند پر الدارقطنی نے ان الفاظ سے اعتراض کیا "الصعق ومطر لیسا قویین ولم یسمعه مطر من زهدم وانما رواه عن القاسم عنه"۔ صعق اور مطر قوی راوی نہیں اور مطر نے زہدم سے سنا بھی نہیں بلکہ اس کی روایت قاسم سے مروی ہے۔

دارقطنی کے اس استدراک پر علامہ نووی نے تحریر کیا۔ "وهذا الاستدراک فاسد لان مسلما لم یذکر متاصلا وانما ذکره متابعة للطرق الصحیحة السابقة وقد سبق ان المتابعات یحتمل فیها الضعف۔"

دارقطنی کا یہ استدراک فاسد ہے کیونکہ مسلم نے یہ روایت بالاصالۃ ذکر نہیں کی بلکہ سابقہ صحیح طرق سے بالتبع ذکر کی ہے۔ اور مسلم بالتبع ضعیف حدیثیں بھی نقل کر لیتا ہے۔

پیان سے واضح ہوا کہ حماد کی روایت جب مسلم نے سورۃ ثابت کی روایت کے بالاصالۃ ذکر نہیں کی تو اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ مسلم کے نزدیک بھی حماد ضعیف راوی ہے۔ لہذا یہ روایت بالاصالۃ نقل کرنے میں مسلم سے یقینا سہو ہوا ہے۔ یہ بھی بالتبع ذکر ہونی چاہئے تھی تاکہ اس کا ضعف بھی واضح ہوتا

چوتھی وجہ: مسلم اور بخاری کے راویوں سے بھی کہیں نہ کہیں سہو ہوا ہے۔ مثال کے طور پر ایک حدیث پیش کر رہا ہوں اس کی طرف توجہ کریں۔

عن عطاء قال حضرنا مع ابن عباس جنازة میمونة بسرف فقال هذه زوجة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا رفعتم نعشها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها وارفقوا بها فانه کان عند رسول الله صلی الله علیه وسلم تسع نسوة کان یقسم منهن لثمان ولا یقسم لواحدة قال عطاء التی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقسم لها بلغنا انها صفیة وکانت آخرهن موتا ماتت بالمدینة (متفق علیه) وقال رزین قال غیر عطاء هی سودة وهو اصح وهبت یومها لعائشة۔ (مشکوٰۃ باب القسم)

عطاء سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی معیت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں مقام سرف میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں جب تم ان کے جنازہ کو اٹھاؤ تو اسے نہ حرکت دینا اور نہ جھنجوڑ دینا بلکہ آرام اور نرمی سے اٹھانا کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے والی نو ازواج مطہرات سے ہیں

Marfat.com

جن میں آپ باریاں کو برابر طور پر تقسیم فرماتے تھے وہ آٹھ تھیں، ایک کی باری مقرر نہیں تھی۔

عطاء راوی نے کہا کہ وہ زوجہ جس کی باری آپ مقرر نہیں فرماتے تھے وہ حضرت صفیہ تھیں۔ اور وہی مدینہ طیبہ میں سب سے آخر فوت ہوئیں۔

یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے ذکر کی ہے۔ لیکن اس کے آخری حصہ میں عطاء راوی سے دو طرح کا سہو واقع ہوا ہے ایک تو وہی جو صاحب مشکوٰۃ نے رزین کے حوالہ سے نقل کر دیا کہ وہ زوجہ جن کی باری مقرر نہیں تھی وہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا تھیں حضرت صفیہ نہیں تھیں۔ کیونکہ حضرت سودہ نے خود اپنی باری سے دستبردار ہونے کی درخواست کر دی تھی حضور کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں بوڑھی ہو گئی ہوں مجھے عام عورتوں کی سی خواہش نہیں۔ آپ میری باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیں راوی سے دوسرا سہو یہ ہوا ہے کہ راوی نے کہا سب سے آخری مدینہ طیبہ میں فوت ہونے والی یہی ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں

لانها ماتت فی رمضان سنة خمسين فی زمن معاوية وماتت ميمونة بعد سنة احدى وخمسين وعائشة سنة سبع وخمسين وسودة سنة اربع وخمسين وام سلمة سنة تسع وخمسين (از مرقاۃ)

اس لئے کہ حضرت صفیہ کی وفات پچاس ہجری میں ہوئی۔ اور ان کے بعد چار ازواج مطہرات کی وفات ہوئی۔ کیونکہ حضرت میمونہ کی وفات اکاون ہجری میں اور حضرت عائشہ کی ستاون ہجری میں اور حضرت سودہ کی چون ہجری میں اور حضرت ام سلمہ کی انسٹھ ہجری میں ہوئی۔

اس حدیث اور اس کی شرح سے یہ واضح ہو گیا کہ مسلم اور بخاری کے راوی سے بھی سہو ہو سکتا ہے۔

لہٰذا یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ حماد کی روایت میں بھی سہو ہے۔ اس کے مدمقابل دوسری روایات صحیح ہیں۔

پانچویں وجہ: مسلم کے راویوں سے ایسی احادیث بھی مروی ہیں جو راوی نے اپنے علم کے مطابق بات بیان کی ہے لیکن وہ دوسرے مشہور راویوں کی روایات کے خلاف ہونے سے معتبر نہ رہیں۔ جیسا کہ ~~حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے~~

حضرت نافع سے مروی ہے " ذكر عند ابن عمر عمرة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجعرانة فقال لم يعتمر منها " (مسلم ج ۲ باب …)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کا ذکر کیا گیا کہ آپ نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا تو آپ نے کہا کہ حضور نے وہاں سے عمرہ نہیں کیا۔

اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لم يعتمر منها هذا محمول على نفی علمه ای انه لم يعلم ذلك وقد ثبت ان النبی صلی الله عليه وسلم اعتمر من الجعرانة والاثبات مقدم على النفی لما فيه من زيادة العلم وقد ذكر مسلم فی كتاب الحج اعتمار النبی صلی الله عليه وسلم من الجعرانة عام حنين من رواية انس رضی الله عنه والله اعلم۔

حضرت ابن عمر کا یہ کہنا کہ حضور نے جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا اسے ان کے علم نہ ہونے پر محمول کیا جاتا ہے کہ آپ کو اس کا علم نہ ہو سکا ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جعرانہ سے عمرہ کرنا ثابت ہے۔ اثبات والا قول نفی والے قول سے مقدم ہے کیونکہ اثبات میں علم زیادہ پایا گیا ہے۔ اور خود مسلم نے کتاب الحج میں حضرت انس رضی اللہ کی روایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ سے عمرہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

ان مندرجہ بالا وجوہ سے بیہاں نظریہ کہنا دشوار نہ رہا کہ مسلم کی حدیث بروایت حماد ضعیف ہے اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا کفر ثابت نہیں ہو سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ مسلم کی اس حدیث کے متعلق رئیس المتقین، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ پیر سید حسین الدین شاہ دامت برکاتہم العالیہ ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث متناً مضطرب ہے قابل وثوق نہیں۔

ابو داؤد کی حدیث استغفار کی اجازت نہ ملنا، وہ بھی تعارض کی وجہ سے کفر ثابت کرنے میں ناکام ہے۔ کیونکہ دوسری صحیح احادیث سے پاک رحموں اور پاک صلبوں سے منتقل ہونا ثابت ہے۔

نبی کریم کے والدین کو کافر کہنا درحقیقت آپ کو ایذا دینا ہے۔

قال السہیلی فی الروض الانف بعد ایرادہ حدیث مسلم، ولیس لنا نحن ان نقول ذلک فی ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم لقولہ "لا تؤذوا الاحیاء بسبب الاموات" وقال تعالیٰ "ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ" الآیۃ۔ وسئل القاضی ابوبکر بن العربی احد ائمۃ المالکیۃ عن رجل قال ان ابا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النار، فاجاب بان من قال ذلک فہو ملعون لقولہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ قال ولا اذی اعظم من ان یقال عن ابیہ انہ فی النار۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۳۱)

حضرت سہیلی نے الروض الانف میں مسلم کی حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا ہے ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے متعلق کفر کا قول کریں۔ کیونکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "زندہ کو مردہ کی وجہ سے ایذا نہ پہنچاؤ"۔ اور رب تعالیٰ نے فرمایا، ترجمہ۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔ قاضی ابوبکر بن عربی سے مالکیہ میں سے کسی ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ حضور کے والد کو کافر کہتا ہے اس کا کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا وہ ملعون ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو شخص اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتا ہے ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں۔ اس سے بڑھ کر اور ایذا کیا ہو سکتی ہے کہ وہ آپ کے باپ کو کافر کہے۔

معاملہ قسمت کا۔

کسی کی قسمت میں یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بیان کرتا ہے اور کسی کی قسمت میں ہے وہ تنقیص کرتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنے کی توفیق لازوال عطا فرمائے اور تنقیص کرنے سے بچائے۔ (آمین)

میت کو تکلیف دینا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کو تکلیف دینا۔ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا (رواہ مالک وابو داؤد وابن ماجہ۔ مشکوٰۃ باب دفن المیت) حضرت عائشہ سے مروی ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی ہے جیسا زندہ کی ہڈی کو توڑنا ہے۔ قال ابن الملک "ان المیت یتالم" ابن ملک نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا میت کو درد ہوتا ہے۔ قد اخرج ابن ابی شیبۃ عن ابن مسعود قال اذی المؤمن فی موتہ کاذاہ فی حیاتہ۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود کی روایت بیان کی ہے کہ میت کو ایذا دینا ایسے ہی ہے جیسے اسے اس کی زندگی میں ایذا دی گئی ہو۔ (مرقاۃ ج ۴ ص ۶۹)

قبروں کو مسمار کرنا ظلم عظیم ہے۔ ایک حدیث جو بیان کی گئی ہے اس سے واضح ہوا کہ حضرت ابن عباس نے نبی کریم کی زوجہ مطہرہ کی چارپائی کو حرکت دینے سے منع کیا اس میں ادب واحترام کا لحاظ تھا۔ کسی مسلمان کی قبر کو مسمار کرنا جرم ہے صحابہ کرام اور حضور کے والدین کی قبور کو مسمار کرنا اگر صحیح ہے تو یہ عظیم ظلم کیا گیا ہے۔

[عبدالرزاق جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی]

Marfat.com

فتویٰ :

مولوی مفتی غلام حسن قادری، مدرس، دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الجواب ھوالموفق الصدق والصواب

محترم المقام واجب الاحترام سید محمد اخلاق شاہ صاحب زید مجد کا اللہ تعالیٰ آپ کے سچے عقیدے اور پاکیزہ جذبات کی حفاظت فرمائے اور ہر مسلمان کو اسی طرح کا عقیدہ نصیب فرمائے آمین ثم آمین وہابیہ خائبہ خاسرہ سے یہی امید ہے اور ان سے خیر کی توقع رکھنا بہت بڑی حماقت ہے وہ لوگ زنا جیسے گناہ سے تو در گزر کر سکتے ہیں بلکہ اس کے گناہ ہونے کی ان کی نظروں میں کوئی وقعت نہیں لیکن میلاد شریف منانا ، ختم شریف ، بزرگوں کی دست بوسی ، زیارات قبور وغیرہ ان کے نزدیک یہی اصل گناہ ہیں اور باقی ہر شے گوارا ہے مگر یہ کام گوارا نہیں۔ والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کی توہین کر کے خود ہی جہنم کا ایندھن بنیں گے وہ تو جنت کے اعلیٰ مقام میں تشریف فرما ہیں انبیائے کرام کے والدین کو بالخصوص مشرک کہنا ان لوگوں کا محبوب مشغلہ ہے ان کی بداعتقادیاں ملاخط کرنی ہوں تو مندرجہ ذیل کتب کا ضرور مطالعہ فرمائیں تاکہ اپنے مسلک کا دفاع بھی ہو اور ان کی خباثتوں کا پتہ بھی چلے۔

'جا آلحق مفتی احمد یار خان نعیمی' ھمفرے کے اعترافات' اس کتاب میں فرقہ وہابیہ کے بانی محمد بن عبد الوھاب نجدی کی پوری تاریخ ہے اور کس طریقے سے وہ انگریز کے ہاتھوں استعمال ہوا۔ 'وہابی مذہب' مولانا ضیاء اللہ قادری کی تصنیف 'دیوبندی مذہب' مولانا غلام مہر علی۔ ہو سکتا ہے یہ کتابیں یا ان میں سے کچھ آپ کو بازار سے نہ مل سکیں کسی سنی عالم دین سے رابطہ کریں ان کی لائبریری میں ضرور ہونگی میرے پاس یہ تمام کتب ہیں آپ چونکہ دور ہیں اگر یہاں ہوتے تو آپ کو دکھاتا

ایک کام ضرور کریں کہ یہی مضمون جو آپ نے مجھے بھیجا ہے دیوبندیوں وہابیوں کے مدارس میں بھی بھیجیں اور دیکھیں کیا جواب ملتا ہے اور اس مضمون کو جتنا ہو سکے عام کریں تاکہ ان کا کردار پوری طرح لوگوں کے سامنے آئے اور پاکستان میں جو وہابی انقلاب لانے کی باتیں ہو رہی ہیں ان کا خاتمہ ہو سکے۔ اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ایک منظم تحریک چلنی چاہئے جو ان ظالموں کو روکے اور مسلمانوں کے جذبات سے نہ کھیلیں آپ کراچی کے علماء سے رابطہ فرمائیں خصوصاً علامہ کوکب نورانی جو آج کل ٹی وی پہ بھی نظر آتے ہیں تاکہ ٹی وی پر یہ آواز اٹھائی جائے۔ مولانا غلام محمد سیالوی جو چیئرمین ہیں بیت المال کے پھر ان کی وساطت سے وزیر اوقاف پنجاب حاجی فضل کریم تک آواز جائے اس طرح حاجی حنیف طیب اور علامہ شاہ تراب الحق قادری وغیرہ کم از کم ان سب کو اس مضمون کی ایک ایک کاپی ملنی چاہئے تاکہ حتی الوسع اس سازش کا سدباب کیا جا سکے مولانا الیاس قادری امیر دعوت اسلامی اور تحریک منہاج القرآن۔ جمعیت علماء پاکستان اور سنی تحریک کے قائدین سب سے رابطہ کریں۔ دعاگو غلام حسن قادری، مدرس، دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

۵/۳/۹۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم   الجواب   ھو الموفق للصدق والصواب

محترم المقام واجب الاحترام سید محمد اصدق شاہ صاحب زید مجدکم اللہ تعالیٰ آپ کے سچے عقیدے اور پاکیزہ جذبات کی حفاظت فرمائے اور ہر مسلمان کو اسی طرح کا عقیدہ نصیب فرمائے آمین ثم آمین وہابیہ خائبہ خاسرہ سے یہی امید ہے اور ان سے خیر کی توقع رکھنا بہت بڑی حماقت ہے وہ لوگ زنا جیسے گناہ سے تو درگذر کر لیتے ہیں بلکہ اس کے گناہ ہونے کی انکی نظروں میں کوئی وقعت نہیں لیکن میلاد شریف منانا، ختم شریف، بزرگوں کی دست بوسی، زیارات قبور وغیرہ انکے نزدیک یہی اصل گناہ ہیں اور باقی ہر شی گوارا ہے مگر یہ کام گوارا نہیں۔ والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کو منہدم کر کے خود ہی جہنم کا ایندھن بنیں گے وہ تو جنت کے اعلیٰ مقام میں تشریف فرما ہیں انبیائے کرام کے والدین کو بالخصوص مشرک کہنا ان لوگوں کا محبوب مشغلہ ہے انکی بداعتقادیاں ملاحظہ کرنی ہوں تو مندرجہ ذیل کتب کا ضرور مطالعہ فرمائیں تاکہ اپنے مسلک کا دفاع بھی ہو اور انکی خباثتوں کا پتہ بھی چلے۔

جاء الحق مفتی احمد یار خان نعیمی۔ "ھمفرے کے اعترافات" اس کتاب میں فرقہ وہابیہ کے بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی کی پوری تاریخ ہے اور کس طریقے سے انگریز کے ہاتھوں استعمال ہوا۔ "وہابی مذہب" مولانا ضیاء اللہ قادری کی تصنیف۔ "دیوبندی مذہب" مولانا غلام مہر علی۔ حقیقت سے یہ کتب ان بازاروں میں نہ ملیں تو بازار سے مل سکیں کسی سنی عالم دین سے رابطہ کریں انکی لائبریری میں ضرور ہونگی میرے پاس یہ تمام کتب ہیں اسے چونکہ دور رہتے ہیں اگر یہاں ہوتے تو آپ کو دکھاتا۔

ایک کام ضرور کریں یہی مضمون جو آپ نے مجھے بھیجا ہے دیوبندیوں وہابیوں کے مدارس میں بھی بھیجیں اور دیکھیں کیا جواب ملتا ہے اور اس مضمون کو چھپا کر عام کریں تاکہ ان کا کردار پوری طرح لوگوں کے سامنے آئے اور پاکستان میں جو دیوبندی انقلاب کی باتیں ہو رہی ہیں ان کا خاتمہ ہو سکے۔ اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ایک منظم تحریک چلنی چاہیے جو ان ظالموں کو روکے اور مسلمانوں کے جذبات سے نہ کھیلیں آپ پیرا جی کے علماء سے رابطہ فرمائیں حضرت علامہ کوکب نورانی جو اجمل کی طرح ان سے بھی ٹکرا رہے ہیں ان کی یہ آواز ان تک پہنچائی جائے۔ مولانا غلام محمد سیالوی جو چیئرمین ہیں بیت المال کے یعنی انکی وساطت سے وزیر اوقاف پنجاب حاجی ~~حنیف~~ فضل کریم تک آواز جائے اسی طرح حاجی حنیف طیب اور علامہ شاہ تراب الحق قادری وغیرہ تک ان تک اس مضمون کی ایک ایک کاپی ملنی چاہیے تاکہ حتی الوسع اس سازش کا سد باب کیا جا سکے ... اللہ قادری امیر تحریک اسلامی اور تحریک منہاج القرآن، جمعیت علماء پاکستان اور سنی تحریک کے قائدین سب سے رابطہ کریں   دعاگو غلام حسن قادری مدرس دارالعلوم حزب الاحناف لاھور

۵۔۳۔۹۹

دارالافتاء
مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

Marfat.com

فتویٰ :

شیخ الجامعہ مفتی محمد خان قادری، جامعہ اسلامیہ لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ محققین علماء کی تحقیق کے مطابق کہ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما تک جن مردوں اور خواتین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد یا والدہ ہونے کا شرف نصیب ہوا وہ تمام کے تمام اسلام پر ایمان رکھنے والے تھے اس موضوع پر اہل علم نے متعدد کتب بھی تصنیف کیں جن میں حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ پر سات رسائل لکھے ان کے نام یہ ہیں

۱۔ مسالک الحنفاء فی والدی المصطفیٰ
۲۔ الدرج المنیفة فی الآباء الشریفة
۳۔ المقامة السندسیة فی النسبة المصطفویة
۴۔ التعظیم والمنة فی ان ابوی رسول اللہ فی الجنة
۵۔ نشر العالمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین
۶۔ السبل الجلیة فی الآباء العلیة
۷۔ الدرر الکامنة فی ایمان السیدة آمنة

بعد کے علماء نے اسی بات کو ترجیح دی۔ مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد ابراہیم میر نے بھی ایمان والدین مصطفیٰ پر مبسوط مقالہ لکھا ہے لہٰذا اس کے خلاف بات کرنا امت مسلمہ سے دشمنی اور عالم اسلام کو نقصان پہنچانا ہے

۲۔ اسلام نے ہر مسلمان میت اور اس کی قبر کا احترام کا حکم دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احترام قبر کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ کسی مسلمان کی قبر پر مت بیٹھو اور نہ ہی اسے روندو حضرت ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا (نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرو) (المسلم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لان یجلس احدکم علی جمرة فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبرہ (کسی شخص کا آگ کے انگارے پر بیٹھنا جس سے اس کے کپڑے جلیں اور اس کے جسم تک گرمی جائے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے) (المسلم) جب کسی بھی مسلمان کی قبر پر بیٹھنے کی اجازت نہیں تو اس کی قبر پر بلڈوزر پھیرنے کی اسلام کب اجازت دے گا اور اس ہستی کے مزار پر جس کی گود میں ساری کائنات سے افضل ہستی تشریف لائی۔ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے حکومت سعودیہ نے قانون بنا رکھا ہے کہ آثار کی حفاظت کی جائے وہاں کچھ لوگ عالم اسلام کو سعودی حکومت کے خلاف کرنے کے لئے ایسے کام کرتے ہیں حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس طرح کے لوگوں کا محاسبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی تعلیمات پر ثابت قدم رکھے اور اس واقعہ کی غلط اطلاعات کی اشاعت کی روک تھام کی توفیق عطا فرمائے

اسلام کا ادنیٰ خادم

★ شیخ الجامعہ ★
جامعہ اسلامیہ لاہور
اصبح روڈ اسلامیہ پارک لاہور

محمد خان قادری
11/3/99

Marfat.com

فتویٰ :

مولانا مفتی خالد محمود، شیخ الجامعہ معارف القرآن کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین

آپ نے جس دل خراش، انتہائی اندوہناک اور صاحبِ ایمان کو خون کے آنسو رُلا دینے والے واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ محبت وادب ومقام نبوی سے آگاہ اہلِ ایمان کو شاید مصلحتوں، کم کوشیوں، تن آسانیوں اور خود فریبیوں کے حصار سے نکل آنے کی دعوت کے طور پر ظہور پذیر ہوا ہے — ان لوگوں نے تو باعثِ تخلیقِ کون ومکاں سرورِ دوجہاں رحمتِ عالمیاں صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے جسدِ اطہر اور مزارِ انور کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ ان کے فاسد خلافِ شرع نظریات باطلہ کے عین مطابق ہے۔ جنت المعلیٰ، جنت البقیع، میدانِ احد کے مقدس ومتبرک مزارات، غارِ ثور میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف کے نشانات، اُحد میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے آثار بابرکات کو [illegible] تمام امت مسلمہ کے شدید احتجاج کے باوجود جس طرح ختم کیا جا چکا ہے، یہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اور العیاذ باللہ تعالیٰ، یہ شاید ان کے اسی مکروہ پروگرام کی ابتداء ہے، جو ان کو ان کے اولین گرو نے، روضہ مقدسہ کو مسجد نبوی میں موجود صنم اکبر کے ساتھ تشبیہ دے کر دیا ہے، جس کا اعادہ، مسجد نبوی میں کرسیوں پر براجمان نام نہاد مدرسین بھی کرتے رہتے ہیں۔ اور جیسے یہ لوگ مبینہ طور پر گنبد خضراء مبارکہ کی تعمیر جدید و تزئین کے نام سے رفتہ رفتہ امت مسلمہ پیش کشی کر رہے ہیں۔ اہل اسلام خواہ ان کا تعلق کسی بھی شعبۂ حیات اور طبقۂ زندگی سے ہو اگر اب بھی راست اقدامات کرنے سے ہچکچاتے رہے تو اللہ تعالیٰ وہ دن نہ لائے، اور یقیناً نہیں لائے گا کہ بہرکیف

یہ لوگ اپنے نامۂ اعمال کو روضۂ مقدسہ مطہرہ کی اس بے حرمتی سے [illegible] سیاہ کرنے کی کوشش

Marfat.com

کا آغاز کر دیں گے۔ آپ علماء کرام سے صرف تحریرات، تصدیقات نہ لیں بلکہ ان سے وہ کام لیں جو ان کی شرعی ذمہ داری ہے۔ جس کام کا آپ نے اکابر علماء سے ملاقات کر کے آغاز کر دیا ہے اور ان حضرات کو ایک جگہ جمع کر کے باہمی مشاورت سے ایسے اقدامات وضع کرائیں جو صرف وقتی اور کاروائی کے طور پر نہ ہوں بلکہ دور رس اثرات و نتائج کے حامل ہوں۔ میں اس طبقہ کا ادنیٰ ترین آدمی ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اپنی بساط بھر کوشش کو اس معاملہ میں صرف کرنے، آپ کا ساتھ دینے کو اپنی نجات اخروی کا باعث یقین کرتا ہوں۔

نہ کٹ مروں جب تک میں خواجۂ یثرب کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

آپ ایک اور کام فوری طور پر کریں۔ اس واقعہ کی تمام کیفیت، دیگر عالمی زبانوں یا کم از کم اردو عربی اور انگریزی میں تیار کروا کے اس کی عالمی سطح پر تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے تشہیر کرائیں اور یہ کام آپ کے علاوہ وہ تمام اسلامی تحریکوں اور تنظیموں کو کرنا چاہیئے بلکہ وہ لوگ اپنی تحریر میں یہ مطالبہ کریں کہ سعودی کار پردازان یہ یقین دہانی کرائیں کہ انہوں نے حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جسد اطہر جو کہ بوقت کھدائی یقیناً بالکل صحیح و سالم حالت میں ان لوگوں کو ملا ہوگا، کو کہاں دفن کیا ہے۔ ابواء شریف کی بے حرمتی کرنے والوں اور اس میں کسی بھی لحاظ سے ملوث لوگوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

+ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا مومن ہونا ہمارے عقیدہ ایمانی میں شامل ہے

اس مسئلہ کے ثبوت میں میں فی الوقت اپنے مرشد کریم حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق تفسیر ضیاء القرآن میں سے سورۃ الشعراء کی آیت نمبر ۲۱۹ کی تفسیر کا ایک حصہ نقل کرنا کافی سمجھتا ہوں۔

"ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رض سے اس کا یہ مفہوم بھی نقل کیا ہے کہ تقلّب سے مراد تنقل فی الاصلاب ہے۔ یعنی جب آپ کا نور یکے بعد دیگرے آپ کے اجداد کی پشتوں سے منتقل ہوتے چلا آرہا تھا تو اس وقت بھی آپ کو آپ کا رب دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ آپ کے آباؤ اجداد کو قرآن کریم نے الساجدین (سجدہ کرنے والے) کہا ہے۔ اس لئے اکثر علماء نے اس آیت سے حضور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر استدلال کیا ہے اور اہل السنت والجماعت کے کثیر التعداد جلیل القدر علماء کا یہی مسلک ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی لکھتے ہیں۔ وجوز حمل التقلب علی التنقل فی الاصلاب بان یراد بالساجدین المؤمنون واستدل بالآیة علی ایمان ابویه صلی اللہ علیہ وسلم کما ذهب الیه کثیر من اجلة اهل السنة ۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے حق میں بے ادبی کے کلمات کہتا ہے تو مجھے اس کے کفر کا اندیشہ ہے وانا اخشی الکفر علی من یقول فیهما رضی اللہ عنهما علی رغم انف علی القاری واضرابه (روح المعانی)

اس قول کی تائید میں علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد احادیث صحیحہ نقل کی ہیں جن میں سے ایک حدیث ملاحظہ فرمائیے۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ من خیرهما فاخرجت من بین ابوی ولم یصبنی شیئ من عهد الجاهلیة خرجت من نکاح لم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتهیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا (مظہری)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نسل انسانی دو حصوں میں بٹی تو مجھے اللہ تعالیٰ نے اس میں کیا جو ان دونوں سے بہتر تھا۔ اپنے والدین کے ہاں میری ولادت ہوئی اس حال میں کہ مجھے زمانہ جاہلیت کی کسی چیز نے ملوث نہیں کیا۔ آدم سے لے کر اپنے والدین تک میرے اجداد اور جدات میں کوئی بھی بدکاری سے پیدا نہیں ہوا۔ میں تم سب سے نفس کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور باپ کے لحاظ سے بھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ امہات سے کوئی مشرک یا فاسق نہیں ہوا کیونکہ مشرکین کے بارے میں صراحةً مذکور ہے انما المشرکون نجس اور حضور کے آباء نجس نہیں ہو سکتے۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۳ ص ۴۲۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اتباع حق کی توفیق عنایت فرمائے اور ضلالت و غوایت سے محفوظ رکھے

آمین

دعاگو

خالد محمود

خالد محمود

معارف القرآن کشمیر کالونی کراچی

Marfat.com

فتویٰ :

مولانا مفتی محمد اشرف آصف جلالی، شیخ الجامعہ، جامعہ جلالیہ، رضویہ مظہر السلام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم

دار العلوم جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام (رجسٹرڈ) صوبہ پنجاب۔ لاہور
مران پارک مومن پورہ روڈ۔ لاہور

محترم المقام سید محمد اخلاق صاحب، محترم طارق اکرام صاحب، محترم حافظ محمد فیاض صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی وساطت سے ایک ضمیر جھنجوڑ دینے والی اور روح تڑپا دینے والی خبر پہنچی۔ ان دشمنان اسلام نجدیوں نے اپنی بدبختی کا ایک اور ثبوت فراہم کیا ہے۔ اور اپنے غیر مسلم آقاؤں کے ایجنڈے کے ایک حصے پر مزید عمل کرکے دکھایا۔

سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین طیبین طاہرین کے بارے میں ہرگز عدم ایمان کا عقیدہ نہیں رکھنا چاہیے۔ ان کی تعظیم وتکریم مسلمانان عالم پر لازم ہے۔ مسلمانوں کی قبور کی بڑی حرمت ہے خصوصا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار تو یقینا شعائر اللہ سے تھا۔ اور شعائر اللہ کی تعظیم تو ایمان کا حصہ ہے اور توہین نار جہنم کا سبب ہے۔ ایک عام مسلمان کی قبر کا اتنا احترام ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لأن یجلس أحدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیرلہ من أن یجلس علی قبر۔ رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۱۴۸۔

”کہ تم میں سے کوئی آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلاتا ہوا اس کی جلد تک پہنچ جائے کسی قبر کے اوپر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

کیا قبر پر بیٹھنے میں قبر کی زیادہ بے حرمتی ہے یا قبر پر بلڈوزر چلانے میں اس کی زیادہ بے حرمتی ہے؟ یقینا سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مقدس کی بے حرمتی کرنیوالوں نے جہنم کے انگارے گلے میں ڈالے ہیں۔

پھر دیکھیے نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر نشانی کیلیے خود پتھر اٹھا کر رکھا تھا اور پتھر بھی بہت بڑا تھا۔ مسند حنظلہ ہو۔

Marfat.com

عن المطلب بن أبي وداعه قال لما مات عثمان بن مظعون أخرج بجنازته فدفن أمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا أن یاتیه بحجر فلم یستطع حملها فقام إلیها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسر عن ذراعیه ... ثم حملها فوضعها عند راسه وقال أعلم بها قبر أخی و ادفن الیه من مات من اہلی رواہ ابو داؤد. مشکوۃ ۱۴۹

"حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ کا وصال ہوا آپ کا جسد اطہر لایا گیا پس دفن کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا وہ ایک پتھر اٹھا کے لائے پس وہ اس پتھر کو نہ اٹھا سکا پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پتھر کے پاس گئے اور آپ نے اپنی کلائیوں سے کپڑا پیچھے ہٹایا پھر آپ نے وہ پتھر اٹھایا اور اسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے سر کے پاس رکھ دیا اور فرمایا میں اس پتھر سے اپنے بھائی کی قبر پر نشانی لگاتا ہوں میرے اہل سے جو فوت ہوگا میں اس کو ان کے پاس دفن کروں گا۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مزار مقدس کے پتھر دور گرانے والے کس منہ سے دین اسلام کا نام لیتے ہیں۔ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک پتھر قبر کے ساتھ پہچان کیلئے رکھا تھا۔ اور پتھر بھی اتنا وزنی تھا کہ عام آدمی اسے نہ اٹھا سکا۔

ان نجدیوں نے اس قبیح حرکت سے نہ صرف مسلمانان عالم کی دل آزاری کی ہے بلکہ گنبد خضری کے مکین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی دل دکھایا۔ ایک عام آدمی کیلئے اس کی والدہ کیسی بھی ہو اسکی قبر کی توہین باعث اذیت بنتی ہے۔ تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے کتنی اذیت ہوئی ہوگی۔ اور اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدنیا والآخرۃ وَأَعَدَّ لهم عذابا مُّهِينًا۔ الاحزاب ۵۷

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنز الایمان)

نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جعرانہ کے مقام پر اپنی رضاعی والدہ کا بھی اتنا احترام کیا تھا کہ۔ امام المرسلین ہونے کے باوجود

Marfat.com

ان کیلئے (اپنی) چادر بچھائی۔ ملاحظہ ہو۔

عن ابی الطفیل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانۃ اذ اقبلت امرأۃ حتی دنت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لھا رداءہ فجلست علیہ فقلت من ھی فقالوا ھی امہ التی ارضعتہ رواہ ابوداؤد۔ مشکوۃ ۴۲۰

حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے دیکھا اتنے میں ایک خاتون آئیں یہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا پہنچیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کیلئے اپنی چادر بچھادی وہ اس چادر پر بیٹھ گئیں (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا یہ کون خاتون ہیں صحابہ نے کہا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت بھی اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے اتنی اجاگر کی کہ ان کیلئے بھی چادر بچھائی تو آپ کی حقیقی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کتنی عظمت ہوگی۔

ان قبریں اکھاڑنے والے نجدیوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی والدہ کے نیچے ــ وہ بھلا خاکی بچھونا بھی رہنے دیا۔ "وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ"۔ الشعراء ۲۲۷۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے (ایمان کے) بارے میں متقدمین و متاخرین نے بہت سی کتب و رسائل تصنیف کیے ہیں جن میں ثبوت ایمان پر آیات احادیث اور آثار جمع کیے ہیں۔

میرے استاذ محترم، عرب دنیا کی عظیم علمی شخصیت، مفتی عراق شیخ عبدالکریم محمد المدرس البغدادی فرمایا کرتے تھے۔ ایمان والدین کے دوسرے سارے دلائل سے قطع نظر اگر صرف آیت کریمہ

"لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ"۔ یٰس/۶۔

"تاکہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں۔"

کو لیا جائے تو بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی طرف انگلی اٹھانے کی کوئی گنجائش نہیں ملتی کیونکہ وہ زمانہ فترۃ میں تھے چنانچہ انذار ہی نہیں پایا گیا جب انذار ہی نہیں تو وہ مرفوع القلم ہیں۔ اور اگر دوسری بار احیا والی روایت لی جائے تو پھر ابلاغ بھی ہے اور ویسے ہی ایمان بھی ہے یہ لوگ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے والدین کریمین کیساتھ کس قدر دشمنی پہ اتر آئے ہیں قرآن مجید کی ایسی واضح حقیقت کے باوجود اپنی بدباطنی کی وجہ سے خواہ مخواہ مسئلہ کو

Marfat.com

دوسری جانب پھیرنے کے درپے ہیں۔ کذلک یطبع اللہ علی قلوب الذین لا یعلمون۔ الروم/۵۹۔

"یونہی ہی مہر کردیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر۔"

اگر انسان عقل سلیم سے ہی سوچ لے تو مسئلہ ویسے ہی بے غبار ہے۔

جس گود میں امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے اگر وہ شرافتوں کا نکتۂ عروج نہیں تو اور کون ہے۔ جس آغوش میں افتخار انبیاء و رسل علی نبینا و علیہم السلام تجلی افروز ہوئے اگر وہ باب فضیلت کا عنوان نہیں تو اور کون ہے؟ جس سلسلہ و واسطہ سے کائنات کی سب سے بڑی نعمت منصۂ ظہور تک پہنچی اگر وہ طیب طاہر نہیں تو اور کون ہے؟

جن والدین کریمین کی جز عین ایمان ٹھہری اگر وہ آشیانۂ ایمان نہیں تو اور کون ہے؟

ان نجدیوں کی زبان کو اگر توفیق تعریف نہیں تو کم از کم توہین سے تو خاموش رہیں۔
اگر انکے مناقب بیان کرنا ضروری یا صحیح نہیں سمجھتے تو انہیں گالیاں دینا ان کس نے فرض کر دیا ہے۔

افسوس صد افسوس۔

مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے ہرگز اپنے تعلقات استوار نہیں کرنے چاہییں۔ یہ ایسی مذموم حرکات سے مسلمانوں کو خانہ جنگی کے حالات کی طرف لے جا رہے ہیں۔

لیکن یہ لوگ یاد رکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بپھرے ہوئے جذبات ایک دن انہیں حجاز شریف سے نکال باہر کریں گے۔ پھر انہیں امریکی اور برطانوی آقاؤں کے سہارے بھی کام نہیں آئیں۔

حکومت پاکستان اور دوسری مسلم حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اس واقعہ کی سنگینی کے پیش نظر سعودی حکومت پر سفارتی دباؤ بڑھائیں۔ اور اس جرم کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

حررہ۔ محمد اشرف آصف جلالی۔ ۲۰ ذیقعد ۱۴۱۹ھ / ۹۹-۳-۹

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام
مومن پورہ روڈ داروغہ والا
لاہور۔

دار العلوم جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام (رجسٹرڈ)
صوبہ پنجاب۔ لاہور
مراج پارک مومن پورہ روڈ۔ لاہور

علامہ صاوی مالکی نے لکھا ہے۔ قال المحققون ان نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ من الشرک فلم یسجد احد من آبائہ [illegible] تفسیر صاوی ۳/۲۸ ... [illegible]

Marfat.com

فتویٰ:

مولانا مفتی شاہ حسن گردیزی، دار العلوم مہریہ، گلشن اقبال کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب: حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے والدین کے بارے میں محققین علماء کرام کی یہ تحقیق ہے کہ وہ دین فطرت پر پیدا ہوئے ہیں یعنی ان کا انتقال زمانہ اسلام سے پہلے ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کے ماننے والے تھے اور شرک کی آلودگی اور گندگی سے مبرا اور پاک تھے اور وہ اپنے دور کے مؤمنین میں شمار ہوتے تھے۔

اور اسلام مؤمنین و مسلمین کے قبور و مقابر کی عزت و حرمت کا حکم دیتا ہے اور ان کے باقی رکھنے کی تعلیم دیتا ہے اسی لئے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا حکم ہے "زوروها" اور زیارت اسی چیز کی ہو سکتی ہے جسے دیکھا جا سکے لہذا قبور کے نشانات باقی رکھنا تاکہ لوگ ان کی زیارت کریں ایک مستحسن امر ہے صورت مسئولہ میں جس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کی قبر انور جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مابین قدیم راستہ پر "الابواء" میں واقع ہے کا انہدام اور نعش مبارک کو دوسری جگہ منتقل کرنا ایک نہایت ہی ناپسندیدہ امر ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ اور سائل کا یہ جملہ "اسے تو ہم نہیں اور لے جا چکے ہیں" اس سے معلوم ہوتا کہ آپ کی نعش مبارک سلامت تھی اور کسی نامعلوم مقام میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ہم سعودی حکومت کے اس فعل شنیع اور عمل قبیح کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور ان کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ملت اسلامیہ کو اس معاملہ کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے۔ اور جہاں دوبارہ تدفین کی گئی ہے اس مقام سے آگاہ کیا جائے۔ اور آپ کی عزت و حرمت کی وجہ سے اس مقام کو ممتاز و ممیز کیا جائے۔

کتبہ

شاہ حسن گردیزی

دار العلوم مہریہ، گلشن اقبال کراچی

۲۵ ذیقعد ۱۴۱۹ھ

دار الافتاء

دار العلوم مہریہ کراچی

Marfat.com

فتویٰ:

مفتی محمد رفیق الحسنی، جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم، گلستان جوہر کراچی۔

(۱) حضور نبی کریم ﷺ کے ابوین کریمین حضرت سیدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ مومن تھے اور حضور کریم ﷺ کی رسالت پر اسلام لانے اور زیارت کرنے کی وجہ سے حضور ﷺ کے امتی اور صحابی تھے اہل حق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کے جمیع آباء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضرت سید عبد اللہ اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہما سے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام تک سب مومن موحد طیب وطاہر اور جنتی تھے۔

جن جن آباء کرام رضوان اللہ عنہم کے اصلاب طاہرہ اور جن جن امہات طیبہ کے بطون طیبہ میں حضور اکرم ﷺ کا نور منتقل ہو تا رہا وہ سب مومن موحد اور ناجی تھے۔

آپ ﷺ کے جملہ آباء کرام اور امہات عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے متعلق ان کے مشرک اور کافر ہونے یا جہنمی ہونے کا عقیدہ رکھنا یا قول کرنا صریح ضلال اور گمراہی ہے ایسے عقیدے اور قول سے نبی کریم ﷺ کو ایذا پہنچانا ہے (العیاذ باللہ) حضور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کے مسئلے پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں ہیں۔ ان میں سے امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب 'مسالک الحنفاء فی والدی المصطفیٰ ﷺ' اور امام زرقانی کی کتاب شرح المواہب اللدنیہ اور اعلیٰ حضرت سیدی امام احمد رضا خان بریلویؒ کا تحقیقی مقالہ نہایت جامع اور مدلل ہیں ہر اہل محبت پر ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

امام سہیلی رضی اللہ عنہ نے (الاروض الانف ۱۱۳) پر یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے خبر دی گئی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ آپ کے والدین کو زندہ کردے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا وہ آپ پر ایمان لائے پھر انہیں دوبارہ موت دی گئی۔

دوسری حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ حجتہ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر سے گزرے تو رو پڑے مجھے فرمایا اے حمیرا یہیں رکو۔ میں اونٹ سے تکیہ لگا کے بیٹھ گئی آپ بہت دیر بعد تشریف لائے چہرہ انور پر مسرت کے آثار ظاہر تھے اور مسکرا رہے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ جب تشریف لے گئے تو حزین وغمگین تھے جس وجہ سے میں بھی روتی رہی آپ تشریف لائے تو بہت خوش ہیں اور مسکرارہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے یارسول اللہ ﷺ ؟ آپ نے فرمایا میں اپنی امی جان آمنہ کی قبر پر گیا تھا اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ انہیں زندہ کردیں تو اللہ تعالیٰ نے زندہ کردیا وہ مجھ پر ایمان لائیں اور پھر وفات پاگئیں (الاروض الانف)

ہمارے علماء فرماتے ہیں حضور ﷺ کا ان کو زندہ کرنا اور ان کا زندہ ہو کر ایمان لانا اس وجہ سے تھا کہ وہ صحابیت کے شرف سے مشرف ہو جائیں ورنہ وہ پہلے ہی موحد ومومن تھے اور یہی حال حضرت عبد اللہ کا تھا۔ علامہ فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں حدیث شریف میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا میں ہمیشہ پاکیزہ اصلاب سے طاہرہ ارحام میں منتقل ہو تا رہا۔ اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کے قائم ہونے کے وقت ہم آپ کا ساجدین میں پھرنا دیکھ رہے ہیں (شعراء ۲۶/ ۲۱۸، ۲۱۹) امام رازی فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا حضور ﷺ کے جملہ آباؤ واجداد مسلمان تھے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ کے جملہ آباؤ امہات کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین موحد ومومن اور جنتی تھے لہذا ہر مسلمان کو حضور ﷺ کے والدین کریمین کے صاحب ایمان ہونے کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہیے۔

(۲) کسی مسلمان کی قبر کی پامالی اور بے حرمتی حرام ہے کسی مسلمان کی قبر کو بلڈوز کرنا قبر کھود کر میت کی بے حرمتی کرنا سخت حرام ہے۔

فقہ کی جملہ کتابوں میں موجود ہے نبش یعنی کسی مسلمان کی قبر کو کھودنا اور وطی یعنی پامالی حرام ہے لہذا حضور علیہ الصلوۃ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار انور کو کھودنا اور بلڈوز کرنا بھی حرام ہے اور میرے وجدان کے مطابق اس بے حرمتی اور توہین سے توہین کرنے والوں کا ایمان بھی خطرہ میں ہے کیونکہ اس سے یقیناً سرکار دوعالم ﷺ کو ایذاء پہنچائی گئی ہے اور جن لوگوں نے حضور کریم ﷺ کو ایذاء پہنچائی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے سورۃ احزاب کی آیات نمبر ۵۷ میں ہے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذاء پہنچاتے ہیں دنیا اور آخرت میں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اہانت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنے اقوال سے یا افعال اور اعمال سے حضور کریم ﷺ کو ایذاء پہنچاتے ہیں وہ کافر ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

رحمت سے دور اور عذاب مہین کے مستحق ہیں ہمارے علماء نے لکھا ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ساحر کہنا، شاعر کہنا کاہن یا مجنون کہنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اذیت پہنچاتا ہے اسی طرح آپ کو پتھر مارنا آپ پر نجس اوجھڑی ڈالنا اور آپ کے دانت مبارک توڑنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ایذاء پہنچاتا ہے اسی طرح صرف دل میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ازواج سے نکاح کرنے کا خیال کرنا بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ایذاء پہنچاتا ہے سورۃ احزاب کی آیات نمبر ۵۳ میں ہے وماکان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی تمہارے لئے جائز نہیں ہے کے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ایذا پہنچاؤ ولاان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کے آپ علیہ الصلوۃ السلام کی بیبیوں سے نکاح کرو آپ کے بعد ہمیشہ تم پر حرام ہیں۔ بعض روایات میں ہے یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ابو سلمہ کی وفات کے بعد حضرت ام سلمہ سے نکاح فرمایا اور خنیس بن حذافہ کے بعد حضرت حفصہ سے نکاح فرمایا تو کچھ منافقوں نے کہا کیا حال ہے محمد کا کہ ہماری عورتوں سے نکاح کرتے ہیں اللہ کی قسم جب یہ فوت ہوں گے ہم ان کی ازواج مطہرات سے نکاح کریں گے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ کے وصال کے بعد آپ کی ازواج مطہرات مسلمانوں کی مائیں ہیں ان کے ساتھ قیامت تک نکاح جائز نہیں ہے ہمارے علماء فرماتے ہیں اگر کوئی شخص حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ازواج کے ساتھ نکاح کرنے کو حلال سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

معلوم ہوا جب ازواج مطہرات سے صرف دل میں بعض لوگوں کے خیال سے کہ ہم ان سے نکاح کریں گے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ایذا پہنچتی ہے جس کا قران مجید میں ذکر ہے تو آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار انور کی بے حرمتی سے آپ کو تکلیف اور ایذاء کیوں نہیں پہنچے گی۔ لہذا حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار انور کی بے حرمتی کرنے والے یقیناً حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ایذا کے مرتکب ہیں۔ اگر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو مومنہ سمجھ کر اور آپ کی والدہ سمجھ کر آپ کی قبر کی بے حرمتی کرتے ہیں تو وہ کافر ہو گئے۔

اگر ان کے خیال میں نعوذ باللہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کافرہ تھیں تو وہ لوگ گمراہ اور بد عقیدہ ہیں۔

اور اگر مزار انور کی بے حرمتی اس لئے کی کہ وہ زیارت قبور کو ناجائز سمجھتے ہیں اور زائرین کے زیارت سے روکنے کے لئے یہ عمل کیا تو وہ بہت غلط کرتے ہیں مزار انور کے ارد گرد دیوار بنا دیتے یا لوہے کا جنگلا لگا دیتے تو بھی زائرین کو روکا جاسکتا تھا۔

(۳) اس گستاخانہ فعل کے مرتکبین اور ان کے ساتھ کسی طرح ملوث ہونے والے افراد شرعاً قابل مذمت ہیں اور قابل سزا بھی ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی رکھنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

(۴) موجودہ حکومت کے رویہ سے یقیناً یہ خدشہ موجود ہے کہ تمام صحابہ کرام آئمہ عظام اور اولیاء کرام کے مزارات کے گرانے کے بعد اب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مزار انور کو گرانے کی جسارت کریں اس لئے تمام مسلمانوں پر عموماً اور علماء و مشائخ اور اہل اقتدار اہل محبت حاکموں پر خصوصاً واجب ہے کہ موجودہ سعودی حکومت کو ان اقدامات سے روکنے کے لئے ہر قسم کی کوشش کریں۔

مفتی محمد رفیق الحسن الحسنی
جامعہ اسلامیہ، مدینۃ العلوم

محمد رفیق الحسنی
17-3-99

۲۸-۱۱-۱۴۱۹ھ

Marfat.com

فتویٰ :

مولانا مفتی شاہ محمد تفضّل علی، شیخ الجامعہ دار العلوم فاروق اعظم، نارتھ ناظم آباد کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الجواب بعون ملھم الصواب

(۱) گناہ ہے (۲) اس پر توبہ واستغفار لازم ہے نیز صاحب قبر کے وارثوں سے معافی بھی مانگیں (۳) بہتر یہ ہے اس شخص کو شرعی حکم سے آگاہ کر کے اس جہالت سے آئندہ باز رہنے کی تنبیہ کی جائے پھر معاف کر دیا جائے۔ یہ ساری باتیں اس صورت میں ہے کہ کوئی شخص بربنائے عداوت کسی کی قبر کی بے حرمتی کرے لیکن اگر بوقت ضرورت قبر کو کھود کر ہموار کر دیا جائے تو شرعاً اس کی گنجائش ہے نیز اگر کسی دوسرے کی زمین پر اس کی اجازت کے بغیر مردہ دفن کیا جائے تو مالک زمین کو اختیار ہے کہ مردہ کو نکلوادے اور زمین کو برابر کر کے اپنے کام میں لے آئے اگرچہ مالک کے لئے کار ثواب یہ ہے کہ بعد میں اجازت دے دے۔ قال فی الشامیہ ؛ وتخیر مالک بین اخراجہ ومساواتہ بالارض کما جاز زرعہ والبناء علیہ اذا بلی وصار ترابا ۔ واللہ اعلم بصواب ۔

احقر شاہ محمد تفضّل علی

خادم دار الافتاء دار العلوم فاروق اعظمؒ۔

۸ / ۳ / ۹۹

نوٹ :۔ صفحہ نمبر ۱۰۹ تا ۱۱۲ پر شائع شدہ فتاویٰ مندرجہ ذیل سوالات پر مبنی ہیں۔

۱۔ مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی گناہ ہے یا نہیں

۲۔ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی بلا وجہ یا بربنائے دشمنی یا انتقام قبر کھود ڈالے تو ایسے شخص کی شریعت اسلامیہ میں کیا سزا ہے؟

۳۔ اگر کوئی شخص کسی شخص کو اپنی والدہ کی قبر کھودتے ہوئے دیکھے تو وہ اس شخص سے کیا سلوک کر سکتا ہے؟ کہاں تک اسے بدلہ یا سزا کا حق ہے۔ اس سے قطع تعلق کرنا یا اس کو دل میں برا جاننا اور سزا دینا انتقام لینا ان میں کیا بہتر ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملھم الصواب

(۱) گناہ ہے (۲) اس پر توبہ واستغفار لازم ہے نیز صاحب قبر کے وارثوں سے معافی بھی مانگیں (۳) بہتر یہ ہے اس شخص کو شرعی حکم سے آگاہ کر کے اس جہالت سے آئندہ باز رہنے کی تنبیہ کی جائے پھر معاف کر دیا جائے۔ یہ ساری باتیں اس صورت میں ہے کہ کوئی شخص بربنائے عداوت کسی کی قبر کی بے حرمتی کرے لیکن اگر بوقت ضرورت قبر کو کھود کر ہموار کر دیا جائے تو شرعاً اس کی گنجائش ہے نیز اگر کسی دوسرے کی زمین پر اس کی اجازت کے بغیر مردہ دفن کیا جائے تو مالک زمین کو اختیار ہے کہ مردہ کو نکلوادے اور زمین کو برابر کر کے اپنے کام میں لے آئے اگرچہ مالک کے لئے کار ثواب یہ ہے کہ بعد میں اجازت دیدے قال فی الشامیہ ؛ وتخیر مالک بین اخراجہ ومساواتہ بالارض کما جاز زرعہ والبناء علیہ اذا بلی وصار ترابا واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضّل علی

خادم دار الافتاء دار العلوم فاروق اعظم

8 - 3 - 99

دار الافتاء
مولانا محمد تفضّل علی
دار العلوم فاروق اعظم

Marfat.com

اظہار رائے:

مولانا محمد یوسف النورستانی، الجامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا :-

اللہ رب العزت نے آپ کو نیک ہدایت دی ہے کہ آپ نے ایسے معاملات میں بھی علمائے شریعت کی طرف رجوع کر کے حق بات کی تلاش کرنے کی کوشش کی اللہ تعالی آپ کو اور ہم سب مسلمانوں کو ہر حالت میں دین کے صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق دیں۔

!!حقیقت یہ ہے کہ اس حرکت کے سخت گناہ ہونے میں کسی قسم کا شک اور شبہ نہیں ہے کیونکہ اسلام نے مسلمان کا ہر حالت میں خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ احترام کرنے کو کہا ہے اور اس کی بے حرمتی کو عظیم جرم قرار دیا ہے اور اس پر حاکم وقت کو واقعی سزا دینے کا اختیار ہے، لیکن جبکہ حاکم شرعی نہیں تو اس کی سزا اللہ ذوالجلال اس کو خود دیں گے، اللہ تعالی قادر اور قہار ہیں۔ لہذا یہ افسوسناک اور غلط حرکت کرنے والے کی سزا کو اللہ ہی کے حوالہ کیا جائے، اللہ کی سزا مخلوق کی سزا سے بدرجہا سخت ہے۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد یوسف النورستانی

المتخصص فی القسم الاسلامی، بالجامعۃ الفاروقیۃ کراتشی رقم ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب حامداً و مصلیاً :-

اللہ رب العزت نے آپ کو نیک ہدایت دی ہے کہ آپ نے ایسی معاملات میں بھی علمائے شریعت کی طرف رجوع کر کے حق بات کی تلاش کرنے کی کوشش کی، اللہ تعالی آپ کو اور ہم سب مسلمانوں کو ہر حالت میں دین کی صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق دیں!!

حقیقت یہ ہے کہ اس حرکت کے سخت گناہ ہونے میں کسی قسم کا شک، اور شبہ نہیں ہے، کیونکہ اسلام نے مسلمان کا ہر حالت میں خواہ وہ زندہ ہو، یا مردہ احترام کرنے کو کہا ہے اور اسکی بے حرمتی کو عظیم جرم قرار دیا ہے اور اس پر حاکم وقت کو واقعی سزا دینے کا اختیار ہے، لیکن جبکہ حاکم شرعی نہیں تو اسکی سزاء اللہ ذوالجلال اس کو خود دیں گے، اللہ تعالی قادر اور قہار ہیں، لہذا یہ افسوسناک غلط حرکت کرنے والے کی سزا کو اللہ ہی کو حوالہ کیا جائے، اللہ کی سزا مخلوق کی سزا سے بدرجہا سخت ہے۔ فقط

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد یوسف النورستانی

المتخصص فی القسم الاسلامی

بالجامعۃ الفاروقیہ کراتشی رقم ۲۵

فتویٰ :

مولانا مفتی حبیب اللہ، جامعہ اسلامیہ کلفٹن، کراچی

الجواب بعون ملھم الصواب

مذکورہ نمبر (۱) گناہ ہے۔ نمبر (۲) وقت کے جج یا قاضی یا گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بھی مجاز آفیسر سزا بطور تعزیر شرعی کے تجویز کر سکتا ہے۔ نمبر (۳) دل سے برا جاننا تو ضروری ہے مگر سزا دینے کا حق شریعت نے قاضی وغیرہ کو دیا ہے۔ خود انتقام لینے کی اجازت نہیں۔ آپ غیر شرعی اقدام نہ کریں۔

حبیب اللہ

جامعہ اسلامیہ کلفٹن، کراچی

۱۸ ذوالقعد ۱۴۱۹ ھ

الجواب وھو الملھم بالصواب

صورت مذکورہ ۱ گناہ ہے۔ ۲ وقت کے جج یا قاضی یا گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بھی مجاز آفیسر سزا بطور تعزیر شرعی کے تجویز کر سکتا ہے۔ ۳ دل برا جاننا تو ضروری ہے مگر سزا دینے کا حق شریعت قاضی وغیرہ کو دیا ہے۔ خود انتقام لینے کی اجازت نہیں۔ آپ غیر شرعی اقدام نہ کریں۔

حبیب اللہ

۱۸ ذوالقعدہ

Marfat.com

فتویٰ :

مولانا مفتی عبداللہ مسعود، مفتی جامعہ حمادیہ، شاہ فیصل کالونی، کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب ومنہ الصدق والصواب

معلوم ہونا چاہئے کہ بلاضرورت شرعی قبروں کی بے حرمتی جائز نہیں مذکورہ آدمی کا یہ فعل ناجائز ہے اس فعل سے وہ گنہگار ہوگیا اس لئے اس کو توبہ اور استغفار کرنی چاہئے۔ باقی مذکورہ عمل کی وجہ سے قتل قطع تعلق وغیرہ درست نہیں۔

فتوی نمبر ۱۱۱۲

فقط واللہ اعلم بالصواب

عبداللہ مسعود

دارالافتاء جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی نمبر ۲ کراچی نمبر ۲۵

جواب صحیح ہے :۔

العبد غلام محمد بقلم خود،

مفتی جامعہ حمادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب ومنہ الصدق والصواب

معلوم ہونا چاہئے کہ بلاضرورت شرعی قبروں کی
بے حرمتی جائز نہیں مذکورہ آدمی کا یہ
فعل ناجائز ہے اس فعل سے وہ گنہگار ہوگیا اسلئے
اسکو توبہ اور استغفار کرنی چاہئے
باقی مذکورہ عمل کی وجہ سے قتل، قطع تعلق وغیرہ
درست نہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب — فتوی نمبر ۱۱۱۲

عبداللہ مسعود

جواب صحیح ہے دارالافتاء جامعہ حمادیہ
شاہ فیصل کالونی ۲ کراچی ۲۵ -

العبد غلام محمد بقلم خود
مفتی جامعہ حمادیہ

جامعہ حمادیہ دار الافتاء فیصل کالونی کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آنحضرت ﷺ کے والدین محترمین سے ثابت نہیں کہ انہوں نے کبھی بھی شرک کا ارتکاب کیا ہو اس لئے جو تمام ان اہل فترت کی طرح کہ جو موحد تھے یہ حضرت بھی مومن تھے ،امام جلال الدین سیوطیؒ نے کئی رسالے ان دونوں حضرات کے ایمان کے ثبوت میں لکھے ہیں جو حیدر آباد دکن مطبع دائرۃ المعارف سے چھپکر شائع ہو چکے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی والدین ہونے کی وجہ سے ان حضرات کا ادب کرنا ضروری ہے اور اس میں یہ بھی داخل ہے کہ ان کی قبروں کی بے حرمتی نہ کی جائے آنحضرت ﷺ خود بھی اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اور خلفاء راشدین نے ان قبروں کو اپنے حال پر رکھا ہے اور آج تک امت محمدیہ نے ان پر کوئی تصرف نہ کیا۔ لہٰذا ان کی بے حرمتی بھی رواہ نہیں۔

محمد عبدالرشید نعمانی غفرلہ

۲۵ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین محترمین سے ثابت نہیں کہ انھوں نے کبھی بھی شرک کا ارتکاب کیا ہو اس لئے جو تمام ان اہل فترت کی طرح کہ جو موحد تھے یہ حضرات بھی مومن تھے ، امام جلال الدین سیوطی نے کئی رسالے ان دونوں حضرات کے ایمان کے ثبوت میں لکھے ہیں جو حیدرآباد دکن مطبع دائرۃ المعارف سے چھپکر شائع ہو چکے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدین ہونے کی وجہ سے ان حضرات کا ادب کرنا ضروری ہے اور اس میں یہ بھی داخل ہے کہ ان قبروں کی بے حرمتی نہ کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اور خلفاء راشدین نے ان قبروں کو اپنے حال پر رکھا ہے۔ اور آج تک امت محمدیہ نے ان پر کوئی تصرف نہ کیا لہذا ان کی بے حرمتی بھی روا نہیں

محمد عبدالرشید نعمانی غفرلہ

۲۵ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ

Marfat.com

فتویٰ :

مولانا محمود حسن خان ٹونکی

(نجاۃ ابوی النبی ﷺ)

والدین جناب ﷺ کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ تمام عرب کے وہ لوگ جو ایام جاہلیت میں ملت ابراھیمی پر تھے اور موحد تھے اور یہی توحید ان کی نجات کے لئے کافی ہے۔ قال سبحانہ ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصاری والصائبین من امن باللہ والیوم الاخر وعملوا الصلحت فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

یہ آیت محکم ہے اور فیصلہ کن ہے ہر ملت مؤحدہ کے لئے تاوقتیکہ اس ملت توحید کا شخص مشرک نہ ہو کہ اس سے شرک کا ہونا ثابت ہو یہی حکم تمام ملت سماویہ کا ہے خواہ امت محمدیہ سے پہلے گذرے ہیں یا ملت محمدیہ کے بعد' نوح علیہ السلام کے عہد سے شریعت سماویہ یعنی اسلام کی ابتداء ہوئی ہے۔

قال سبحانہ شرع لکم من الدین ماوصی بہ نوحاً

یہ آیت چوبیسویں پارے میں ہے صاف تاریخ ہے ابتدائی شریعت اسلام کی۔

نوح علیہ السلام سے پہلے دین اور مذہب فطرتی تھا یعنی خالق عالم ذات واحد ہے اور بس اسی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

کان الناس امۃ واحدۃ فاختلفوا

یہ اختلاف بعثت انبیاء علیہ السلام کے بعد خلق اللہ نے پیدا کیا۔

وما اختلف الذین اوتوا الکتب الا من بعد ماجاء تھم البینت

میں ارشاد فرمایا ہے' اسی اختلاف کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آیت

کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیّن مبشرین ومنذرین آیۃ میں مذکور فرمایا ہے کہ اور کسی آیہ میں

فتقطعوا امرھم منھم زبر کل حزب بما لدیھم فرحون

میں ارشاد ہے

جو ابراھیم علیہ السلام نے اپنی ملت میں شروع فرمائی ہے اور جس کی اتباع کا حکم ہم کو ہے'

فاتبع ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین'

اور اسی توحید فطرتی کو اللہ تعالیٰ نے موجب نجات قرار دیا ہے' یہی رسالت کے انکار سے ضائع ہو جاتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

ہمیشہ تمام امم سابقہ اسی انکار نبوت سے معذب ہوتے ہیں

ان کل الا کذب الرسل فحق وعید بعثت انبیا علیہم السلام سے پہلے اللہ سبحانہ نے تمام موحدین کی نجات کا وعدہ آیہ 'ان الذین امنوا والذین ھادوا، میں فرمایا ہے' جب تک انکار رسالت واقع نہ ہو ملت ابراھیمی کے تمام عرب موحد تھے 'ملت ابراھیمی میں عمرو ابن لحی نام کے ایک شخص نے عرب میں شرک کی ابتدا کی شدہ شدہ یہاں تک نوبت پہنچی کے خانہ کعبہ میں بتوں کی پرستش ہونے لگی۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی اس رسالت سے پہلے جو لوگ جاہلیت کے عہد میں فوت ہو گئے ان میں بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے بت پرستی نہیں کی جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ دور جاہلیت میں اور بھی لوگ تھے جن سے بت پرستی ثابت نہیں منجملہ ان کے آپ کے والدین بھی جن سے بت پرستی کا واقع ہونا ثابت نہیں ہے پس والدین کا حکم اسی آیت 'وما کنا معذبین' کے تحت میں داخل ہے یہ جواب ہے تمھارے سوال کا۔ یہ اصولی بحث نجات وعدم نجات کی ہے ہر ایک کتاب میں نہیں ملیگی صاف کرا کر محفوظ رکھنا کام کی بحث ہے

(من افادات شیخنا العلام مولانا محمود حسن خان ٹونکی متعنا اللہ بفیوضھم وقد سال عنہ حجۃ الحکیم مظفر حسن خان فی نجاۃ ابوی النبی ﷺ فاجاب وافاد ومن خط نقلت ورسمہ اثبعت)

شیخ الحدیث محمد عبدالرشید نعمانی غفرلہ

Marfat.com

(نجاۃ ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

والدین جناب صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت نہیں ہے تمام عرب کو کہ جو ایام جاہلیت میں ملت ابراہیمی پر تھے اور موحد تھے اور یہی توحید انکی نجات کے لئے کافی ہے قال سبحانہ ان الذین آمنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین من آمن باللہ والیوم الآخر وعملوا الصالحات فلہم اجرہم عند ربہم ولاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔ یہ آیت محکم ہے اور فیصلہ کن ہے ہر ملت موحدہ کیلئے تاوقتیکہ اس ملت توحیدکا شخص شرک نہ کرے اور اوس سے شرک کا صدور ثابت ہو یہی حکم تمام ملت ہائے دینیہ کا ہے جو ابتدا سے پہلے گزرے ہیں یا محمدیہ کے بعد، نوح علیہ السلام کے عہد میں شریعت سماویہ یعنی اسلام کی ابتداء ہوئی ہے قال سبحانہ تعالیٰ شرع لکم من الدین ما وصیٰ بہ نوحا الآیۃ جو پچیسویں پارہ میں ہے صاف تاریخ سے ابتدائی شریعت اسلام کی ثابت ہے۔

نوح علیہ السلام سے پہلے دین و مذہب مخلوق تمام کا ایک تھا یعنی خالق عالم کو لاشریک واحد سمجھنا اور اسی کو اللہ سبحانہ نے بیان فرمایا ہے کان الناس امۃ واحدۃ فاختلفوا یہ اختلاف بعثت انبیاء علیہم السلام کے بعد خلق اللہ نے پیدا کیا ہے وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتہم البینت میں ارشاد فرمایا ہے اسی اختلاف کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آیت کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین الآیۃ میں ذکر فرمایا ہے اور اسی آیت میں فتقطعوا امرہم بینہم زبرا کل حزب بما لدیہم فرحون کا ارشاد ہے

(فطری توحید)

جو ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ملت میں مشروع فرمائی ہے اور جس کی اتباع کا حکم ہم کو ہے، فاتبع ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین، اور اسی توحید فطری کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے موجب نجات قرار دیا ہے، رسالت کے انکار سے ضائع حالی ہے جس کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا، بعثت تمام امم سابقہ اسی انکار نبوت و رسالت سے معذب ہوتے ہیں ان کل الا کذب الرسل فحق وعید بعثت انبیاء علیہم السلام سے پہلے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے تمام موحدین ملل کی نجات کا وعدہ آیۃ ان الذین آمنوا والذین ھادوا الآیۃ میں فرمایا ہے، جب تک انکار رسالت واقع نہ ہو ملت ابراہیمی کے تمام عرب موحد تھے، ملۃ ابراہیمی میں عمرو ابن لحی نام ایک شخص نے عرب میں شرک کی ابتدا جاری کی ہے شدہ شدہ یہاں تک نوبت پہونچی کہ خانہ کعبہ میں بتوں کی پرستش ہوئی ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اس بعثت سے پہلے جو جاہلیت کے عہد میں فوت ہو گئے ہیں ان میں بعض لوگ ایسے تھے جنھوں نے بت پرستی نہیں کی ہے تھی جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ جاہلیت میں اور بھی لوگ تھے جن سے بت پرستی ثابت نہیں۔

منجملہ ان کے آپ کے والدین بھی جن سے بت پرستی کا واقع ہونا ثابت نہیں ہے پس والدین کا حکم اسی آیت وما کنا معذبین کے تحت داخل ہے یہ جواب ہے تمھارے سوال کا۔ یہ اصولی بحث نجات وعدم نجات کی ہے ہر ایک کتاب میں نہیں ملیگی صاف کر کر محفوظ رکھنا کام کی بحث ہے۔

(من افادات شیخنا العلام مولانا محمود حسن خان ٹونکی متعنا اللہ بفیوضہم وقد سال عنہ نجد الحکیم مظفر حسن خان فی نجاۃ ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجاب وافاد ومن خط نقلت درسمہ اثبت)

محمد عبدالرشید نعمانی عفی عنہ

Marfat.com

اظہار رائے ؛

علامہ سید ریاض حسین نقوی، مرکزی دفتر، جامعہ اسدیہ، اسلام آباد

حوالہ نمبر ۷۸۶ / ۹۲

تاریخ ۱۰ / ۳ / ۹۹

سلام مسنون

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے والدین کریمین ، اہلبیت ، صحابہ کرام ، اور اولیاء کرام کے مزارات کا احترام ہر مسلمان کا دینی اخلاقی و تاریخی فریضہ ہے۔ شعائر اللہ کا تقدس و حفاظت جزو ایمان ہے مزارات کا انہدام نہ صرف اسلام کے احکامات کی خلاف ورزی ہے بلکہ غیر اخلاقی و غیر انسانی فعل ہے جس کی پرزور مذمت کرنا بھی عن المنکر کے حوالے سے ہم سب کا فریضہ ہے ہم آپ کے اس کار خیر میں کامیابی کے متمنی ہیں

والسلام

(علامہ) سید ریاض حسین نقوی

سربراہ، تحریک اتحاد اسلامی پاکستان، اسلام آباد

تحریک اتحاد اسلامی پاکستان

حوالہ نمبر 786/92

تاریخ 10.3.99

جناب محترم طارق اکرام صاحب دام عزہ

سلام مسنون۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے والدین کریمین، اھلبیت، صحابہ کرام، اور اولیاء کرام کے مزارات کا احترام ہر مسلمان کا دینی اخلاقی و تاریخی فریضہ ہے۔ شعائر اللہ کا تقدس و حفاظت جزو ایمان ہے۔ مزارات کا انہدام نہ صرف اسلام کے احکامات کی ورزی ہے بلکہ غیر اخلاقی و غیر انسانی فعل ہے جس کی پرزور مذمت کرنا نہی عن المنکر کے حوالے سے ہم سب کا فریضہ ہے۔ ہم آپ کے اس کار خیر میں کامیابی کے متمنی ہیں۔

والسلام۔ (علامہ) سید ریاض حسین نقوی

سربراہ، تحریک اتحاد اسلامی پاکستان

56/2 اسلام آباد

مرکزی دفتر جامعہ اسدیہ جی سکس ٹو اسلام آباد فون فیکس۔ 0092-51-278609

Marfat.com

موضوع : کیا سزا ہوان گستاخوں کی جنہوں نے قبر والدہ رسول ﷺ کو شہید کر دیا

مصنف : مولانا سید محمد وقاص ھاشمی قادری رضوی، کراچی

مقالہ (رسالہ) 'اھلاک السعودیین علی اھانت قبر ام خاتم النبیین'۔ قبر والدہ خاتم النبیین ﷺ کی توھین کی بنا پر سعودیوں (سعودی حکومت) کی سرکوبی۔ از رشحات قلم مولانا سید محمد وقاص ھاشمی قادری رضوی، کراچی :

الحمد للہ الذی خلق الانسان من نطفۃ ثم من علقۃ ثم یخرجہ طفلا ثم لتبلغوا اشدہ ثم لتکونوا شیوخا ثم اماتہ فاقبرہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الذی قال نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا و علی الہ معادن السعادات واصحابہ منابع البرکات و من احبہ واتبعہ باحسان الی یوم الدین۔ اسلام میں قبر کی بے حرمتی کی اجازت نہیں اما بعد۔۔ جاننا چاہئے کہ انسان کی عزت و حرمت جس طرح زندگی میں کی جاتی ہے اس طرح بعد وصال بھی احترام میت واجب ہے۔ شرع میں اس کی بڑی وضاحت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے موت کے بعد میت کو قبر میں رکھنے کا امر فرمایا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اولاد آدم علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہوا کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو اسکی لاش اٹھائے پھرتا رہا کہ کیا کرے

' فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سواۃ اخیہ '۔ (پ ٦ المائدہ)

تو اللہ نے ایک کوا بھیجا زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر اپنے بھائی کی لاش چھپائے. (ترجمہ کنزالایمان شریف)

کہتے ہیں کہ ہابیل پہلا شخص تھا جس نے موت کا جام پیا۔ اس لئے قابیل حیران ہو گیا کہ میں اب اس کی لاش کو کدھر کروں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ایک کوے کے ذریعے اس کو دفن کا طریقہ سکھایا۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج اول ص ٤٦٣)

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر یوں ارشاد ہوتا ہے۔

(منھا خلقنکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخری) ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھیر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (کنزالایمان شریف)

معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے پھر موت کے بعد واپس مٹی ہی میں جانا ہے۔ خواہ کوئی ہوائی جہاز میں انتقال کرے یا سمندر میں ڈوب جائے یا جانور کھالیں یا جلا دیا جائے اور پانی میں بہا دیا جائے بہر صورت جائے قرار آخر کار زمین ہی ہے بس یہ مقام غور ہے۔

ایک اور مقام ملاحظہ فرمائیں

ثم اماتہ فاقبرہ

پھر اسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا (٣٠ عم آیت ٢١) (ترجمہ کنزالایمان)

یعنی انسان کو موت دی پھر اس کی حرمت کے پیش نظر اسے قبر میں رکھوایا۔ قبر میں دفن بھی مردہ کی عزت افزائی ہے اور پھر قبر سے میت کی یادگار باقی رہتی ہے۔

قبر کیا ہے ؟ ۔۔۔ 'المکان یدفن فیہ المیت' (قاموس الفقیہ ص ٢٩٣)

قبر وہ جگہ ہے جہاں میت کو دفن کیا جاتا ہے لہذا موت کے بعد انسان کو قبر میں جگہ دی جانے لگی

۔چنانچہ ابتداء اسلام میں زیارت قبور سے منع کر دیا گیا تھا کہ عقیدہ مضبوط ہو جائے اور جب عقائد مضبوط ہو گئے اور شرک کا کوئی شائبہ باقی نہ رہا تو زیارت القبور کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ حدیث شریف ہے 'عن بریدۃ قال قال رسول اللہ ﷺ نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا'۔ ترجمہ : حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کو منع کیا گیا تھا قبروں کی زیارت سے (بس) اب ان کی زیارت کرو !

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیارت القبور مستحب ہے کیونکہ یہ رقت قلب کا سبب ہے اور موت کی یاد دلاتی ہے رسول اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیھم اجمعین بقیع شریف تشریف لے جاتے اور اہل بقیع پر سلام کہتے اور ان کے لئے استغفار کرتے۔ (حاشیہ مشکوۃ ص ١٥٤) روشن ہوا کہ قبر کی زیارت اس کی تعظیم کی وجہ سے کی جائے گی اور پھر صاحب القبر کے لئے دعا مغفرت کرنا تو سنت رسول اور طریقہ صحابہ ہے۔

Marfat.com

سابقہ گفتگو سے واضح ہوا کہ انسان زندہ و مردہ ہر دو حال میں لائق احترام ہے۔ جیسا کہ فتح القدیر میں محقق علی الاطلاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں الاتفاق
علی ان حرمۃ المسلم میت کحرمتہ حیا (فتح القدیر۔ فصل فی الدفن)
اس بات پر اتفاق ہے کہ مردہ مسلمان کی عزت و حرمت زندہ مسلمان کی طرح ہے (فتاوی جدید رضویہ ج ۹ ص ۴۴۰)
لہذا شریعت مطہرہ میں قبر کا نہ صرف احترام ہے بلکہ اس کی زیارت اور رکھوالی کا حکم بھی واقع ہوا ہے۔ بلاضرورت شرعیہ قبر کا انہدام یا اس کے ساتھ ٹیک لگانا۔ پیر رکھنا اس کو روندنا شرعاً ناجائز، حرام و ممنوع ہے
چنانچہ حدیث شریف میں آیا جس کو حاکم و طبرانی عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے مجھ کو ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا (یاصاحب القبر انزل من علی القبر لاتوذی صاحب القبر ولایوذیک) او قبر والے قبر سے اتر آ، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھ کو ایذا دے (شرح الصدور بحوالہ طبرانی و حاکم بحوالہ فتاوی رضویہ)
سعید بن منصور اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت سید عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا فرمایا
'کما اکرہ اذی المومن فی حیاتی فانی اکرہ اذاہ بعد موتہ۔ مجھ کو جس طرح مسلمان زندہ کی ایذا ناپسند ہے یوں ہی مردہ کی بھی ایذا ناپسند ہے' (شرح الصدور بحوالہ فتاوی رضویہ باب تاذیہ بسائر وجوہ الاذی)
مشکوۃ المصابیح باب دفن المیت میں امام احمد بن حسن حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، سید عالم نور مجسم ﷺ نے مجھے ایک قبر کے ساتھ تکیہ لگا دیکھا فرمایا
لا توذ صاحب ہذا القبر او قال لا توذہ
اس قبر والے کو ایذا نہ دے یا فرمایا اسے تکلیف نہ دے
اس گفتگو سے روشن ہو گیا صاحب قبر کی اور قبر کی تعظیم کی جائے گی اور ہرگز ایذا رسانی نہ کی جائے گی اور پھر اس ایذا کا تجزیہ بھی علماء کرام کو خوب ہوا اور جو اہل بصیرت تھے خوب کر لیا کرتے تھے
چنانچہ علامہ شرنبلالی مراقی الفلاح میں رقم طراز ہیں
اخبرنی شیخی العلامۃ محمد بن احمد الحموی الحنفی رحمہ اللہ تعالی بانھم یتاذون بخفق النعال (مراقی الفلاح علی ہاشی حاشیہ الطحطاوی فصل زیارت القبور ص ۳۴۳)
ترجمہ مجھ کو میرے شیخ علامہ محمد ابن احمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ جوتے کی پچپل سے مردے کو ایذا ہوتی ہے
پس اس وجہ سے ہمارے فقہاء عظام دام اللہ شرفھم علیھم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قبر پر رہنے کو مکان بنانا یا قبر پر بیٹھنا یا سونا یا اس پر یا اس کے نزدیک بول و براز کرنا یہ سب امور نہایت اشد مکروہ قریب بحرام ہیں
چنانچہ مراقی الفلاح میں زید بن ثابت رضی اللہ عنھما سے مرفوعاً روایت ہے کہ
قال انما نہی النبی ﷺ عن الجلوس علی القبور لحدث اوبول او غائط وقد ثبت بذلک ان الجلوس المنہی عنہ فی الاثار ھو الجلوس للغائط اوبول واما الجلوس لغیر ذلک ھذا اما ذکرہ اصحابنا فی کتبھم من ان وطء القبور حرام وکذا النوم علیھا (مراقی الفلاح ص ۳۴۲)
فتاوی عالمگیری میں ہے
ویکرہ ان یبنی علی القبر او یقعد او ینام علیھم او یطاء علیہ او یقضی حاجۃ الانسان من بول او غائط (عالمگیری فصل سادس فی القبر والدفن بحوالہ فتاوی رضویہ
قبر پر عمارت بنانا، بیٹھنا، سونا، روندنا، بول و براز کرنا مکروہ ہے
علامہ شامی اس کی دلیل میں حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں
لان المیت یتاذی بما یتاذی
یعنی اس لئے کہ جس سے زندوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے مردے بھی ایذا پاتے ہیں
(رد المختار فصل الاستنجاء بحوالہ فتاوی رضویہ جدید)
ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں سید نا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنھما سے راوی ہیں

Marfat.com

اذی المومن فی موتہ کاذاہ فی حیوتہ

شرح الصدور بحوالہ ابن ابی شیبہ بحوالہ فتاوی رضویہ

مومن کو بعد موت تکلیف دینی ایسی ہی ہے جیسے زندگی میں اسے ایذا پہنچائی جائے

سابقہ تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ صاحب قبر اور قبر کا احترام شرع مطہرہ نے لازم قرار دیا ہے اب اگر کوئی بلاوجہ شرعی قبر کو کھود ڈالے اس کو منہدم کردے اور اس جگہ غلاظت کا ڈھیر لگادے تو یقیناً یہ بہت بڑی جسارت ہے۔ اور پھر اگر قبر کسی ولی کی ہو یا صحابی کی بلکہ یہاں تو بات قبر والدہ رسول ﷺ کی پامالی کی ہے جس کو حال ہی میں سعودی حکومت نے نہ صرف یہ کہ کھود ڈالا بلکہ اس جگہ غلاظت کا ڈھیر لگادیا اور اپنے لئے سامان جھنم تیار کر لیا العیاذ باللہ

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم واضح کر دیں گے کہ امر واقعہ کیا ہے اور تصاویر بھی آخر کتاب میں ملاحظ کیجئے

یہ بات طے ہے کہ سعودی حکومت جو اصلاً نجدی وہابیہ کی حکومت ہے عرصہ دراز سے اس غیر شرعی کام میں مشغول ہے۔

نجدی وہابی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور سارے حجاز مقدس پر ۱۳۴۳ھ میں مکمل طور پر قابض ہو گئے تھے اور تاحال قابض ہیں

-مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت المعلی اور جنت البقیع کے مقابر و تاثر کو منہدم کرادیا گیا اور مساجد کو منہدم کرانے سے بھی دریغ نہ کیا گیا

مثلاً مولد النبی ﷺ اور مولد فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور دوسرے دیگر مقامات مقدسہ کو بالکل پامال کر دیا گیا امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان سید الشہداء حضرت حمزہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات کے علاوہ تمام صحابہ و تابعین کے تقریباً سب ہی مزارات و آثار کو منہدم کر دیا گیا مسجد ابو قبیس مسجد بلال ، مسجد جن ، مسجد نور وغیرہ کو مسمار کرنے کا ارادہ بھی کر لیا گیا گو وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ (بحوالہ مکمل تاریخ وہابیہ ص ۷۸) یہ فتنہ کیا تھا ہاں یہ فتنہ عظیم تھا جس نے مسلمانوں کو بے انتہا اذیت دی ابن عبدالوھاب نجدی کے عقائد کا مختصر نمونہ پیش خدمت ہے شیخ الاسلام علامہ سید احمد زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ابن عبدالوھاب نجدی کی برائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ نبی کریم علیہ السلام کے میلاد پڑھنے ، اذان کے بعد منارہ پر درود شریف پڑھنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے سے منع کرتا تھا -بلکہ ایک نابینا موذن جو اذان کے بعد درود پڑھتا تھا اس کو شہید کرادیا اور کہا العیاذ باللہ 'رنڈی کے گھر میں اس کے گانے بجانے والی چھوکری کی بہ نسبت مزاروں پر درود پڑھنے والوں کا گناہ زیادہ ہے'۔ (العیاذ باللہ الدرر والتسیہ صفحہ ۴۱ بحوالہ تاریخ وہابیہ ص ۷۹)

شیخ نجدی انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام اور اولیاء اللہ سے توسل واستعانت کرنے والوں کو صراحۃً کافر کہتا اور اس سے بھی بڑی جسارت یہ تھی کہ زیارت روضہ رسول علی صاحب التحیۃ الثناء السلام کے لئے حاضری دینے کو شرک قرار دیتا۔ یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ یہ تحریک ، بانی تحریک کے والد بزرگوار کے نام منسوب ہوئی جو اس تحریک کے آغاز کے بعد سے مرتے دم تک اس کے شدید مخالف رہے اور اس بیزاری کے عالم میں انتقال کیا۔

یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ ابن عبدالوھاب نجدی ابن تیمیہ کی فکر سے بری طرح متاثر ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ جو چیز ابن تیمیہ نے نظری اور فکری طور پر پیش کی تھی ابن الوھاب نے اس کو ایک عملی جامہ پہنایا تو بے جانہ ہوگا۔ وہابیہ کو قبر شکنی میں بہت لطف آتا ہے اور اس شرمناک حرکت کو وہ دین کی اہم ترین خدمت توحید کا تحفظ اور اپنا عظیم کارنامہ شمار کرتے تھے پروفیسر ابو زھرہ مصری نے ان کے اس مشغلے کو یوں بیان کیا ہے۔ شہر ہو یا دیہات جہاں ان لوگوں کا بس چلتا وہاں پہنچتے اور قبے گرادیتے اس کی حد یہ کہ بعض یورپین مصنفین ان کو 'معبد شکن' کے نام سے پکارتے ہیں۔ (اسلامی مذاھب ص ۲۹۰)

اسی طرح جب ۸ محرم ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء کو سعود بن عبد العزیز فاتحانہ انداز سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو ۲۰ دن مکہ میں قیام کے دوران متبعین ابن الوھاب آثار کو گراتے رہے۔ یہاں تک کہ تمام مشاہد، مزارات اور قبے برابر کر دیئے گئے اور سرزمین حجاز کے مقدس مقامات اس (ابن الوھاب) کے متبعین، جن کی صدیوں سے عزت واحترام کیا جاتا رہا تھا، نے زمین کے برابر کر دیئے (برطانوی مظالم کی کہانی ص ۱۹۴ عبدالحکیم خان)

مندرجہ بالا تمام تاریخی شواہد کے علاوہ بھی کتب تواریخ وہابیہ نجدیہ کے شرمناک کارناموں سے بھری پڑی ہیں جس کا جی چاہے تفصیلات کے لئے ان کا مطالعہ کر دیکھ لے

(1) علامہ زینی دحلان الدرر السنیہ

(2) مولانا محمد رمضان علی قادری ، مکمل تاریخ وہابیہ

(3) برطانوی مظالم کی کہانی ، اختر شاہ جہاں پوری کی زبانی

(4) اعلی حضرت امام احمد رضا ، اھلاک الوھابئین علی توھین قبور المسلمین

ان کے علاوہ بھی کئی ایک مصنفین نے مثلاً علامہ ابن عابدین شامی نے رد المحتار میں بھی اور علامہ اسماعیل نبہانی نے شواہد الحق میں امام الوھابیہ کی بدباطنی اور خبث النفسی

Marfat.com

کے بارے میں تاریخی حوالہ جات سے لکھا اور اس کا رد بھی خوب کیا

فمن شاء الاطلاع فلیرجع الیھم

اور اب عاجز مجددمائۃ حاضرہ امام احمد رضا کی تصنیف لطیف اھلاک الوھابین سے چند اقتباسات پیش کرنا چاہتا جس سے واضح ہو جائے گا کہ مذھب مھذب میں انہدام قبور المسلمین نہایت ہی شرمناک فعل ہے

جاننا چاہئے کہ انبیاء واولیاء علیھم الصلوۃ والسلام وعامتہ المومنین اہلسنت کے ساتھ جو قلبی عداوت فرقہ نجدیہ وہابیہ کو ہے ایسی اور کسی فرقہ مبتدعہ کو نہیں ہے

اسی وجہ سے اس فرقہ محدثہ کے اکابر ملاعنہ کی تصانیف لاطائل اہانت محبوبان خدا سے بھری پڑی ہیں جس کا جی چاہے مندرجہ ذیل کتب اٹھا کر دیکھ لے

(1) تقویۃ الایمان- مولوی اسماعیل دہلوی

(2) براھین قاطعہ- مولوی خلیل احمد انبھوی

(3) حفظ الایمان- مولوی اشرف علی تھانوی

(4) تذکرۃ الرشید- مولوی عاشق الٰہی

(5) تحذیر الناس- مولوی قاسم نانوتوی

وغیرھم

منجملہ ان کے ایک اہانت قبور انبیاء شہید و منہدم ونابود مقدور کرنا اس فرقہ کا پسندیدہ شعار ہے

علامہ احمد بن علی بصری اپنی کتاب- فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبدالوھاب میں رقم طراز ہیں

منھا انہ صح انہ یقول لو اقدر علی حجرۃ الرسول ﷺ لھدمتھا (بحوالہ فتاوی رضویہ)

ان میں سے ایک یہ بات صحیح ہے کہ وہ کہتا ہے میں اگر قدرت پاؤں تو روضہ رسول ﷺ کو توڑ دوں !! العیاذ باللہ

اور یہی علامہ بصری دوسرے مقام پر یوں رقم طراز ہیں

بعض علماء نے فرمایا کہ صاحب قبہ اگر کوئی مشہور عالم متقی یا صحابی ہے اور قبہ صرف قبر کے برابر ہو تو اسے منہدم نہ کرنا چاہئے خواہ اس کا نشان ہی کیوں نہ مٹ جائے مگر اس کا کھولنا جائز نہیں اب آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان شہید صحابہ کی قبور پر عمارات بنانا نا تو واجب ہو گا اور نا ہی بلا کراہت جائز اور بہر صورت منہدم کرنا جائز نہیں (چہ جائیکہ کہ قبر ہی کو منہدم کر دیا جائے تو بہت بڑی جسارت ہے یہ ہاشمی غفرلہ) اور یہ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو بدعتی اور گمراہ ہو کیونکہ اصحاب رسول ﷺ کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کی تعظیم اور توقیر ہر مسلمان پر واجب ہے اب وہ لوگ تعظیم کرنے والے کیسے قرار پا سکتے ہیں۔ جنھوں نے شہداء کی قبور کھود ڈالیں۔ جبکہ بعض کے جسم اور کفن بھی ظاہر ہو گئے- (ایضاً بحوالہ فتاوی رضویہ (جدید) جلد نہم ص ۴۳۰)

مندرجہ بالا حوالہ پر عاجز کے خیال میں کسی تبصرے کی چنداں ضرورت نہیں ہاں لفظ تعظیم سے شاید کسی کے پیٹ میں درد ہو جائے تو عاجز امام احمد رضاء رحمتہ اللہ علیہ کی تحریر (ہر تعظیم عبادت نہیں) من وعن پیش کرتا ہے۔ (عقل مند را اشارہ کافی است) غور فرمائیں امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کیسا نفیس اور جامع جواب ارشاد فرماتے ہیں.... مزارات اولیا کرام پر بنائے عمارت جائز ہے تو ، عوام وفساق کی قبور پر کیوں نہ اجازت دی

قول آدمی اگر آیۃ کریمہ ذلک ادنی ان یعرفن فلا یوذین (وہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ ان کی پہچان ہو جائے تو انہیں ایذا نہ دی جائے۔ت) کی حکمت جلیلہ سے آگاہ ہو جس سے وجہ استنباط طوالع النور میں مذکور ہوا تو ایسا مہمل اعتراض ہرگز خیال میں بھی نہ آئے

(2) امام ممدوح قدس سرہ نے زید کے اس سوال کا کہ 'بزرگوں کی قبروں کی تعظیم کیوں کرتے ہیں کسی فاسق وفاجر کی قبر کی تعظیم کیوں نہیں کرتے' جواب ارشاد فرمایا کی تعظیماً لروحہ المشرقۃ علی تراب جسدہ یعنی ان کی روح کی تعظیم کی جاتی ہے اور لوگوں کو دکھایا جاتا ہے کہ یہ مزار محبوب کا ہے اس سے تبرک وتوسل کرو کہ تمہاری دعا مستجاب ہو- یعنی قبول ہو (ہاشمی غفرلہ)

(3) امام ممدوح قدس سرہ نے زید کے اس (وھم عبادت- ہاشمی غفرلہ) کا بھی علاج فرمادیا کہ تعظیماً لروحہ (ان کی روح کی تعظیم کے لئے- ت) معاذ اللہ! یہ ان کی عبادت نہیں ان کی روح پاک کی تعظیم ہے ،ہر تعظیم عبادت ہو تو تعظیم انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام تو نصوص قطعیہ قرآن عظیم سے فرض ہے- قال اللہ تبارک وتعالی (لتومنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ)- ہم نے اپنے رسول کو اس لئے بھیجا کہ اے لوگو! تم اللہ ورسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو

Marfat.com

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الی قولہ عزوجل الذین امنوبہ وعزروہ ونصروہ واتبعو النور الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون

وہ جو پیروی کریں گے اس رسول نبی امی یعنی بے پڑھے غیب کے علوم جاننے بتانے والے کی تو جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس کے ساتھ جو نور اترا اس کے پیرو ہوں وہی لوگ مراد کو پہنچیں گے۔

وقال اللہ تبارک وتعالی لئن اقمتم الصلوہ واتیتم الزکوۃ وامنتم برسلی وعزرتموھم واقرضتم اللہ قرضا حسنا لاکفرن عنکم سیاتکم ولادخلنکم جنت تجری من تحتھا الانھر

بیشک اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دیا کرو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور میرے رسولوں کی تعظیم کرو اور اللہ کے لئے قرض حسنہ دو تو ضرور میں تمہارے گناہ تم پر سے اتار دوں گا اور ضرور تمہیں بہشتوں میں داخل فرماؤں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

بلکہ قرآن عظیم نے تو ماں وباپ کی تعظیم بھی فرض کی۔ قال اللہ تبارک ورتعالی واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ

اور جھکادو تم ان (ماں باپ) کے واسطے نرمی کے بازو رحمت سے

کیا معاذ اللہ قرآن عظیم نے انبیاء ووالدین کی عبادت کا حکم فرمایا ہے

(4) امام ممدوح قدس سرہ نے شبہہ تعظیم قبر کا بھی جواب فرمادیا کہ

تعظیما لروحہ الی قولہ قدس سرہ والاعمال بالنیات

یعنی تعظیم خشت وگل نہیں بلکہ روح محبوب کی تعظیم مقصود ہو جو بلاشبہہ محمود ہے اور اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

اللہ اللہ! کیسے نفیس وجامع کلمات ارشاد فرمائے گویا اپنے نور باطن سے ادراک فرمالیا تھا کہ زیدوامثالہ کو یہ شبہات عارض ہوں گے ،سب کا جواب ان دو لفظوں میں فرمادیا کہ تعظیما لروحہ

اس مذکورہ بالا جواب سے واضح ہو گیا کہ ہر تعظیم عبادت نہیں ہوتی اس طرح قبر پر جانا یا مزارات کی حاضری شرک وبدعت نہیں۔ کیونکہ زیارت قبور کا حکم شرع مطھرہ سے ظاہر وباہر ہے اور طریقہ اسلاف واخلاف بلکہ سنت رسول اور نصوص قطعیہ سے ثابت ہے

چنانچہ منافقین کی زیارت قبور اور صلوۃ جنازہ کے ساتھ طلب مغفرت کی ممانعت قرآن میں موجود ہے

ارشاد ہوتا ہے

ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا

انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فسقون نمبر ۱۰ توبہ آیت

84 بے شک وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

معلوم ہوا کہ مومن کا جنازہ پڑھا جاتا ہے کافر کے جنازے کی نماز کی ممانعت ظاہر ہے نہ پڑھی جائے گی۔ نیز معلوم ہوا کافر کی قبر کی زیارت منع ہے اور حضور ﷺ کو آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی لہذا وہ مومنہ تھیں۔ البتہ ان کی مغفرت کی دعا سے روکا کیونکہ وہ بے گناہ تھیں (بلکہ جس حدیث میں طلب مغفرت سے روکنا وارد ہوا ہے وہ ضعیف ہے ثبوت کے لئے دیکھے عاجز کا رسالہ 'ایمان والدین' ہاشمی غفرلہ

اس سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ ہر کلمہ گو کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا (۔ بحوالہ تفسیر احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پ ۱۰ توبہ

غور فرمایا آپ نے کہ زیارت قبور شرک نہیں اور اگر مانعین اور معترضین کی بات تسلیم کرلیں تو معاذ اللہ ثابت ہو گا کہ حضور ﷺ (فداہ روحی بالی ومالی وکل شی) نے بھی ارتکاب شرک کیا معاذ اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ زیارت قبور اور طلب مغفرت کا تو اللہ نے حکم فرمایا اور فرمایا پیارے محبوب آپ اپنے غلاموں کے حق میں ہم سے دعا کریں مغفرت طلب کریں کیونکہ آپ کی دعا ان کے دلوں کا چین وسکون واطمینان ہے ارشاد ہوتا ہے

فصل علیھم ان صلاتک سکن لھم (توبہ ۱۰۳)

اور ان کے (مومنین) حق میں دعاخیر کرو بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے (کنزالایمان)

سبحان اللہ! ادھر قرآن حکم فرماتا ہے مومنین کے لئے دعا کرو ادھر گنہگاروں کو حکم دیا جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ تو استغفار کرو۔ محبوب کو راضی کرو اور اگر محبوب راضی ہو گیا اور تمہارے لئے اپنے دست شفقت بلند کردیے تو تم اللہ کو بہت مہربان پاؤ گے۔ (النساء ۶۳)

عزیزان من! نجدیہ یا وہابیہ جو زیارت قبور پر فتوی شرک دیتے ہیں ان سے پوچھو بھلا 'شرک' کی تعریف کیا ہے۔ شرک کیا کسی درخت کا نام ہے۔ کبھی دیکھا بھی ہے۔

Marfat.com

عاجز مختصرا شرک کی تعریف پیش کرنا چاہتا ہے مگر ذرا توجہ سے پڑھئے اور پھر فیصلہ کیجئے گا

-علامہ ابو عبداللہ الانصاری القرطبی نے اپنی تفسیر الجامع الاحکام القرآن میں شرک کے متعلق بہترین بحث کی ہے جس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں- آپ فرماتے ہیں ور تینوں حرام ہیں

(1) -اصلہ اعتقاد شریک للہ فی الوھیۃ وھوالشرک الاعظم وھو شرک الجاہلیہ

-یعنی اللہ تعالی کے علاوہ کسی انسان، جن، شجر و حجر کو الہ یقین کرنا یہی شرک اعظم ہے ور عہد جاہلیت کے مشرکین یہی شرک کیا کرتے تھے (جیسے سورہ الصفت میں ان کے متعلق ہے۔

واذا قیل لھم لاالہ الااللہ یستبرون ویقولون ءانالتار کوالھتنالشاعر مجنون

جب انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ اللہ تعالی کیسوا اور کوئی خدا نہیں تو تکبر کرتے اور کہتے ہیں کیا اس شاعر دیوانہ کے کہنے پر ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں

(2) ویلیہ فی الرتبۃ اعتقاد شریک للہ تعالی فی الفعل وھو من قال انہ موجود اما غیر اللہ یستقل باحداث فعل وایجادواان لم یعتد کونہ الھا

یعنی شرک کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ کسی کے متعلق یہ اعتقاد رکھا جائے کہ وہ مستقل طور پر اور بالذات اللہ تعالی کے بغیر کوئی کام کر سکتا ہے اگر چہ اس شخص کو الہ نہ مانتا ہو

(3) ویلی ھذہ الرتبۃ الشرک فی العبادۃ ۵/۸۱ یعنی کسی کو عبادت میں شریک کرنا یہ رہا ہے اور یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے- اب آپ انصاف فرمائیے کہ کوئی مسلمان کو مشرک ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں اور وہ تمام آیات جو مشرکین مکہ اور کفار عرب کے حق میں نازل ہوئیں جن کی شرک کی کیفیت اوپر مذکور ہوئی سمجھے بے سمجھے مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں کیا انہیں خدا کا خوف نہیں- وہ ڈریں کہیں ان کا شمار یحرّ فون الکلم عن مواضعہ کے زمرہ میں نہ ہو مذکورہ بالا اقتباس جو ضیاء القران ج اول سے ماخوذ ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا اب بغیر کسی تبصرے کے میں فیصلہ کا اختیار آپ کی ضمیر کی عدالت پر چھوڑتا ہوں۔

!ایک بات اور عرض کردوں

اگر قبر پر جانا شرک ہے تو یہ بات طے ہے کہ شرک کا مطلب اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے تو ذرا غور کریں زیارت قبر اگر شرکیہ کام ہے معاذاللہ اللہ عزوجل کی قبر ثابت کرنا پڑے گی تاکہ وہاں جاکر ہم صرف توحید خالص پر عمل کریں اور جب اس کی قبر کا وجود ہی نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر کسی قبر پر جانا کیونکر شرک ہوگا

کیا لقب کفر کفر تاباشد

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ اسلام میں احترام انسانیت کی بنا پر احترام قبر اور صاحب قبر کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ اس میں روح کی تعظیم ہے جیسا کہ امام احمد رضاء کے فتوی میں ابھی گزرا ہے۔

اور انہدام قبر بلا ضرورت شرعیہ حرام و ناجائز ہے- جس کے لئے عاجز ایک حوالہ پیش کرنا چاہتا ہے

انہدام قبور کا شرعی جواز

انہدام قبور لمسلمین ہرگز ہرگز جائز نہیں مگر جیسا کہ اصول فقہ کا متفقہ قاعدہ کلیہ ہے کہ 'الضرورات تبیح المحظورات'

بوقت ضرورت منع کردہ چیزیں بھی جائز ہو جاتی ہیں

چنانچہ ہمارے محترم فقہاء احناف نے تصریح فرمائی ہے جیسا کہ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی

فصل فی الجنائز میں ہے

ولا یکفر قبر لدفن اخر مالم یبل الاول فلم یبق لہ عظم الا عند الضرورۃ بان لم یوجد مکان سواہ الخ

دوسرے مردہ کو دفن کرنے کے لئے قبر نہ کھولی جائے جب تک پہلا مردہ بوسیدہ نہ ہو جائے یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں باقی نہ رہیں مگر بوقت ضرورت قبر کھودنا جائز ہے جبکہ اس کے بغیر کوئی دوسری جگہ میسر نہ ہو

لھذا ثابت ہوا ہمارے مذھب احناف مھذب میں بلا ضرورت شرعیہ و بامر مجبوری کے قبر کھودنا بلا شک و شبہ جائز نہیں اور بلا ریب ایسا کرنے سے اہل قبور کی توہین ہوگی جو جائز نہیں ہے چاہیے کہ اس فعل شنیع کے ارتکاب سے بچے

بخوبی واضح ہو گیا کہ انہدام قبر کی شرعی وجوہ کیا ہے

اب میں آپ ہی کے ضمیر کا انصاف چاہوں گا- کیا میں یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ آخر قبر ام رسول کے ساتھ ایسا نازیبا رویہ کیوں اختیار کیا گیا۔

Marfat.com

پھر اس قبر مقدس کو آخر کیوں شہید کیا گیا؟

دیگر صحابہ کرام و تابعین کے مزارات کو شہید کرنے کی آخر کون سی دلیل ہے؟

قرآن و حدیث میں ایسی کون سی سعی ہے؟

یا اقوال فقہاء کی روشنی میں کوئی قول ہو تو سامنے لاؤ۔

جنت المعلی اور جنت البقیع پھر حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ خاتون رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات کو شہید کر کے آخر یہ نجد یہ وہابیہ کیا چاہتے ہیں

ایمان و عقیدت کے سائے بیٹھ کر اطمینان سے سوچئے گا اور اپنی ضمیر کی عدالت میں فیصلہ کریں ذرا متوجہ ہو جائیں اپنے ضمیر کی آواز سننے کے لئے گوش بر آواز رہیے

خدا کرے فیصلہ کرتے وقت آپ کسی بھی پاسداری اور حمایت کا لحاظ نہ کریں۔ اور ہاں یہ یاد رہے کہ آخری عدالت ابھی باقی اور وہ بارگاہ رسالت ہے۔

کل روز حشر بارگاہ رسالت میں شاید یہ سوال آپ سے بھی ہو گا تو آپ کا کیا جواب ہونا چاہیے!!

!آپ کا بھائی خیر اندیش

محمد وقاص ہاشمی

قادری رضوی

7-3-1999ء

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com